لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت

ہر چہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی

التقدیر

(تصنیف)

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام فیوضہ و اقبالہ

سشن جج سرکار آصفیہ

زیر نگرانی و اہتمام

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت

ہر چہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی

التقدیر

(تصنیف)

بجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی عسکر علی صاحب دام فیوضہ واقبالہ

سشن جج سرکار آصفیہ

(زیر نگرانی واہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

قیمت عہ

طبع اول ۳۰۰/۱

تصحیح اغلاط

افسوس ہے کہ باوجود سعی بالذات کاپی کی چند غلطیاں رہ گئیں۔ مگر شکر ہے کہ اصلاح سے حسنِ کتاب نہیں بگڑتا ہے۔ ملاحظہ سے قبل براہِ کرم اصلاح فرمالی جائے۔ (کر دی گئی)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
الف	۱	ـــا	ـــــ
۶	۱۷	مَشْلِیَّتْ	مَثْلِیَّتْ
۱۵	۱۲	اَنْظِرْ	اَنْظِرْ
۱۹	۲	وَعُیُوْنٍ	وَعُیُوْنٍ
"	۹	اَلْمَعْلُوْم	اَلْمَعْلُوْم
"	۱۶	مِمَّنْ	مِمَّنْ
۲۲	۹	مَعِیْشَۃَ	مَعِیْشَۃً
۲۵	۱۸	یَشَاءُ	یَشَاءُ
۳۳	۱۲	نُجِّیَ	نُجِّیَ
۳۵	۳	نَجْوٰھُمْ	نَجْوٰھُمْ
۳۸	۹	مُتَدَیِّنْ	مُتَدَیِّنْ
۴۸	۴	جُلُوْدَھُمْ	جُلُوْدُھُمْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۴	۳	اِلْاِنْسَانِ	لِلْاِنْسَانِ
"	۱۱	فَرُوْحٌ	فَرَوْحٌ
۵۹	۸	یَسْتَحْیِ	یَسْتَحْیِٖ
"	۱۱	طرف ے	طرف سے
۶۱	۱۳	اَلْبَیِّتُ	اَلْبَیِّنٰتُ
۶۲	۱	کُلِّ	قُلِ
"	۱۷	مین	ہین
۶۹	۱	لِاَوْلِیٰھُمْ	لِاَوْلِیٰھُمْ
۷۳	۱۶	اَلسْتَوٰی	اُسْتَوٰی
۸۳	۱	جَآءَ	جَآءَھُمْ
۹۷	۱۷	مُتَخَیِّلَہ	مُتَخَیِّلَہ
۹۸	۳	یاتمیز	باتمیز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۱۹	بقدر	بقدر	۱۲۱	۱۴	ہین	ہو
۱۱۸	۱	حذایق	حذآئق	"	"	ہین	ہو
۱۱۹	۱۲	حماقتہری کی	حماقتہری کی نہین	۱۲۹	۱۳	صفحہ ۴	صفحہ ۶
۱۲۱	۹	سپنے	اپنے	۱۳۰	۱۸	اس نے	اس کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

باعثِ تصنیف میرے عزیز کا وہ خط ہے جو صفحہ ۱۱ پر نقل ہوا ہے۔ اونکا اور اکثر احباب کا اِصرار موجبِ طبع واشاعت ہوا یہ کتاب گویا میری طرف سے جواب خط ہی مین اپنی محدود نظری اور ہیچمدانی کا معترف ہون۔ اگرچہ جیسا کہ مین فی صدا کتاب ہذا مین ذکر کیا ہے۔ اپنی وسعتِ نظر کی حد تک جملہ آیاتِ قرآنی جو مسئلہ تقدیر سے متعلق ہوسکتی ہین۔ اُن کل کو اِس کتاب مین جمع کرلیا ہے۔ تاہم انسان ہون علمیت کا دعویٰ مطلقاً نہین رکھتا ہون۔ معزز ناظرین سے ملتمس ہون۔ کہ اگر کوئی آیات میری تلاش سے رہ گئی ہون۔ تو اوس سے مطلع فرمادین۔ احسان ہوگا۔ تا آن کہ اگر یہ کتاب بنظرِ پسند ملاحظہ فرمائی جاے۔ تو طبع آیندہ مین اونکا اندراج کردیا جائیگا اور اوسی ضمن مین بعض خاص آیات کی تشریح بھی کردیجائیگی۔

ناشکری ہوگی اگر مین اوس رہنمائی کا اعتراف نہ کرون جس سے میری بیحد وانتہا امداد

ہوی - یعنے شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے ترجمۂ قرآن شریف کی ابتدائی فہرست مضامین اور مولوی وحید الزمان نواب وقار نواز جنگ مرحوم کی تصنیف تبویب القرآن اور مولوی سید مقبول احمد صاحب کا مبسوط اور انمول "انڈکس" آیات قرآن شریف کا جن (۷) ترجمون اور تفاسیر کا مین نے استعمال کیا ہے اونکا ذکر بضمن کتاب کر دیا گیا ہے ص ۱۱

اس تصنیف مین میرے (۵) یوم محض نوٹ لینے مین صرف ہوے - پھر ایک ہفتہ آیات متعلقہ کے انتخاب مین صرف ہوا - اسکے بعد (۲۰) دن تحریر مسودہ مین گزرے - خدا سے میری دعا ہے کہ میری اس محنت سے مومنین کو فائدہ پہنچے فقط

حیدرآباد - غرۂ ذیلقعدہ ۱۳۳۸ھ
مطابق ۱۲ ماہ شہریور ۱۳۲۹ف موافق ۱۸ جولائی ۱۹۲۰ء

بخشش نبی میر عسکر علی

تمہید

خط باعث تصنیف

چوک - مدراس
۲ رفبروری سنہ ۱۹۲۰ء

جناب خالو صاحب قبلہ دام ظلکم

قدم بوس اِس وقت میرے پاس دو دوست بیٹھے گناہ و ثواب کے متعلق بحث کر رہے ہین - ایک صاحب کا قول ہے کہ بُرے سے بُرا کام بھی جیسے - شراب خواری - زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین - اگر اوس فعل کو ہم نے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین - تو کوئی گناہ نہین ہے دوسرے دوست کہتے ہین - کہ تقدیر مین جو کچھہ ہو - تدبیر بھی شرط ہے - تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے - مین نے بہت کچھہ حجت کی مگر قائل نہ کرا سکا - اسلئے اِس مسئلہ مین آپسے ہدایت چاہتا ہون - زیادہ چہ عرض -

اطاعت شعار

نور

(نواب غلام محمد نور اللہ خان بہادر عرف چاند پادشا)

نوٹ - کاتب کا مجھسے جو رشتہ ہے وہ اِس خط کے خطاب سے ظاہر ہے یہ صاحب نواب کرناٹک والاجاہ مرحوم و مغفور گوپاموی کی چھٹی پشت کے پوتے ہین بیش مقدار کرناٹکی مشاہرہ پاتے ہین

رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ

حیدرآباد دکن
۱۵ ارمارچ سنہ ۱۹۲۰ء

عزیزی چاند پادشاہ حرسک اللہ تعالٰی

اَللہُ مَعَکُمْ وَمَعَنَا یہہ مسلہ "جبر و قدر" کا ہے۔ بڑے معرکہ کا مسلہ ہے۔ ہزارہا کتب لکھی پڑی ہین۔ تاہم متشکی المزاج کی تشفی نہین ہوتی۔ خدا میری اس تحریر مین اثر دے۔ تمھارے دوست کے جس دعوے کی تم تردید چاہتے ہو۔ وہ بالفاظ قائل حسب ذیل ہے۔ جس کے دو حصہ ہین۔

(۱) "بڑے سے بُرا کام بھی جیسے شراب خواری۔ زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"

(۲) "اگر اوس فعل کو ہمنے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے۔ لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین۔ تو کوئی گناہ نہین ہے"

قائل نے خدا کا بھی نام لے لیا ہے۔ اس سے ہم یہہ امر مسلمہ سمجھینگے کہ قائل صاحب خدا کے قائل ہین۔ لہذا مسلم ہین۔ خدا اور رسول ؐ اور قرآن پر ایمان رکھتے ہین۔

قائل صاحب بتاوین۔ آپ کا خدا اچھا یا بُرا۔ آیا آپ کا خدا اپنے ارادون اور خواہشات مین متلوّن ہے۔ یا مستقل۔ ؟ بُرا بھلا فعل دونون خود کراتا ہے۔ خود گناہ کا حکم دے۔ اور گناہ کا ارتکاب کرائے۔ پھر خود الٹے رُوٹھے۔ سزا دینے پر تلے۔ کیا کوئی مسلمان خدا کی ذات سے ایسی کیفیت منسوب کرسکتا ہے ؟ یہہ معقولیت

آپ کے پہلے جزو دعوے کی ہوئی۔

جزء دوم کے متعلق یہہ سوال وارد ہوتا ہے۔ کہ یہہ سمجھنا کہ مین اپنے ارادہ سے ایسا فعل کر رہا ہون۔ یا یہ سمجھنا کہ خدا کے حکم سے ایسا فعل کر رہا ہون۔ اسطرح سمجھنے کا فعل آپکا اختیاری ہے یا کسی اور کا؟ آپ کے اِس دعویسے خود آپکا بُطلان اسطرح ہوتا ہے۔ کہ دونطرح سے سمجھنا آپکا اختیاری امر ہے۔ چاہین اسطرح سمجھین۔ چاہین اوسطرح سمجھین۔ آپکا جی جو چاہے کرتے جائیے۔ اور یہ کہتے جائیے۔ بھائی مین نے تو اپنے ارادہ سے نہین کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کیا۔ اِس پر کوئی آپ کو مار بیٹھے۔ اور آپ کا بُھرتا بنا دے۔ آپ تو ضرور ایماناً و اعتقاداً مجسٹریٹ کے پاس استغاثہ نہ کرینگے۔ کیونکہ آپکی پٹّن تو آپکے اعتقاد مین بحکمِ ایزدی ہوی۔ یہ کیسا ڈھکوسلہ گناہ کے ارادہ کا ہے؟ صاف خدا سے انکار کردو۔ کہدو۔ ہم جو چاہینگے کرینگے کِسکا اسمین اجارہ ہے؟

قائل صاحب کے ذہن میں غالباً لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ کا مضمون ہے۔ ترجمہ۔ ایک ذرہ بھی بلا حکم اللہ کے نہین حرکت کرتا۔ جو نہ حدیث ہے نہ آیۂ قرآنی۔ بلکہ کسی عرب کا قول ہے۔ اِس مادہ مین آیاتِ قرآن آیندہ سناؤنگا۔ ذری اسی قول سے بحث کرلون۔

اِنسان کو شیطان اوبھارتا رہتا۔ کہ کوئی حیلہ یا تاویلِ شرعی گناہ کے لئے نکال لیجائے۔ تاآنکہ اوسکا مدعا پورا ہوجائے۔ کہ گناہ بدتر گناہ ہوجاے۔ ایسا ہی رُجحان ہے۔ جو اِس قول کے ایسے معنے کرا رہا ہے۔ ذرا غور سے دیکھو تو اِس قول مین دو لفظ سمجھنے کے قابل ہین۔ یعنے تَتَحَرَّكُ اور ذَرَّةٌ۔ اِن ہر دو کے لئے جسمیت مادّیت لازمی ہے۔ حرکت جسم ہی سے مخصوص ہے۔ اور ذَرَّةٌ۔ گو وہ کتنا ہی چھوٹا کیون نہو

مگر ہے تو مادہ ہی۔ پس یہہ قول مطلق مادون اور جمادات سے متعلق ہے نفسِ انسان
سے متعلق نہین ہے جسمِ انسان تو بعدِ موت بھی سالم وکامل رہتا ہے۔ مگر بے حس و
حرکت۔ بلا احساس وادراک۔ تودۂ گوشت واستخوان۔ ایک مادۂ مطلق کی طرح رہتا ہی
انسان کا اطلاق اُس کالبُد پر اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ روح و نفس اُس سے عمل کراتا ہے
نفسِ انسان کوئی مادی شئے نہین ہے۔ اسلئے یہہ قول نفسِ انسان سے متعلق نہین ہو۔
اگر یہہ کہا جائے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ پیر سے عمل کرتا ہے۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
اعضائے بدن وسیلۂ عمل ہین عمل نتیجۂ ارادہ ہے۔ اور ارادہ نفس کرتا ہے۔ بعض گناہ
بلا واسطۂ اعضاء بھی تو سرزد ہوتے ہین۔ مثلاً کفر و شرک کا اعتقاد۔ جو محض ذہنی کیفیت
ہے۔ پس اس قول کا صحیح معنے یہہ ہے۔ کہ جن اشیا مین خدانے قوتِ ارادی اختیارِ
فعلی نہین دیا ہے۔ وہ اشیاء بطور خود حرکت نہین کرسکتین آپ کو معلوم ہوجانا چاہیئے۔
کہ انسان مین خدانے قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی دیاہے۔ اور گویا فرماتا ہے کہ اب
تم پر ہمارا جبر نہین ہے۔ ہمنے تمکو قدرتِ عمل دیدی ہے۔ اپنی قدرت کا اِستعمال ہماری
ہدایت کے موافق کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہماری شرع کی تعمیل نہین کی لہذا اثم کے
مرتکب ہوے۔ فریب مین آگئے شیطان کے۔ فریب شیطان نے تم مین اور
خدا مین جدائی پیدا کردی۔ لہذا تم ذنب کے مرتکب ہوگئے پھر تو تم دوزخ کی آگ
مین جھونک دیے جاؤ گے۔ یہہ معنی ہین جبر و قدر کے بہ حدِ انسان۔ لیکن جن مخلوق
مین قوتِ ارادی اور اختیارِ فعلی نہین ہے اُن کے متعلق جبر و قدر کے یہ معنی ہونگے۔
کہ اِن پر جبر ہے۔ اِن مین کسی قسم کی قدرتِ عمل نہین ہے۔
یہہ تو جواب ہے تمہارے دوست کے دعوے کا لیکن چونکہ یہ ایک معرکہ کا مسئلہ ہے

اور اس سے بہت سے مومن مسلمان گمراہ ہو رہے ہین اسلئے جہانتک ممکن ہو اس مسئلہ کو صاف کر دینا انسب ہے۔ اگرچہ مجھسے بہتر بزرگوارون نے اس مسئلہ مین بسیط کتب لکھدی ہین لیکن اُن کے پڑہنے اور سمجھنے کے لئے استعدادِ علمی کی بھی ضرورت ہے۔ اور اکثرون مین دیگر اہم مسائل بھی شامل ہو گئے ہین۔ میرے خیال مین یہہ بات آئی۔ کہ جسطرح فعل ہر انسان سے سرزد ہوتا ہے۔ اوسیطرح اس مسئلہ کی تفہیم بھی ایسی ہو کہ ہر انسان اسکو سمجھ جائے۔ حتی کہ بے علم شخص۔ کم عمر لڑکا۔ سادہ فہم عورتین بھی۔ اِسکو بلا تکلف سمجھ لے سکین۔ ایک اور امر بھی میرے پیش نظر ہے۔ وہ یہہ کہ جملہ کتبِ ہدایت سے غرض یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ نوعمر طبقہ ہدایت لے۔ اور اپنی آیندہ زندگی کے اعمال درست کرے۔ لیکن نوعمرون مین باقتضائے عمر یہہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وہ خود کو دنیا بھر سے زیادہ واقف سمجھتے۔ اور عقل ہی سے ہر بات کو قبول کرنا چاہتے۔ میرے مُخاطَب بھی نوعمر ہین جنکی عمر تقریباً بست سالہ ہے۔ اور عقلی اُمنگون مین ہین۔ مجھے سخت افسوس ہوگا۔ اگر مین اُن کو یہ کہکر مجبور کرون کہ فلان حدیث ہے۔ فلان امام کا قول ہے۔ فلان فلان بزرگانِ دین کے اقوال ہین اِنکے مقابلہ مین بلا عذر و حجت سرِ تسلیم خم کرلینا چاہیئے۔ ورنہ کافر ہو جاؤ گے مین یہہ طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہون کہ محض عقلی بحث سے اس مسئلہ مین قائل کرادون۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفِیقُ

قائل کا قول ہے "بڑے سے بڑا کام بھی۔ جیسے شراب خواری زنا وغیرہ۔ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"۔ اس سے یہہ نتایج مستخرج ہوتے ہین۔ کہ افعال کا وجود ہے۔ اور وہ بہت سے ہین۔ منجملہ اُن کے چند حَسَنَہ یعنے افعال نیک ہین۔ اور چند بد یعنے سَیّئَہ۔ منجملہ سَیِّئات کے شراب خواری اور زنا کا ذکر کرکے "وغیرہ" کی لفظ سے تعدد

ظاہر کردیا۔ لیکن یہہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کس وصف کی وجہہ سے فعل فعل بد یعنے سیّئہ یا گناہ بن گیا۔ گناہ کے لئے دو لفظ ذہن مین آتے ہین۔ یعنے اِثمُ اور ذنبُ

اِثمُ کی تعریف ہے۔ مَا یَجِبُ اَلتَّحَرُّزُ مِنْہُ شَرْعًا وَ طَبْعًا۔ ترجمہ۔ جس سے پرہیز کرنا ازروے شرع اور طبعیتِ انسانی لازم ہے۔ (علامہ سید شریف)

ذنب کی تعریف ہے۔ مَا یُحْجِبُکَ عَنِ اللّٰہِ ترجمہ جو پردہ کردیتا ہے۔ یعنے درمیان آجاتا ہے۔ یعنے جدائی پیدا کردیتا ہے تجھ مین اور خدا مین (ایضاً)

اِن ہر دو تعریفون کو ملا کر ایک ہی تعریف گناہ کی یہ ہو سکتی ہے کہ گناہ وہ فعل انسانی ہے کہ جسکو خدا پسند نہین فرماتا۔ اِسلئے کہ اگر ازروے شرع پرہیز لازم ہے تو غرض رضا جوئی باری تعالی ہوی۔ اور اگر بندہ اپنے مین اور خدا مین جدائی پیدا نہونا چاہتا ہے۔ تو بھی مطلب رضا جوئی ربّانی ہوا۔ اوپر کی تعریف سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ گناہ ایسا فعل ہے کہ جس سے پرہیز کرنا مناسب ہے اِس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ پرہیز کرنا چاہیئے انسان تو پرہیز کرسکتا ہے۔ مگر معترض یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اسطرح پرہیز کرنے یا نہ کرنیکا خیال بھی خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اب ہم کو اِسی سے متعلق بحث کرنی ہے۔ کہ کسی فعل کے کرنے کی رغبت یا خواہش جو انسان کو ہوتی ہے۔ آیا وہ خدا کے حکم سے ہوتی ہے یا یہ امر اختیاری انسان ہے۔

اسکی تحقیق کے لئے ضرورت اِسکی ہے کہ مَشِیَّتْ اور مَرْضِی مین تمیز کرلیں مَشِیَّتْ کے معنے خواہش کے ہین۔ اِس اعتبار سے فرض کرو کہ تمہاری خواہش ہے کہ تمہارا ایک باغ ہو۔ اسمین ایک کوٹھی ہو اور تم اوسمین خوش عیش بسر کرین۔ لیکن یہ خواہش تمہارے ذہن ہی مین رہی۔ تمہاری خواہش پوری کرنے کے لئے تمہاری

طرف سے اہتمام کی ضرورت ہے۔ تم زمین خریدوگے۔ اوسمین مکان کے لئے ایک قطعہ مخصوص کروگے۔ پھر باقی زمین کے قطعات کروگے۔ کہ فلان فلان قطعات مین فلان فلان درخت اور چمن لگائے جائین۔ خلاصہ یہہ کہ یہہ سب اہتمام تم کروگے۔ فرض کرو کہ یہ سب کچھہ تم نے کردیا۔ باغ اور کوٹھی تیار کرلی۔

ایک دوسری مثال لو۔ تمھاری خواہش ہے کہ پیادہ روی مناسب نہین ہے سواری رکھنی چاہیے۔ اِسکا بھی تم نے اہتمام کیا۔ روپیہ فراہم کیا۔ بگی گھوڑے کی تلاش کی۔ خرید بھی کرلیا۔

مگر باغ سرسبز و شاداب نہین رہ سکتا جب تک کہ تم باغبان نہ امور کرین۔ اور سواری کے لئے بھی تمکو کوچبین اور سائیس کے نوکر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس انکو بھی تم نے نوکر کرلیا۔

اتنی مشکلون کے بعد تمھاری خواہش اِس حد تک تو پوری ہوگئی۔ کہ باغ اور سواری موجود ہوگئی۔ اِس نتیجہ کا پورا ہونا بھی تمھارے اختیار مین نہین تھا۔ مانع و مزاحم کوئی امور ہوجاتے۔ تو مُدّعا ہی پورا نہ ہوتا۔ یا یہ ہوتا۔ کہ نتیجہ تو نکلتا مگر حسبِ دلخواہ نہ نکلتا۔ مَشِیّتْ کی لفظ خداے تعالی کی خواہش کے ساتھہ مخصوص ہوگئی ہے اور خدا کی مَشِیّتْ یعنے خواہش کی یہہ کیفیت ہے۔ کہ اِدہر خواہش کی۔ اُدہر اہتمام بھی از خود ہوگیا۔ اور نتیجہ بھی برآمد ہوگیا۔ یہہ فرق ہے اِنسان کی خواہش مین۔ اور خدا کی مَشِیّت مین۔ گویا خدا کی مشیّت مین خواہش اور اہتمام اور جملہ لوازم و مراتب اہتمام شامل ہین اوسکے پورا ہونیمین کوئی امر مانع و مزاحم نہین ہوسکتا ہے۔ نتیجہ بھی برآمد ہوجاتا اور وہ ہمیشہ خدا کی خواہش کے موافق ہی ہوتا۔

اب پھر ہم تمہارے باغ اور سواری کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔ کیونکہ وہ فقط موجود ہوگئے ہین۔ مگر صرف ہین آینکی نوبتہ نہین آئی۔ اِس کے لیئے ضرورت ہے کہ تم باغبان اور کوچمین اور سائیس کو ضروری ہدایات دین۔ کہ وہ کسطرح کام کرین پس تم نے باغبان کو ہدایت دی کہ درختون کی حفاظت کرے۔ چمن اور کونڈون کی حفاظت کرے۔ آب رسانی ٹہیک کرے۔ باغ کے ثمرہ کی حفاظت کرے۔ وغیرہ۔ اور کوچمین کو ہدایت کی کہ سائیس کے کام کی نگرانی کرے۔ گھوڑے گاڑی کو اچھی حالت مین رکھے۔ ہانکنے کے وقت دوسری گاڑی سے ٹکر نہ لگائے۔ باگین سنبہالے رکھے۔ کہ گھوڑا ٹھوکر نہ لے۔ اور سائیس کو ہدایت کی کہ دانہ چارہ برابر دیا کرے۔ خیانت نکرے۔ مالش ٹہیک کرے۔ گھوڑے کو پاک صاف رکہے۔ اوسکی صحت کا خیال رکھے۔

تجربہ سے تم کو معلوم ہوا کہ باغبان۔ آب رسانی ٹہیک نہین کرتا ہے۔ درخت خشک ہوگئے۔ ثمرہ چوری کرتا ہے۔ کونڈے بے احتیاطی سے توڑ دیئے۔ سائیس نے دانہ چرا لیا۔ مالش ٹہیک نہین کی۔ گہوڑے کے سُم مین کیڑے پڑ گئے۔ کوچمین نے دوسری گاڑی سے بگی ٹکرا دی۔ تمکو صدمہ آیا۔ گاڑی ٹوٹی۔ باگین بھی چھوڑ دین۔ گھوڑے نے ٹھوکر لی۔

ان واقعات پر غور کرو۔ تم نے ان لوگون کو نوکر کیا۔ اون کو تمہارے باغ پر بگی۔ گھوڑے پر اختیار دیا۔ اور اوس اختیار کے استعمال کا طریقہ بتا دیا۔ پوری ہدایت کر دی۔ مگر اونکا عمل درست اور حسبِ ہدایت نہین ہوا نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تمہاری مرضی کے موافق تمہارے ملازمون نے عمل نہین کیا۔ ملازم کی حیثیت سے تم نے اونکا وجود تو قائم کر دیا۔ اور اونکو ایک دستور العمل کے طور پر طریقۂ عمل

کی ہدایت بھی کردی۔ مگر اونھون نے ویسا عمل نہین کیا۔ جس سے تم راضی ہوتے۔ اِس لئے تم اون کو سزا دینگے۔ موقوف کر دینگے۔ اختیارِ عمل تم ہی نے اونکو دیا تھا اِس ہدایت کے ساتھ کہ کسطرح عمل کرنا چاہیئے۔ مگر اونہون نے اِسکا عُدول کیا۔

اسی باغ کی تمثیل کے ساتھہ ایک اور امر بھی فرض کرلو۔ تمھارے باغ مین گھانس ہری۔ اچھی۔ اور بہت ہے۔ تم تمھارے گھوڑے کو چرنے کیلئے چھوڑتے ہین۔ گھوڑے نے چمن کے خوشنما پودے بھی کھالئے۔ ٹہکراکر گوندے توڑ دیے۔ اور ہمسایہ کے بھی باغ مین جاکر نقصان پہونچایا۔ ہمسایہ کا نقصان تم اپنی ذات سے بھرتے ہین اور گھوڑے کو سزا دینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ یہ کیون؟ اِسوجہ سے کہ تم کو معلوم ہے کہ گھوڑے مین عقل نہین ہے۔ اچھے برُے کام کی تمیز نہین ہے۔ مگر باغبان پر تدارک کرتے ہین۔ کہ گوندے کیون توڑے۔ اِس لئے کہ اوس کو عقل ہونیکی وجہہ سے تمیز اچھے برُے کام کی ہے۔ حکم کی تعمیل اور اوس کے عُدول کو وہ سمجھتا ہے۔

اِنسان نے خواصِ عالم کو جہانتک دریافت کیا ہے۔ اسمین اپنی ذات کے متعلق یہ دریافت کیا ہے۔ کہ اِسمین یعنے اِنسان مین دو جوہر خاص خدا نے عطا فرمائے ہین۔ یعنے۔ عقل اور قوتِ ارادہ۔ ارادہ تابعِ عقل قرار پاتا ہے۔ کیونکہ عقل سے اِنسان سمجھتا۔ سمجھکر عمل کا ارادہ کرتا۔ اور ارادہ کو عمل کی حد تک پہونچاتا۔ انھین جوہرونکی وجہ سے اِنسان اشرف المخلوقات ہے۔ قائل صاحب کی حُجت ایسی ہے کہ جس سے اِنسان عقل اور ارادہ دونونسے خالی ہوجاتا ہے۔ حالانکہ اِنسان کی تعریف یہ کیگئی ہے کہ وہ۔ جسم ہے۔ نامی۔ یعنے ازخود بڑہنے نمو کرنیوالا ہے۔ ذی عقل ہے اور متحرک

بالارادہ ہے یعنے اپنے ارادہ سے حرکت کرتا ہے۔

انسان مین عقل وعلم کا جوہر عطا فرمانے کے بعد خدا کا فرمان یہ ہے۔ کہ انسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل ہمیشہ نیک ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے اَوَامِر کا۔ اور یہ بھی فرمان ہے۔ کہ انسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل کبھی بد نہ ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے نَوَاہِی کا۔ بُری کامونکی اور اُن کامون کی جن سے خدا راضی نہین ہوتا ہے۔ انکی تفصیل بھی خدا نے قرآن شریف مین فرما دی ہے۔ جو قانون اور دستور العمل مجموعہ ہدایات انسان کے لئے ہے۔ اوامر اور نواہی دونو کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بدی نکرنی ہے۔ تو نیکی ہی کرنی ہوگی فریضۂ انسانی یہ ہے کہ عقل سے کام لیکر نیکی ہی کرتا رہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ انسان کو خلق کر کے خدا نے اوس مین علم وعقل کا جوہر کرامت فرمایا۔ یہ اوس کی مشیّت تھی۔ پھر خدا نے ہدایت فرمائی کہ اوس جوہر کا انسان کسطرح استعمال کرے۔ تاآنکہ خدا اوس سے راضی رہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ خدا کی مرضی کے موافق عمل کرے۔ جس طرح تم کو خدا نے خلق کیا۔ اور تم مین علم وعقل کا جوہر دیا۔ اوسی طرح تم نے بھی باغبان اور کوچبن اور سائیس بنا دئیے۔ اور اون کو ایک اختیار بھی دیدیا۔ طریق عمل کی ہدایت بھی کر دی۔ لیکن چونکہ تمہارے ملازمون نے اس اختیار کا استعمال صحیح نہین کیا۔ بلکہ اوس مین عدول کیا۔ اس لئے انہون نے تمہاری مرضی کے موافق تمہاری خدمت نہین کی۔ اور مستوجب تدارک تمہارے پاس ہوے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ تم بھی اپنے اختیاراتِ حاصلہ کا استعمال حسبِ ہدایتِ ربّانی نکرو گے۔ تو تم بھی مرضیِ الٰہی کے خلاف کرو گے۔ اس مین عدول کرو گے لہذا تم بھی مستوجبِ عذاب ہوگے۔ علم وعقل کا جوہر انسان مین اللہ نے

دے رکھا ہے۔ چنانچہ انسان سے خطاب کرکے خدانے کلام مجید میں یَعْقِلُوْنَ وَ تَعْقِلُوْنَ وَیَعْلَمُوْنَ وَتَعْلَمُوْنَ وَ یَفْقَهُوْنَ وَ تَفْقَهُوْنَ کا استعمال صدہا مقام مین فرمایا ہے۔ ان الفاظ کے معنے سمجھنے اور جاننے کے ہین۔ جابجا اسطرح فرماتا ہے کہ اتنا بھی نہین سمجھتے؟ اتنی بھی عقل نہین ؟۔ جس سے ثابت ہے کہ انسان مین علم وعقل کا مادہ خدانے دے رکھا ہے۔

اب مین اس کو ثابت کرونگا کہ خدانے انسان کو خلق کرکے اوس کو علم و عقل عنایت فرمائی۔ پھر ہدایت فرمائی کہ انسان کو کس طرح عمل پیرا ہونا چاہیے۔ پھر تنبیہ فرمائی کہ بصورتِ خلاف ورزی عذابِ جہنم نصیب ہوگا۔ اپنی معلومات کے لئے اگرچہ مین نے کتب اور تفسیر سے مدد لی ہے۔ چنانچہ اسوقت میرے سامنے (۷) ترجمہ قرآن شریف کے ہین۔ یعنے۔ سعدیؒ شیراز کا فارسی مین۔ شاہ ولی اللہ صاحب کا فارسی مین۔ شاہ رفیع الدین صاحب۔ شاہ عبدالقادر صاحب شمس العلما، مولوی نذیر احمد خانصاحب۔ مولوی مقبول احمد صاحب اور مولوی فرمان علی صاحب کا اردو مین۔ اور دو تفسیر۔ تفسیر حسینی اور تفسیر عمدۃ البیان بھی سامنے ہین۔ مگر اوسکا ذکر اس بحث مین استدلالاً محض اس وجہ سے نہین کیا ہے۔ کہ میرے مخاطب یہ نہ خیال کرین کہ مین اونھین عقاید کے جکڑبند مین مجبور کرتا ہون۔ انھین امور کو مین نے عام فہم معمولی پیرایہ مین ادا کیا ہے۔ میری اس تحریر مین بالکلیہ قرآنی آیات سے بحث ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بہ حدِ وسعتِ نظر میری مین نے اس مادہ مین جملہ آیات منتخب کرلی ہین۔ جابجا مین نے بکثرت تصریحی نوٹ بھی لکھے ہین۔ ناگزیر (۱۵) موقعون مین فقط شانِ نزولِ آیات کا ذکر کیا ہے۔ جو محض تاریخی واقعات ہین۔ اور سہولتِ فہم اور سلسلۂ مضمون کو سیاقِ آیتہ سے ملاکر جابجا کہکی

غرض سے ماقبل و مابعد کی آیتین بھی نقل کیگئی ہین - میرا ثبوت تدریجی ہوگا جس سے سلسلۂ بحث بآسانی قائم ہوگا - اِس ثبوت کومین چار جزء پر حسبِ ذیل تقسیم کرتا ہون -

جُزءِ اوّل - مِیثاق وابتلاء - میثاق کے معنے مُعاہدہ کے ہین اور ابتلاء کے معنے آزمایش کے ہین

جُزءِ دُوم - قلمبندیِ اعمال

جزءِ سوم - مُحاسبہ ومُوازنہ وسزا وجزاءِ اعمال

جُزءِ چہارم - قُدرتِ کامِلہ

جُزءِ اوّل - مِیثاق وابتلاء (کوِننٹ = مُعاہدہ)

اِس حصہ مین مین آیات پاک قرآن مجید سے ثابت کرونگا کہ خداے تعالی کی یہ مشیّت ہوی کہ انسان کو خلق کرے پس انسان کو خلق فرماتا ہے او سیوقت مُعاہدہ اور آزمایش کے جو اسباب ہو گئے اونکی بھی تصریح انہین آیات سے کیجائیگی جس سے ثابت ہوگا کہ شیطان کو انسان سے اوسکی اشرفیّت کی وجہ سے حسد اور خصومت پیدا ہوگئی اور بتایا جائیگا کہ تعمیلِ معاہدہ کا مقام انسان کیلئے یہی دنیا قرار دیا گیا اور یہی دنیا انسان اور شیطان کی آزمایش استقلال واغوا کا اکھاڑا بنائی گئی ظفر یا ہزیمت سے سرٹفکیٹ جنّت یا جہنم کا یہین سے انسان کو حاصل ہوگا -

نمبر	سُورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱	البقرہ	۴	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّی	اور (اے رسول) تمہارے رب نے جسوقت کل فرشتون سے

جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ؕ
قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ
فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ
قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ
عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ
اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ
يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّا
اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى
وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ

یہ فرمایا کہ زمین پر اپنا خلیفہ یا نائب مقرر کرنیکو ہون
تو اونھون نے عرض کی۔ کہ کیا تو ایسون کو خلیفہ
مقرر کریگا۔ جو زمین مین فساد اور خون ریزی کیا
کرین؟ حالانکہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کیا کرتے ہین
پروردگار عالم نے فرمایا مین وہ وہ جانتا ہون
جو تم نہین جانتے۔ اور آدم کو کل نام تعلیم
کر دیئے۔ پھر (جسکے نام تعلیم کئے تھے) اونکو
فرشتون کے سامنے پیش کر کے ارشاد فرمایا
کہ اگر تم سچے ہو تو اِنکے نام مجھے بتا دو۔ اونہون
نے عرض کی تیری شان عالی ہے۔ ہم کو سوائے
اُتنے کے جتنا تو نے تعلیم کیا ہے۔ کچھ نہین
معلوم ہے۔ بیشک صاحب علم اور حکمت تو ہی ہے
خدا نے فرمایا۔ اے آدم۔ اونکے نام اِن فرشتونکو
تم بتا دو۔ چنانچہ جب آدم نے اونکے نام فرشتون
کو بتا دیئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ کیون؟ مین نے
تم سے کہا نہین تھا کہ مین آسمان و زمین
کی پوشیدہ باتون سے بھی آگاہ ہون۔ اور
جو کچھ تم ظاہر کر رہے ہو اوس سے۔ اور جو کچھ
چھپا رہے ہو اوس سے بھی خوب واقف ہون۔

الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ	اور جب کہ وقت ہم نے کل فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ
اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ	کرو۔ تو سوا ے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔
الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ	ابلیس اکڑ کر انکاری ہوا۔ اور کافرین شمار ہوا
شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ	اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم۔ تم اور تمھاری
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝	زوجہ اس باغ بہشت مین بسو۔ اور جہان جہان
فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا	سے تم دونو کا جی چاہے خوب کھاؤ (پیو)۔ مگر
مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۝ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا	اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تمھارا شمار نافرمانون
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ	مین ہو جائیگا۔ شیطان نے اون دونو کو فریب دیا
فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ	اور جہان وہ تھے وہان سے اونکو آخر نکال چھوڑا۔
اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ	(کیونکہ) ہم نے (اونکو) حکم دیا کہ نیچے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے
رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ	دشمن رہوگے۔ اور مقررہ وقت تک زمین مین تمھارے
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا	جاے قرار ہے۔ اور وہین تمھارے لیے سرمایہ حیات ہے
مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ	پس آدم کو اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات ملے۔ جن سے خدا نے
مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ	اونکی توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا۔ اور رحم
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ	کرنیوالا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم دونو تینوں اس باغ بہشت
يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	نیچے چلے جاؤ۔ پس میری طرف سے تمکو ہدایت ضرور پہونچیگی
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ	پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرینگے۔ اونکو نہ آئندہ کا کچھ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا	خوف ہوگا۔ اور نہ وہ گزشتہ کا غم کرینگے۔ اور جو انکار کرینگے
خٰلِدُوْنَ ۝	اور ہماری آیتون کو جھٹلائینگے وہی جہنمی ہین وہ ہمیشہ ہمیشہ اوسی مین رہینگے

۲	الاعراف	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ق فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ط قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ط وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ	اور بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت بنا دی۔ پھر ہم نے فرشتون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس سوائے ابلیس کے سبھون نے سجدہ کیا۔ وہ سجدہ کرنیوالون مین سے نہ تھا۔ (پروردگار نے) فرمایا کہ جب مین نے تجھکو حکم دیا۔ پھر سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا۔ (اوس نے) عرض کی مین آدم سے بہتر ہون۔ مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اوسکو مٹی سے۔ (خدای تعالی نے) فرمایا اوتر یہان سے۔ تیرا یہ حوصلہ نہین کہ یہان تکبر کرے پس نکل جا۔ بیشک تو ذلیلون مین سے ہی۔ اوس نے عرض کی کہ جسدن لوگ محشور ہونگے اوسدن تک مجھے مہلت عطا فرما۔ فرمایا بیشک تو مہلت پانے والون مین سے ہی۔ اوس نے عرض کی۔ کہ جس (نافرمانی اور تکبر کی) وجہ سے تو نے مجھکو گمراہی کا حکم سنایا ہے مین بھی ضرور تیرے بتاے ہوے راہ راست مین ان (بنی آدم) کی تاک مین (اونکو گمراہ کرنے کی غرض سے) بیٹھونگا۔ پھر اونکے پاس اونکے آگے سے اون کے پیچھے سے۔ اونکی داہنی طرف سے اونکی بائین طرف سے ضرور آونگا۔ (غرض بھکا کر [illegible])

مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۚ	اور تو اونمین سے بہت سون کو شکر گزار نہ پائیگا۔
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ	(خدانے) فرمایا۔ تو یہان سے ذلیل و خوار ہوکر نکل
مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ	جا۔ اور اونمین سے جو تیری پیروی کریگا۔ تو مین
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	تم سب سے ضرور جہنم بھر دونگا۔ اور اے آدم
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا	تم اور تمہاری زوجہ جنت مین بسو۔ اور جہان
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ	جہان سے تمہارا جی چاہے۔ کھاؤ۔ اور اس درخت
الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا	کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تم دونو ظالمون مین سے
الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ	ہوجاؤگے۔ پھر شیطان نے اونکے دل مین
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ	وسوسہ[۵۲] ڈالا۔ تاکہ اون کے ستر جو ایک دوسرے
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ	سے پوشیدہ تھے۔ وہ ظاہر کردے۔ اور یہ
الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا	کہا کہ تمھارے پروردگار نے تم کو اس درخت
مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ	سے روکا نہین ہے۔ مگر (صرف) اسلئے کہ
الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ	کہین تم فرشتہ نہ بنجاؤ۔ یا ہمیشہ رہنے والے
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا	نہ ہوجاؤ۔ اور اون دونو کے سامنے قسم کھائی
بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ	کہ مین ضرور تمھارے خیرخواہون مین سے ہون۔
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا	اور اسطرح دہوکے سے اونکو ڈانواڈول[۵۳]
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	کردیا۔ پھر جیسے ہی اون دونو نے اوس درخت
وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا	(کے پھل) کو چکھا۔ اونکے ستر (اونکی نظرونمین)
عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ	کھل گئے۔ اور وہ جنت کے پتّے جوڑ جوڑ

[Margin notes:] وعدہ وعید کرینوالا انسان ... شیطان ... ۵۲ بفعلِ شیطان ۵۳ ... شیطان ...

۳	الحجر	۳		
			لکما اِنّ الشیطٰن لکما عدوٌّ	کے اپنے اپنے ستر چھپانے لگے۔ اور اون کے
			مبینٌ ۝ قالا ربّنا ظلمنآ	پروردگار نے پکار کر اون سے کہا۔ کیا مین نے
			انفسنا وان لم تغفر	تم دونو کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا۔ اور تم کو
			لنا وترحمنا لنکوننّ	یہ جتا نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟
			من الخسرین ۝	دونو نے عرض کی۔ کہ اے پروردگار ہم نے
			قال اھبطوا بعضکم	اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخشے گا۔ اور رحم نہ
			لبعضٍ عدوٌّ ولکم	کریگا۔ تو ہم ضرور نقصان اوٹھانے والون مین
			فی الارض مستقرٌّ	سے ہوجائینگے۔ فرمایا۔ نکل جاؤ۔ تم ایک دوسرے
			ومتاعٌ الیٰ حینٍ ۝	کے دشمن رہوگے۔ اور وقت مقررہ تک زمین ہی
			قال فیھا تحیون	مین تمہارے لئے جائے قرار ہے۔ اور وہین سامان حیات
			وفیھا تموتون	یہ بھی فرمایا۔ کہ اوسی مین تم جیوگے۔ اور اوسی مین
			ومنھا تخرجون ۝	مروگے۔ اور اوسی سے تم (قیامت کے دن) نکال کھڑے کئے جاؤگے
			واذ قال ربّک للملئکة انّی	جبکہ تمہارے رب نے تمام فرشتون سے کہا تھا کہ
			خالقٌ بشرًا من صلصالٍ	ایک آدمی کو سڑی بسیاہ سوکھی۔ کھنکھناتی مٹی
			من حمإٍ مسنونٍ ۝ فاذا سوّیته	سے پیدا کرنے والا ہون۔ پھر جب مین اوسکو بنا چکون
			ونفخت فیه من روحی	اور اپنی روح اوسمین پھونک چکون۔ تو تم اوس
			فقعوا له سجدین ۝ فسجد	کے لئے سجدہ مین گر پڑنا۔ اسپر کل فرشتون نے
			الملئکة کلّھم اجمعون ۝	سجدہ کیا۔ نہ کیا تو ابلیس نے۔ اس نے
			الّا ابلیس ۝ ابیٰ ان یکون	سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سی انکار کیا۔

مَعَ السّٰجِدِيْنَ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ	اللہ تعالی نے فرمایا - اے ابلیس تجھے کیا ہوا
اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ	ہے - کہ تو نے سجدہ کرنے والون کا ساتھ نہ
لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ	دیا - عرض کی - مین تو ایسا نتھا کہ ایسے شخص کو
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ	سجدہ کرتا - جسے تو نے سڑی - سیاہ - سوکھی -
وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى	کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے - خدای تعالی نے
يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ	فرمایا - تو اس جگہ سے نکل جا - کہ تو مردود ہے - اور فیصلہ کے
فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ	دن تک کیلئے تجھپر لعنت ہے - عرض کی - اے میرے پروردگار
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ	تو اوس دن تک کیلئے مجھے مہلت دے - جسدن سب لوگ
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝	مبعوث کئے جائینگے - فرمایا کہ وقت معلوم کے دن تک
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ	تجھکو مہلت دیگئی - عرض کی - کہ اے میرے
لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ	پروردگار جس (نافرمانی اور تکبر) کے الزام مین تو نے مجھے
وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	گمراہی کا حکم سنایا ہے - مین بھی دنیا مین ضرور انسان کے
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ	لئے زینت کے سامان کر رکھاونگا - اور اون سب کو
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ	ضرور بہکاونگا - بجز تیرے خالص بندون کے
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ	فرمایا یہی تو وہ سیدھی راہ ہے جسکی رعایت مجھپر
سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ	لازم ہے - بیشک جو میرے بندے ہین اون پر
مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَاِنَّ جَهَنَّمَ	تیرا کوئی قابو نہ ہوگا - سوائے اون کے جو گمراہ
لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	ہونے والون مین سے تیرے پیرو ہو جائین - اور
لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ	یقیناً جہنم اون سب کی وعدہ گاہ ہے جسکے سات

			مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝	دروازے ہین - اونمین ہر دروازہ کے لئے مقررہ جماعتین ہونگی - بیشک پرہیزگار لوگ جنتون اور چشمون والی زمین مین ہونگے

نوٹ - اِسکے اور نمبر ۱ سے ماسبق کے ساتھ ۴ کو بھی ملالو۔

۴	ص	۵	ربطِ مضمون مجبور کرتا ہے کہ موجودہ ترتیب قرآن سے قطع نظر کرکے سورۂ ص کا رکوع ۵ یہان نقل کیا جاے۔ اِس مقام پر بھی خدا نے بہ من ابتداء إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تا إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ انہین آیتون کا اعادہ فرمایا ہے - اِس لئے یہان اوسکو نقل نہین کیا گیا - اِسکے بعد ہے - قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُوْلُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۝	(شیطان نے) عرض کی (یعنے روز محشر تک کی مہلت ملنے کے بعد) اب تیری ہی عزت کی قسم ابھی تیرے خاص بندون کے سوا ے اور تو مین سبھی کو بہکاؤنگا - (خدا تعالی نے) فرمایا ٹھیک ہے اور مین بھی ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہون مین بھی تجھسے اور انمین سے جو جو تیرے پیرو ہوجاینگے ان سب سے جہنم کو پاٹ ہی دونگا
۵	بنی اسرائیل	۷	وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِآدَمَ فَسَجَدُوْا إِلَّا إِبْلِيْسَ	اور جب ہم نے کل فرشتون سے یہ کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو - پس سوائے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔

			قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ	اوس نے کہا کہ مین اسکو سجدہ کرون جسکو تو نے
			طِيْنًا ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ	مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اوس نے یہہ بھی کہا کہ بھلا دیکھ
			هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ	تو یہی وہ ہے جسکو تو نے مجھپر فضیلت دی ہے؟
			لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اگر تو نے مجھے روز قیامت تک مہلت دی تو
			لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝	مین سواے قدر قلیل کے اوسکی کل اولاد کی بیخکنی
			قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ	کر دونگا۔ فرمایا۔ جا دور ہو۔ ان مین سے جو کوئی
			مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ	تیری پیروی کریگا۔ پس جہنم تم سب کا پورم پور
			جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ	بدلہ ہوگا۔ اور ان مین سے جسکو تو بہکا سکتا ہے
			مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ	اپنی آواز سے بہکالے۔ اور اُن کے مقابلہ کے
			وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ	لئے اپنے سوار اور پیادون کو بلوالا۔ اور مال
			وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ	اور اولاد مین اون کا شریک ہوجا۔ اور
			وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ	اون سے وعدے کر۔ حالانکہ شیطان اون سے
			الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ	کوئی وعدہ نکریگا۔ الّا دہوکے کے۔ یقیناً جو لوگ
			عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ	میرے بندے ہین۔ اون پر تو تیرا کوئی قابو نہوگا۔
			وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝	اور تیرا پروردگار اونکا کارساز ہونیکو کافی ہے۔
٦	بنی اسرائیل	٧	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ	اور یقیناً ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ اور خشکی
			فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ	و تری مین اونکو سواریان دین۔ اور اچھی اچھی
			الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ	چیزوں سے اونکو روزی دی۔ اور بہت سی مخلوق پر
			مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝	اونکو ایسی فضیلت دی۔ جیسا کہ فضیلت کا حق ہے۔

نوٹ۔ فرشتون سے انسان کی تعظیم کرادی۔ خود اپنی روح پھونک کر جلا اوٹھایا۔ اِس سے بڑ کر کون فضیلت انسان کے لئے ہوسکتی ہے۔ اسمین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔ پھر اپنے فضل وفیض کو گنواتا ہے۔ گو مختصراً۔ مگر مفصلاً۔ پوری جامعیت کے ساتھ۔

۷	طٰہٰ	۶، ۷	وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۝ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۝ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ۝ فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۝ فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۚ	اور سابق مین ہم نے آدمؑ سے عہد وپیمان لیا تھا مگر وہ بھول گئے۔ اور ہم نے اون مین استقلال نہ پایا۔ اور جبکہ ہم نے کل فرشتون سے کہا تھا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو۔ پس سوا ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کرلیا۔ مگر اوس نے انکار کیا۔ پس ہم نے کہدیا کہ اے آدمؑ یہ تمہارا اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہوکہ یہ تم دونو کو جنت سے نکلوا باہر کرے۔ پھر تو تمہاری شامت ہے۔ حقیقت یہ ہوکہ اب تو تم اس جنت مین نہ بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے۔ اور نہ کبھی پیاسے ہوتے ہو۔ نہ دہوپ کھاتے ہو۔ مگر شیطان نے چپکے چپکے اونکو بہکا لیا۔ اور کہا اے آدمؑ کیا مین تمھین ہمیشہ کی زندگی کا درخت بتاؤن۔ اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو؟ پس دونو نے اوسمین سے کچھ کھالیا۔ پس اونکی شرمگاہین اون پر ظاہر ہوگئین۔ اور وہ ڈھا[نپنے لگے]

			وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝	جنّت کے پتّے اپنے بدن پر لپیٹنے لگے۔ اور آدم
			ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ	نے اپنے رب کے خلاف کیا۔ اور بھٹک گئے۔ پھر اون کے
			عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ قَالَ اهْبِطَا	پروردگار نے اونکو منتخب کرلیا۔ اور اونکی توبہ قبول
			مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	کرلی۔ اور راہِ راست بتلادی۔ فرمایا۔ اب تم
			عَدُوٌّ ۝ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ	دونو اس جنّت میں سے ایک ساتھ چلے جاؤ۔
			هُدًى ۝ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تم سب آپسمیں ایک دوسرے کے دشمن رہوگے پھر
			فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝ وَمَنْ	جب میری ہدایت تمہارے پاس آے۔ اوسوقت جو
			اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ	میری ہدایت کی پیروی کریگا۔ نہ وہ بھٹکیگا نہ بدبخت رہیگا
			مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ	اور جو میری نصیحت سے روگردان ہوگا اوسکی زندگی بھی تنگی
			الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝	مین گزرے گی۔ اور قیامت کے دن ہم اوسے اندھا کرکے اوٹھائینگے

نوٹ۔ یہ ۲ آتاہ ۱ سبق کا مختصر اعادہ ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان کی طرف سے انسان کو ہشیار کردیا گیا تھا۔ کہ وہ دشمن ہے۔ اِسکے مکروفریب، ترغیب وتحریص سے بچتے رہو۔

۸	السبا	۲	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ	اور یقیناً ابلیس نے اِن کے (یعنے انسانوں کے)
			ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا	بارہ مین اپنا زعم سچ کر دکھایا۔ کہ سواے مومنون
			مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ	کے ایک گروہ کے سب ہی اوسکے پیرو ہوگئے۔
			لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا	شیطان کا اون پر کوئی قابو تو تھا نہیں۔ مگر
			لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ	یہ ایک سبب ہوگیا۔ کہ ہم اون کو جو آخرت
			مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۝	پر ایمان رکھتے ہین۔ اون سے جو اوسکی طرف سے شک مین ہین
			وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝	الگ پہچان لیں اور تمہارا پروردگار ہر چیز کا نگران ہے

نوٹ - اِس سے ثابت ہے کہ نیک اور بد انسان کی آزمایش کا سبب شیطان ٹھیر گیا ہے۔

۹	یٰس	۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۚ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۗ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۚ	اے اولادِ آدم کیا مین نے تم سے یہ عہد پیمان نہین لیا تھا۔ کہ شیطان کے بندے نہ بنجاو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے؟ اور اُس نے تم مین سے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا۔ تو کیا تم خود کوئی سمجھ نہین رکھتے۔؟

نوٹ - اسمین وہ عہد وپیمان یاد دلایا جاتا ہے۔ جو خدا نے انسان سے لیا۔ یعنی یہہ کہ شیطان کے بندے نہ بنو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اور یہہ بھی تحقیراً فرمایا جاتا ہے کہ تمہاری عقل کیا ماری گئی ہے؟ کیون نہین اوس سے صحیح کام لیا جاتا۔

۱۰	المائدہ	۷	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ	اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن اوس نے جو کچھ دیا ہے اسلئے دیا ہے کہ تمہاری آزمایش کرے۔ پس نیکی کیطرف جلدی کرو

نوٹ - اسمین تین اُمور کا ذکر ہے۔ (۱) اللہ کی عنایات وعطیات۔ (۲) آزمایش۔ اور (۳) سب کو ایک ہی اُمّت بنا دینا۔ اِنکی تصریح اسطرح ہے کہ اللہ نے انسان کے لئے بہت ساری نعمتین راحتین۔ اسباب وذرائع معیشت۔ اور سب سے بڑھکر یہہ کہ جملہ مخلوقات مین عزّت۔ یہہ سب کچھ مُہیّا فرما دیا ہے۔ مگر شیطان کے تمرّد اور اوس کے اِس دعوے نے کہ وہ خدا کی جنّتی خلقت یعنے انسان کو گمراہ اور نافرمان کریگا۔ اِس واقعہ سے افتاد یہہ پڑگئی۔

عہد وپیمان خداوندی کا
جو بنی آدم سے لیا گیا

کہ امتحان اور آزمایشِ انسان کا معاملہ ٹھیر گیا - اور یہی اصل کیفیت اِبْتِلَاءٌ کی ہے -
جس کا معنے آزمایش ہے - پھر خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو کُل کو ایک ہی اُمّت
بنا دیتا - تو آزمایش کی نوبت ہی نہ آتی - مگر شیطان کی وجہ سے اِسکی نوبت آگئی - ورنہ فرشتوں کا
وجود تو پہلے سے تھا - وہ گناہ کرنا جانتے ہی نہین اُسکی کیفیت اور وجہ تحریک ہی اون مین
نہین خلق ہوئی - اور نبی رسول تو اللہ کی طرف سے نشانیان ہین - وہ محض اِس غرض سے آتے
ہین - حسبِ وعدۂ رَبّانی - کہ دنیا مین بھی اوسکی طرف سے ہدایت آتی رہیگی - (دیکھو نمبر ۱
وسٹ ماسبق) - نبی رسول کے ذریعہ سے اپنی ہدایت بھیجتا ہے - کہ انسان اپنے شرائط
مِیْثَاق کو بھول نہ جائے - اِسکے علاوہ ہر فعل کے وقت خود اپنی ذات سے بھی بذریعہ
کانشنس مُتنبّہ کرتا رہتا ہے - چونکہ وہ بہ نسبت حَبْلُ الْوَرِیْد کے بھی نفسِ انسان سے
قریب تر ہے -

۱۱	الانعام	۲۰	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	وہ خدا ہی تو ہے - جس نے تم کو زمین مین متصرف اور اپنا نائب بنایا - اور تم مین سے بعض کو بعض پر درجون مین فوقیت دی - تاکہ جو نعمتین تم کو دی ہین - اونمین تمھاری آزمایش کرے - بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے - اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحیم بھی ہے -

نوٹ - اِسمین بھی آزمایش اور تعمیلِ معاہدہ مِیْثَاق کی طرف اشارہ ہے - اور یہہ بھی دکھائی
دیجاتی ہے کہ جہان خدا سخت عذاب دینے والا ہے وہان یہہ بھی ہے - کہ اگر گنہگار توبہ

کرے اور پھر عمل صالح اختیار کرے۔ تو وہ ایسا ہی بڑا بخشنے والا بھی ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۲	ھود	۱	لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ	تاکہ تم کو آزمائے کہ تم مین سے ازروے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۳	کھف	۱	إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝	بالتحقیق ہم نے اوسکو جو زمین پر ہے اوسکی زینت قرار دیا ہے۔ کہ ہم اونکو آزمائین۔ کہ اونمین از روے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۴	انبیاء	۳	كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝	ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم آزمایش کے طور پر بدی اور نیکی سے تمہارا امتحان لینگے۔ اور ہمارے ہی طرف تمہاری بازگشت ہے۔
۱۵	عنکبوت	۱	أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝	کیا آدمیون نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ وہ اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جاوینگے۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور اونکی آزمایش نہین کیجاویگی؟۔

فقط ایمان لانا کافی نہیں ہے
عمل صالح بھی لازم ہے

نوٹ۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنے ایسا گمان صحیح نہین ہے۔ امتحان ضرور ہوگا۔ اور اسی آیتہ سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ تعمیل معاہدہ **میثاق** کی اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ہو۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۶	محمد	۱	وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ	اور اگر اللہ چاہتا تو اون (کفار) سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن (یہ حکم جہاد) اسلئے

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	ہے کہ تم مین سے ایک کو دوسرے سے آزمائے اور جو لوگ راہِ خدا مین قتل ہوے وخدا ہرگز اون کے اعمال ضائع نکریگا۔
نوٹ- جہاد سے تعلق ہے- جہاد راہِ خدا کا- یعنے حفاظتِ دین خدا کا- یعنے عبادتِ الٰہی کا کام ہے- اِس مین بھی خدا انسان کو آزماتا ہے- کہ کون جی چُراتا مُنھ چھپاتا ہے-				
۱۷	ملك	۱	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط	برکت والا ہے وہ خدا جسکے قبضہ مین تمام عالم کی بادشاہت ہے- اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے- جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا- کہ تم کو آزمائے کہ تم مین سے از روے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۸	النساء	۲۳	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ	یقیناً ہم نے تم پر اوسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوحؑ اور اونکے بعد کے انبیا پر بھیجی تھی- اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ- اور یعقوبؑ اور اسباط (بنی اسرائل) اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی- اور داؤدؑ کو ہم نے زبور عنایت کی- اور ہم نے ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ ہم نے تم سے بیان کیا- اور ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا	ہم نے تم سے نہین بیان کیا - اور موسیٰ سے خدا نے کلام کیا - جو حق کلام کرنیکا تہا - ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے بھی تھے - اور ڈرانے والے بھی - تاکہ اون کے آنے کے بعد اللہ پر آدمیون کی کوئی حُجّت باقی نہ رہے - اور اللہ زبر دست حکمت والا ہے -

نوٹ - یہہ گویا میثاق کا تنبیہی ٹیپ کا فقرہ ہے - کہ برابر اور مسلسل او متواتر نبی رسول کو بہیج بہیجکر ایمان کی بشارت - اور عذابِ دوزخ کا خوف دلایا جاتا رہا - تا انسان آگاہ اور متنبّہ ہو جاوے - اور اپنے اعمال درست رکہے - اور اِس عذر کا انسان کو موقع نہ ملے کہ اوسکو ہدایت و تنبیہ نہین ہوی - شرائطِ معاہدہ کا اِس سے استحکام ہوگیا -

نوٹ ۲ - آیاتِ ماسبق مین واقعاتِ خلقِ بنی آدم کا قصّہ ہے - موقع کے لحاظ سے بعض اجزا بعض مقام پر ترک اور بعض مقام پر ضرورۃً ظاہر فرمائے گئے ہین - اوسکے بعد کے حوالون سے بھی اوسکی غرض وغایت واضح ہوتی ہے - اِس جگہہ مین اِس کُل معاملہ کا مُلخّص لکھہ دیتا ہون -

(۱) - اللہ تعالیٰ انسان کو خلق کرنے کے قبل جملہ فرشتون سے فرماتا ہے کہ - مین سٹری - سیاہ - سوکھی - کھنکھناتی مٹّی سے انسان کو بناتا ہون - جب بنا چکونگا تو تم سب اوسکے سامنے تعظیماً سر جہکا دینا -

(۲) - جملہ فرشتون نے عرض کی - اے پروردگار - ہم تو تیری تسبیح و تقدیس مین لگے رہتے ہین - اور تو ہم ہی کو حکم فرماتا ہے کہ انسان کے سامنے سر جہکا دین - حالانکہ وہ سٹری مٹّی سے بنا ہے -

اور دنیا مین اقسام کے فساد اور خون ریزیان کرنے وللا ہے۔

(۳)۔ خدا انکو سمجھاتا ہے کہ۔ تم کچھ نہین جانتے۔ مین وہ جانتا ہون۔ جس کا تم کو علم ہی نہین ہے۔

(۴)۔ اِس پر جملہ فرشتہ آمادہ بہ تعمیل حکمِ ایزدی ہو جاتے ہین مگر۔ ابلیس۔ جس کا دوسرا نام شیطان ہے۔ یہ اکڑا کہڑا رہتا ہے۔

(۵)۔ پھر خدا نے اِنسان کو خلق کیا۔ اوسی مٹّی سے جسکی تصریح فرمادی تھی۔ اور اوس مین اپنی روح پھونک کر اوٹھا کھڑا کیا۔ اور اس کا نام آدم ہوا۔ پھر فرشتون کو حکم فرمایا۔ کہ آدم کے سامنے تعظیماً سر جھکا دو۔

(۶)۔ سبھون نے تعمیل حکم کی۔ مگر شیطان نے باصرار انکار کر دیا۔ تکبّر کیا۔ اور عرض کی کہ مجھے تو نے آتش سے اور آدم کو سڑی مٹّی سے پیدا کیا ہے۔ مین اون سے افضل ہون۔ اون کے سامنے تو مین سر نہ جھکاؤنگا۔ (اپنے تکبّر مین یہ بات بھول گیا۔ کہ اِنسان مین اللہ کی روح پھنکی ہے۔ اور اِسی کی برکت سے وہ اُٹھ کہڑا ہے۔ اِسیکی وجہ سے اِنسان مین افضلیت ہوی۔)

(۷)۔ خدا نے اوسپر عتاب فرمایا۔ حکم دیا کہ تو مردود ہے۔ یوم محشر تک کے لئے تجھپر لعنت رہیگی۔ نکل جا اِس مقدّس مقام سے۔ **نکتہ**۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہین سے محشر کا بھی وجود ہوا۔

(۸)۔ جب شیطان نے آیندہ کے محشر کا ذکر سُن لیا۔ تو عرض کی۔ اے پروردگار مجھے بھی اوس روزِ محشر تک کی مُہلت عطا فرما۔

(۹)۔ خدا نے اسکو منظور فرمایا۔ اور فرمایا۔ اچھا دم لے۔

(۱۰)۔ جیسے ہی شیطان کو یہ موقع ملگیا۔ تو اسکی جسارت تو دیکھو۔ عرض کی۔ اے میرے پروردگار تو نے بحمایت اِس غلیظ مُشتِ خاک کے میری اِس ایک نافرمانی کے الزام مین مجھکو مَردود۔ لعنتی۔ اور دوزخی ہونے کا حکم صادر فرما دیا ہے۔ اب تو ہی خود ملاحظہ فرمالے گا۔ کہ مین بھی کِس کِس طرف سے۔ کِس کِس حیلہ سے۔ کِن کِن تدابیر سے۔ کیسے کیسے سبز باغ دکھا کر۔ اِس تیری چہیتی انسانی خلقت کو تیرے بتاے ہوے صِرَاطِ مُسْتَقِیْم سے بہکا کر۔ تیرا نافرمان بنا دونگا۔

(۱۱)۔ اِس دعوے کے جواب مین خدا نے فرمایا۔ اچھا۔ اُنمین تو جس کو بہکا سکتا ہے بہکا۔ انکا مقابلہ تو اپنے پیدل اور سوار جمعیت سے کر۔ مال اور اولاد مین ان کا شریک ہو جا۔ اور ان سے فریبی وعدے کر۔ مگر جو میرے خاص بندے ہین وہ تو تیرے قابو مین ہرگز نہ آوین گے۔ اون کے لئے اون کا پروردگار (یعنے خود) اون کا کارساز ہونے کو کافی ہے۔ اگر اون مین سے کسی نے تیری پیروی کی۔ تو مین تجھ سے اور اون سے بہتون سے دوزخ بھر دونگا۔

(۱۲)۔ پھر اللہ نے آدم کی طرف توجہ فرمائی۔ فرمایا۔ اے آدم۔ تم اور تمہاری بیوی حوّا اِس باغ بہشت مین رہو۔ جو چاہو کھاؤ۔ پیو۔ مگر فلان درخت کے پاس نہ پھٹکنا۔ ورنہ تم نافرمانون مین شامل ہو جاؤ گے۔ اور جتا دیا۔ کہ اے آدم۔ دیکھو۔ یاد رکھو کہ یہ شیطان تمہارا بَرملا دشمن ہو گیا ہے۔ اِس سے بچنا۔ فریب مین نہ آنا۔

(۱۳)۔ مگر شیطان نے اونکو بہکا پھسلا لیا۔ اور درختِ ممنوع کا مزہ چکھا دیا۔

(۱۴)۔ آدم و حوّا معصوم پیدا ہوے تھے۔ اون کو بدی کا احساس ہی نہین تھا۔ اِس فعل کے بعد اونکو اپنی شرمگاہون کے چھپانے کا خیال پیدا ہو گیا۔ وہ لگے

جنّت کے پتّون سے ستر کوڈہانپنے۔

(۱۵)۔ خدا کا ان پر عتاب ہوا۔ مگر پھر اُنہین خدا نے توبہ سکھادی۔ وہ توبہ کرنے لگے۔ جس کو خدا نے قبول فرمالیا۔ اور نبوّت کے لئے آدمؑ کو منتخب فرمالیا۔

(۱۶)۔ توبہ تو قبول ہوگئی۔ لیکن جو معصیت کی کیفیت اِن مین پیدا ہوگئی تھی۔ اِسکے لحاظ سے وہ اوس مقام مین نہین رہ سکتے تھے۔ اِسلئے خدا نے اونکو زمین پر بہیجدیا۔ چونکہ اب آزمایش منظور ہوگئی۔

(۱۷)۔ اب چونکہ آدمؑ و حوّا نئی حیثیت سے نئے مقام مین آگئے تھے۔ اونکے لئے خدا نے زمین مین جملہ اسبابِ آسایش و زینت مُہیّا کردیے۔ اور دنیا ومافیہا کا اون کو مالک و متصرّف بنادیا۔ اور فرشتون سے تو تعظیم کراہی دی تھی۔ اب تمام عالم مین انکو عزّت عطا فرمادیگئی۔

(۱۸)۔ آخر مین فرمایا۔ تم زمین پر جاؤ۔ وہان بسو۔ ہم پر ایمان لاؤ۔ ایمان رکھو۔ ہماری عبادت کرو۔ عملِ صالح کرو۔ ہم وقتاً فوقتاً ہدایت بھی بہیجتے رہینگے اوسکی پیروی کرو۔ شیطان کے فریب مین نہ آؤ۔ ہم دنیا مین تمہارا امتحان لین گے اگر پکّے اوترے۔ تمھین جنّت ملیگی۔ نافرمانی کروگے۔ بے ایمانی اور گناہ کروگے۔ جہنّم مین جھونک دیے جاوگے۔ اِسکے تصفیہ کے لئے ہم یَوْمِ مَحْشَر بھی مقرر کرتے ہین۔

(۱۹)۔ یہہ کوِنِنٹ یعنے مِیثاق یعنے عہد و پیمان تھا جو مابین رَبِّ بَارِی اور اسکے بندہ اِنسان کے تکمیل پایا۔

(۲۰)۔ اب دیکھنا یہہ ہے کہ اِس مُعاہدہ کی تعمیل اِنسان کیسی کریگا۔ پس ظاہر ہے کہ

اسکی جانچ کے لئے انسان کے اعمال قلمبند کیے جائین - پھر اون کا موازنہ کیا جائے
جس کے اعتبار سے یومِ محشر مین سزا و جزاء تجویز کیجا سکے -

جزءِ دوم - قلمبندیِ اعمال

بحث متعلق میثاق سے - اور اوسکے آخری تفصیلی نوٹ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالے
مین اور انسان مین بروزِ ازل ایک عہد و پیمان ہوگیا - اور اوس عہد و پیمان کے روسے پروردگارِ عالم نے اپنی ذمگی امور اوسی وقت
بھی فرما دیئے - یعنے انسان کو خلق کیا - اوسکو اشرفیت سے سرفراز فرمایا - اوس کو عقل
و تمیز عطا فرمائی - تمام دنیا و مافیہا کو اوسیکی آسایش و تصرّف و تمتّع کے لئے پیدا کیا - نبی رسول
بھیج بھیجکر اداءِ شرائطِ میثاق کی طرف انسان کو متوجہ کراتا رہا - اور خود بھی بذریعۂ کانشنس
متنبّہ کرتا رہتا ہے - اب دیکھنا یہہ ہے کہ انسان اپنے ذمگی شرائط کی تکمیل کسطرح کرتا ہے -
کیا کیا کر رہا ہے - پس اس امر کی تجویز کے لئے کہ انسان نے کیا کیا عمل کیا - اور اوس کا ویسا ہر فعل
و عمل نیک ہے جو صالح کہلاتا ہے - یا بُرا ہے - جو فاسد یا سیّئۃ یا طالح کہلاتا ہے -
اسکی یادداشت مرتّب ہونی چاہیے - اس طرح اعمال انسانی کی برابر قلمبندی ہو رہی ہے جسکو مین
آیاتِ ذیل سے ثابت کرتا ہون -

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۱۰	وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور اللہ اوس سے بیخبر نہین ہے جو کچھ تم کرتے ہو -

نوٹ - کیونکہ تمہارے اعمال کا نوٹ کتابون مین لیا جا رہا ہے -

۲	آل عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ	اور یقیناً اللہ نے اون لوگون کی بات سُن لی جنھون نے یہہ کہا کہ اللہ تو محتاج ہے۔ اور ہم الدار ہین۔ جو کچھہ اونھون نے کہا وہ اور اون کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا۔ ہم لکھہ لینگے۔ اور کہینگے کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ اِسی مین سزا کا بھی ذکر آگیا ہے۔ غور کرو۔ سمجھو فرماتا ہے "ہم لکھہ لین گے" یعنے پہلے سے لکھا ہوا نہین ہے۔ مقابلہ کرو ۸۱ تا ۸۴ جزء چہارم۔

۳	بنی اسرآئیل	۲	وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا	ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوس کے لیئے ہم ایک کتاب نکالینگے جس کو وہ کہلی ہوی پائیگا۔ ہم کہینگے اپنا نوشتہ پڑہ لے۔ آج کے دن اپنی ذات کا حساب لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔

نوٹ۔ اِسی مین حساب کتاب کا بھی کچھہ ذکر آگیا ہے۔

۴	بنی اسرآئیل	۸	يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ	جس دن ہم ہر گروہ کو اوسکے امام کے ساتھ بلائینگے۔ پس جنکو اون کا نامۂ اعمال اونکے دہنے ہاتھہ مین دیا جائیگا۔ وہ تو اپنے نامۂ اعمال کو خوش خوش پڑہینگے۔ اور اون پر ایک شوشہ برابر بھی ظلم نہوگا۔ مگر جو اس دنیا مین اندہا رہا

ترجمہ	آیت	آیت نمبر	سورۃ	نمبر
پس وہ آخرت مین بھی اندہا اور راہِ نجات سے بہکا ہوا رہیگا	فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا			

نوٹ - اِسی مین سزا کا بھی ذکر ہے - (قُدْرَةِ كَامِلَهْ ع ۸۶ مابعد و ع ۴۴ جزءِ سوم مابعد) -

ترجمہ	آیت	آیت نمبر	سورۃ	نمبر
اور اعمال نامے پیش کئے جائینگے - اوسوقت (اے پیغمبر) تم گناہگارون کو دیکھو گے کہ جو کچھ (اونکے) اعمال نامو مین ہوگا - اوس سے وہ ڈرتے ہونگے - اور کہتے ہونگے - ہائے خرابی ہماری - یہہ کیسا رجسٹر ہے - کہ اِس نے کسی بھی چھوٹے یا بڑے گناہ کو چھوڑا ہی نہین - مگر (کل کو) قلمبند کرلیا ہے - الحاصل جو کچھ انھون نے کیا ہوگا اوسکو لکھا موجود پائینگے - اور تمہارا پروردگار کسی کے حقمین ظلم نہین کریگا	وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصٰهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۰	۶	الکہف	۵
کیا تم نے (اے پیغمبر) اوس شخص کی حالت پر غور کیا - جس نے ہماری آیتون کا انکار کیا - اور کہا مجہو قیامت کے دن مال بھی ضرور دیا جائیگا اور اولاد بھی - کیا اِسکو غیب کی خبر مل گئی ہی؟ - یا اِس نے خدا سے کوئی عہد لیا ہی؟ - ہرگز ایسا نہ ہوگا - جو کچھ وہ بکتا ہے - ہم اوسے لکھ لینگے - اور اوسکا عذاب بہت کچھ بڑہا دینگے - اور اُن چیزونمین جو کچھ وہ کہتا ہے - ہم اوسکے	اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۰ط اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۰لا كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۰ وَّنَرِثُهٗ	۵	مریم	۶

			مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝	وارث ہوجائینگے۔ اور قیامت کے دن وہ ہمارے پاس تن تنہا آئیگا۔

نوٹ۔ اسمین بھی صیغہ مستقبل مین فرماتاہے کہ "ہم اسے لکھ لینگے" یعنے لکھا جاچکا نہین ہے

۷	الانبیاء	۷	فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ۝	پس جو شخص مومن ہوکے حالت مین نیکیان کریگا۔ اوسکی کوشش کی ناقدری نہین کیجائیگی ہم تو اوس کو لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ۔ اسمین "لکھتے جاتے ہین" سے ثابت ہے کہ لکھنے کا فعل جاری اور ناتمام ہے۔ قیامت تک انسان کی بقاتک جاری رہیگا۔

۸	المؤمنون	۴	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	اور ہم کسی متنفس کو اوسکی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے۔ اور ہمارے پاس ایک جسٹر ہے۔ جو حق حق بتائیگا۔ اور اُن لوگون پر کوئی ظلم نہوگا۔
۹	یٰس	۱	إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنٰهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور (اپنے اعمال سے) جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہجاتے ہین۔ اون سب کو ہم امام مبین مین یعنی ظاہر کرنے والے پیشوا مین لکھتے رہتے ہین

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ کتاب مضامین مندرجہ کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور یہہ جو لکھا جارہا ہے ویسی ظاہر کرنے والی کتاب کے امام یعنے پیشوا مین لکھا جارہا ہے۔ جسکو عربی معنون

ہم صدر رجسٹر قرار دیسکتے ہین۔

۱۰	الزخرف	۷	اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝	یا وہ یہ گمان کرتے ہین کہ ہم اونکے بھید اور خفیہ باتون کو نہین سُنتے۔ ضرور سُنتے بھی ہین اور ہمارے بھیجے ہوے (فرشتے) اونکے پاس لکھتے بھی جاتے ہین۔

نوٹ۔ معلوم ہوگیا کہ کئی فرشتے لکھنے پر مامور ہین۔ اور وہ لکھتے چلے جارہے ہین۔ قیامت تک انسان کی بقا تک لکھتے رہینگے۔

۱۱	الجاثیہ	۴	هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	یہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے۔ اور عام فہم بھی بتاتی ہے۔ کہ فعل پہلے واقع ہوگا۔ تو بعد ازان اوس کا نوٹ ہوگا۔ نہ یہ کہ قبل وقوع فعل نوٹ ہوجائیگا۔

۱۲	ق	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ	اور یقیناً انسان کو ہم نے ہی پیدا کیا ہے۔ اور جو جو متناقض اور مختلف خیالات اوسکا نفس کر رہا ہے۔ ہم اوس کو خوب جانتے ہین۔ اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ تر اوسکے قریب ہین۔ جبکہ دائیں بائیں جانب دو لینے والے (کراماً کاتبین) ہر بات کو لیتے جاتے ہین۔ تو وہ ایک بات بھی منہ سے

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	القمر	۳	اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۝ وَکُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ۝ وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	ایسی نہین نکالتا کہ اوسکے لئے نگران پاس نہو۔ اور ہر کام جو وہ کر چکے۔ کتابون مین موجود ہے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا فعل لکھا ہوا ہے۔ بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین قادر مطلق کے پاس سچی خوشنودی کے مقام مین ہونگے

نوٹ۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ فعل واقع ہو چکنے کے بعد وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ نہ کہ قبل سے لکھا رہتا ہے۔ اور یہ بھی کہ ایسی کئی کتابین ہین۔ اسی مین پرہیزگارون کی جزا کا بھی ذکر ہو گیا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۴	المجادلہ	۱	یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝	جس دن اللہ ان سب کو جلا اوٹھائیگا۔ پھر جو جو کچھ یہ کر چکے ہین۔ اوس سے اونکو آگاہ کر دیگا۔ اللہ تو سب کچھ ضبط کرا چکا ہے اور وہ اوسکو بھول گئے اور اللہ تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے۔
۱۵	النبا	۱	وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ کِتٰبًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو ضبط اور شمار کر رکھا ہے۔
۱۶	انفطار	۱	کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۝ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ	ہرگز نہین۔ بلکہ تم جزاء و سزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ بزرگ لکھنے والے تم پر نگہبان متعین ہین۔ جو جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہین۔ بیشک نیک لوگ بہشت مین

			الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ	ہونگے۔ اور یقیناً بدکار جہنم مین ہون گے۔

نوٹ۔ اسمین بھی سزا وجزاء کا ذکر ہوگیا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
١٧	التطفیف	١	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝	حق یہ ہے کہ یقیناً بدکارون کا نوشتہ سجین مین ہے۔ تمہین کیا خبر ہے کہ سجین کیا چیز ہے؟ - وہ چلیانہ کا رجسٹر ہے۔
١٨	التطفیف	١	كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝	حق یہ ہے کہ بیشک نیک لوگون کا نوشتہ علیین مین ہوگا - اور تم کو کیا خبر ہے کہ علیون کیا چیز ہے - وہ رجسٹر ہے اعاظم کا - یعنے بڑے رتبہ والون کا۔
١٩	الطارق	١	اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝	ایک متنفس بھی ایسا نہین ہے کہ اوس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

جزء سوم محاسبہ وموازنہ وسزا وجزاء اعمال

جزء اول سے وہ معاہدہ ثابت ہوگیا - جو انسان نے اپنے پروردگار سے بروز ازل کیا تھا - جزء دوم سے یہ بھی ثابت ہوگیا - کہ تعمیل معاہدہ کی نگرانی کے لئے خدائے تعالیٰ نے نگران مقرر فرما دیے ہین - جو انسان کے اعمال وافعال کا الفور وقوع اپنی اپنی کتاب مین اندراج کرلے رہے ہین - اس حصہ مین یہ ثابت کیا جائیگا - کہ تعمیل معاہدہ

کے تصفیہ کے لئے ایک دن مقرر ہوگا۔ اوس دن عدالت قائم ہوگی۔ وہی یوم محشر یعنے پیشی کا دن ہوگا۔ جس دن اوس موادِ حاصلہ کی جانچ اور اوسکا موازنہ کیا جائیگا۔ انسان کو موقع دیا جائیگا۔ کہ اگر وہ اپنی برات کے لئے۔ یا رعایتِ عفو کے لئے کوئی وجوہ رکھتا ہے۔ تو ان کو پیش کرے۔ مثلاً۔ (مین اِس تمثیل مین اپنی ہی پیش نظر صورت دکھادون۔ اِسی پر سے دیگر اشکال کا بھی تصوّر ہوسکتا ہے)۔ مثلاً۔ کوئی جج ہے۔ اور وہ مرتشی ہے۔ رشوت لیکر فیصلہ کردیا۔ یا قرابت۔ رعایت۔ یا مروّت مین فیصلہ کردیا۔ اِسکے متعلق خدا ے تعالے اوس جج سے محاسبہ فرمائے۔ تو وہ کیا خاک اپنی برأت مین پیش کرسکیگا۔ اوس کی بددیانتی ظاہر ہے۔ اگرچہ اِنکار کرے تو اِسکے خلاف مین خود اسی کا دل شہادت دیگا۔ پس اوسکی زبانِ اعتذار پر قفل پڑجائیگا۔ اِسی طرح اگر کسی متدیّن جج نے کوئی فیصلہ غیر صحیح صادر کردیا۔ اور اوس سے اوسکا محاسبہ ہوگا۔ تو ظاہر ہے۔ وہ عرض کریگا۔ یاربّ۔ محدودُ العقل انسان ہون۔ جتنا حوصلہ عقل کا تونے عنایت فرمایا۔ میری اِستعداد کی حدّ تک مین نے اوس سے کام لیا۔ اور بلا کسی اثراتِ ذاتی خواہ خارجی مین نے ویسا فیصلہ کیا۔ اِسمین میری بددیانتی کا مطلقاً دخل نہین ہے۔ تو خود اوسکا بڑا عالم ہے۔ اور مین تیری ہی ذاتِ پاک کو اپنی شہادت کے لئے پیش کرتا ہون۔ میری خطا کو بخش دے۔ میرا اِعتقاد ہے۔ کہ غفور الرحیم ایسے جج کو بخشدیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جج کامل سوا ے اوسکی ذاتِ پاک عالم الغیب کے کوئی دوسرا ہو نہین سکتا۔ بہرحال ہر ایک متنفّس کو موقع تقدیمِ صفائی کا دیا جائیگا۔ جس کے بعد حکمِ محکمِ داورِ محشر کا سنایا جائیگا۔ اور آناً فاناً اوس حکم کی تعمیل بھی ہوکر رہیگی۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	ال عمران	۳	يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ؕ	یوم محشر ہر نفس اوس دن نیکی کو جو وہ کرچکا - اور اوس بدی کو جو وہ کرچکا - موجود پائیگا اور یہ خواہش کریگا - کاش اوسکے اور اوس دن کے درمیان ایک مدت طول و طویل حائل ہوجاتی -
۲	ال عمران	۱۹	كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ	ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے - اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے دیئے جاینگے بس جو آتش دوزخ سے بچالیا گیا - اور جنت مین داخل کردیا گیا - اوسنے تو یقیناً مراد پائی
۳	الاعراف	۱	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝	اور اوس دن (محشر) کی تول برحق ہے - پس جسکی نیکیاں بھاری ہوگئین - وہی بامراد ہونگے اور جسکی نیکیاں ہلکی ہوگئین - پس وہ وہی لوگ ہین جنھون نے ہماری نشانیون کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے خود کو نقصان پہونچایا -
۴	یونس	۱	اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ	تم سب کی بازگشت اوسی کی طرف ہے - اللہ کا وعدہ سچا ہے - بیشک وہی مخلوق کو

			نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝	نہ ہوگا۔ اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا۔ تو ہم اوسے لا حاضر کرینگے۔ اور حساب لینے کو ہم ہی کافی ہین۔
۱۲	الحج	۷	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	پس جو لوگ ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے۔ اون کے واسطے گناہونکی بخشش ہوگی۔ اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ ہماری آیتون کے بارہ مین تنگ کرنیکی نیت سے کوشش کرتے ہین۔ وہی جہنمی ہین۔
۱۳	المؤمنون	۶	فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝	پس جسکے پلّے بھاری ہوگئے۔ وہ تو بامراد ہوے۔ اور جسکے پلّے ہلکے رہے۔ پس وہ وہی ہین جنھون نے اپنے آپکو نقصان پہونچایا۔ کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم مین رہنے والے ہوے۔
۱۴	النور	۳	اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝	بالتحقیق جو لوگ پاکدامن۔ بےخبر ایماندار عورتون پر عیب لگاتے ہیں اون پر دنیا مین بھی لعنت کی گئی ہے۔ اور آخرت مین بھی۔ اور اون کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔
۱۵	النور	۹	قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ	تم جس روش پر ہو اوسے وہ خوب جانتا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	اور جس دن وہ اوسکی حضور مین لوٹائے جائینگے تو جو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوس سے اون کو وہ آگاہ کر دیگا۔ اور اللہ ہر چیز کو پورا پورا جاننے والا ہے۔
۱۶	النمل	۷	مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	جو لوگ کچھ نیکی لیکر آئینگے۔ پس اونکے لئے اوسکا بدل اوس سے بہتر موجود ہے۔ اور وہ اوس دن خوف سے امن مین ہونگے۔ اور جو بدی لیکر آوینگے۔ تو وہ اوندھے منہ جہنم مین ڈالدیئے جائینگے۔ (اون سے کہا جائیگا) جو عمل تم کیا کرتے تھے اوسکے سوا تم کو کسی اور چیز کا بدلہ تھوڑا ہی دیا جا سکتا ہے۔
۱۷	العنکبوت	۱	إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝	تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہوگی۔ پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تمکو اوس سے آگاہ کر دینگے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ضرور اونکو صالحون مین داخل کرینگے۔

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح دونو لازم ہین۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۸	العنکبوت	۱	وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا	اور ضرور وہ اپنے بوجھے اوٹھائین گے اور اپنے بوجھون کے ساتھ اور بوجھے بھی۔ اور جو جو افترا پردازیان وہ کیا کرتے ہین قیامت

			كَانُوا يَفْتَرُونَ ○	کے دن اون سے اون کے متعلق ضرور باز پرس ہوگی۔
۱۹	روم	۵	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○	لوگون کے ہاتون جو کچھ ہوا۔ اوسکے سبب سے خشکی اور تری مین فساد ظاہر ہوگیا۔ تاکہ جو عمل بھی اونھون نے کئے۔ اوسکا کچھ تو مزہ اللہ اونکو چکھا دے۔ تاکہ وہ باز رہین۔

نوٹ۔ اس سے ثابت ہے کہ اعمالِ بد کی سزا کچھ تو ہمیشگی دنیا مین بھی ملجاتی ہے۔

۲۰	روم	۵	مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ○	جو کافر ہوگیا۔ اوسکے کفر کا وبال اوسی پر پڑیگا اور جس نے کوئی نیکی کی۔ تو وہ اپنی اپنی ذات کے لئے (بہتری کا) اہتمام کر رہے ہین۔ تاکہ اللہ اپنے فضل سے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ بیشک وہ کافرون کو دوست نہین رکھتا۔

نوٹ۔ اسمین بھی ایمان اور عمل صالح توأم ہین۔

۲۱	السجدة	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ج جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○	پس کوئی نفس اس بات کو نہین جانتا کہ اونکی آنکھون کی ٹھنڈک کیا کیا چیزین اون کے لئے چھپا رکھی گئی ہین۔ جو اون کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔
۲۲	الاحزاب	۳	لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ	تاکہ اللہ سچون کو اون کے سچ کے موافق بدلہ

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝	دے۔ اور منافقون کو اگر چاہے تو عذاب دے یا اونکی توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔
۲۳	السبا	۱	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝	تاکہ خدائے تعالیٰ اون لوگون کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ گناہونکی بخشش اور عزت کی روزی اونھی کے لئے ہے۔

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح ساتھ ہی ہین۔

نمبر	سورة	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
۲۴	السبا	۳	قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝	(اے پیغمبر تم لوگون سے) کہدو نہ ہمارے گناہونکی تم سے باز پرس کیجائیگی۔ نہ تمہارے عملون کی ہم سے باز پرس کیجائیگی۔ کہدو ہمارا پروردگار ہم سب کو (قیامت مین ایک جگہ) جمع کریگا پھر ہمارے مابین فیصلہ کریگا۔ وہ بڑا فیصلہ کرنے والا اور علم والا ہے۔
۲۵	السبا	۴	وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ط وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	جس وقت وہ عذاب کو دیکھینگے۔ تو ندامت کا اظہار کرینگے۔ اور ہم اون لوگون کی گردنون مین جو کفر کرتے رہے طوق ڈالدینگے۔ کیا اون کو سوائے اوسکے جو عمل کیا کرتے تھے کوئی اور بدلہ دیا جائیگا۔؟
۲۶	یس ۳۶	۴	اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً	پس ایک ہی چیخ (صور) کی آواز ہی تو ہوگی

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	کہ یکایک وہ سب ہمارے حضور مین حاضر کر دیئے جائینگے - پس اوس دن نہ تو کسی متنفس پر کوئی ظلم کیا جایگا - اور نہ تم کو کوئی بدلہ دیا جائیگا - سوائے اوسکے جو تم عمل کیا کرتے تھے -
۲۷	یٰسٓ	۴	هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	اب یہہ وہی تو (جہنّم سامنے) ہی - جس کا تم سے (میثاق مین) قول و قرار ہوا تھا جیسا کہ تم کفر کیا کرتے تھے - اوسکے بدلے آج اِس مین داخل ہو جاؤ -
۲۸	صٰفّٰت	۲	إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ ۝	تم یقیناً دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہین - اور تم بدلہ اوسی کا پاؤ گے جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے - ہان - خدا کے خالص بندے اِس سے مستثنےٰ ہین -
۲۹	الزُمَر	۷	وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ط	ہر متنفس کو جو جو کچھ وہ کر چکا ہے - اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا - جو جو کچھ وہ کیا کرتے ہین اللہ اوس سے خوب واقف ہی - اور جو کافر ہو گئے - وہ ایک غول بنا کر جہنّم کی طرف ہنکا دیئے جائنگے -
۳۰	الزُمَر	۸	وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے تھے

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			الی الجنۃ زمرا ط	اون کے دل کے دل جنت کی طرف بھیجے جائینگے
۳۱	المؤمن	۲	الیوم تجزی کل نفس بما کسبت ط لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب ۝	آج ہر متنفس کو اوسکے کیئے کا بدلہ دیا جائیگا آج ذرا بے انصافی نہ ہوگی یقیناً اللہ بڑا حساب لینے والا ہے۔
۳۲	المؤمن	۵	من عمل سیئۃ فلا یجزی الا مثلہا ج ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مؤمن فاولئک یدخلون الجنۃ یرزقون فیہا بغیر حساب	جو شخص کوئی بدی کریگا۔ تو اوسکو اوتنا ہی بدلہ دیا جائیگا۔ اور جو شخص مرد ہو یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو تو یہی لوگ جنت مین داخل ہونگے جسمین اونکو بے حساب رزق دیا جائیگا۔
۳۳	المؤمن	۶	انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد ۝ یوم لا ینفع الظلمین معذرتہم ط ولہم اللعنۃ ولہم سوء الدار ۝	بیشک ہم زندگانی دنیا مین اپنے رسولون کی بھی مدد کرتے تھے۔ اور اون لوگون کی بھی جو ایمان لائے۔ اور جس دن گواہ ٹھیرینگے اوس دن نافرمانون کو اونکی معذرت کوئی نفع نہین پہونچائیگی۔ اور اونہین کے لئے برا ٹھکانا ہے۔
۳۴	المؤمن	۸	فاذا جاء امر اللہ قضی بالحق وخسر ہنالک المبطلون ۝	پس جب حکم خدا آجائیگا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اور اوس وقت باطل والے ٹوٹے مین رہینگے۔
۳۵	حم السجدہ	۳	ویوم یحشر اعداء اللہ	اور جس دن اللہ کے دشمن (کافر) [illegible]

ترجمہ	متن
جہنم کے پاس جمع کئے جائینگے - پھر وہ	فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتَّىٰ إِذَا
(دوسرون کے پہونچنے تک) روک لئی	مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ
جائینگے - یہانتک کہ جب وہ سب پہونچ	سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ
جائینگے - تو اون کے کان - اور اون کی	وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا
آنکھین اور انکی کھالین - جو جو بدعملی	يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا
وہ کیا کرتے تھے - اوسکی بابتہ اونکے مقابل	لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ
شہادت دینگے - اور وہ اپنی کھالون سے	عَلَيْنَا ؕ قَالُوا أَنْطَقَنَا
کہینگے - بہلا تم نے ہمارے مقابل شہادت	اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ
کیون دی ؟ وہ جواب دینگے - ہم کو تو اوسی خدا	كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ
نے گویا کر دیا ہے جس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے -	أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ
اسی نے تمکو اوّل بار پیدا کیا - اور اُسیکے	تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ
حضور مین اب تم لوٹا کر لائے جاری ہو -	تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ
اور تم اس خوف سے تو (اپنے گناہو نکو	عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا
چھپاتے نہ تھے کہ تمہارے کان تمہارے	أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ
مقابل گواہی دینگے - نہ اس خوف سی کہ	وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ
تمہاری آنکھین گواہی دینگی - اور نہ	اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا
اس خوف سے کہ تمہاری کھالین گواہی	مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝
دینگی بلکہ تم نے تو یہ گمان کر لیا تھا	وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي
کہ جو بدا عمالیان تم کیا کرتے ہو انمین سے	ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ

			فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝	بہت سی باتون کو خدا جانتا ہی نہین اور اسی تمہاری بدگمانی نے ۔ جو تم اپنے پروردگار کی نسبت کرتے تھے تمھین تباہ کردیا ۔ کہ اب تم سخت نقصان اوٹھانیوالون مین سے ہوگئے ۔ اب اگر (تھوڑا) ٹھیر جاوین تو جہنّم اونکا خاصا ٹھکانا ہے ۔ اور اگر وہ توبہ چاہین تو اب وہ اون لوگون مین سے نہین رہی مین کہ جنکی توبہ قبول کیجاسے ۔
۳۶	الشورےٰ	۴	وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ	اور ہر بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہوگا ۔

نوٹ ۔ اگرچہ یہ حکم انسانی باہمی معاملات سے متعلق ہے ۔ لیکن خدا چونکہ اپنے اصول پر چلنے کا حکم انسان کو دیتا ہے ۔ اسلئے خدا کے اصول کیطرح اسکو یہان نقل کیا گیا ہی ۔

۳۷	الشورےٰ	۵	اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝	قبل اسکے کہ وہ دن آجاے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہین ۔ تم اپنے پروردگار کا حکم مانو ۔ اوس دن نہ تمہارے لئے جاے پناہ ہوگی ۔ نہ گناہون سے انکار کرتے بن پڑیگا
۳۸	الجاثیہ	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا ۔ اور اسلئے کہ ہر نفس اپنے کئے کا بدلہ لے ۔ اون پر کوئی ظلم نہ کیا جاے ۔

<table>
<tr>
<td>۲۹</td>
<td>الجاثیہ</td>
<td>۴</td>
<td>وَتَرٰی کُلَّ اُمَّۃٍ جَاثِیَۃً
کُلُّ اُمَّۃٍ تُدْعٰٓی اِلٰی
کِتٰبِہَا اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ
مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ
عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ ط اِنَّا
کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَیُدْخِلُھُمْ رَبُّھُمْ
فِیْ رَحْمَتِہٖ ط ذٰلِکَ
ھُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝
وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قف لا
اَفَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی
عَلَیْکُمْ فَاسْتَکْبَرْتُمْ
وَکُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ۝
وَاِذْ قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ
حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ
لَا رَیْبَ فِیْہَا قُلْتُمْ</td>
<td>اور تم ہر اُمّت کو گھٹنون کے بل کھڑا
ہوا دیکھوگے۔ ہر گروہ اپنے اپنے
نوشتہ کیطرف بُلایا جائیگا۔ اور اون سے
یہ کہا جائیگا کہ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے
آج تم اوس کا بدلہ پاؤگے۔ یہ ہمارا رجسٹر
تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا
ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم
اوسے لکھواتے جاتے تھے۔ پس جو
لوگ ایمان لائے ہین۔ اور نیک عمل بھی
کئے ہین۔ اونکو تو اون کا پروردگار
اپنی رحمت مین داخل کرلیگا۔ یہی تو وہ کھلی
کامیابی ہے۔ رہے وہ لوگ جو گمراہ ہوئے
(اونسے کہا جائیگا) کیا میری آیتین تمہارے
سامنے نہین پڑھی جایا کرتی تھین؟ تم تو
اونسے اکڑا کرتے تھے۔ تم تو تھے ہی گنہگار
لوگ۔ اور جب یہ کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ
سچا ہے۔ قیامت کے بارہ مین کوئی شک
نہین ہے۔ تو تم یہ کہدیا کرتے تھے کہ ہم
جانتے ہی نہین۔ قیامت کیا چیز ہے۔</td>
</tr>
</table>

			مَا نَدْرِی مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝ ذَٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝	ہم تو اوسکو ایک خیال ہی خیال سمجھتے ہیں۔ اور ہم اسپر یقین لانے والے نہیں ہیں۔ اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوسکی بدی اب اون پر کھل گئی۔ اور جس چیز کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے اوسی نے اونھیں آگھیرا۔ اور اون سے کہا جائیگا۔ آج ہم تکو اوسی طرح بھلا دینگے جسطرح کہ تم نے اس دن کے آنے کو بھلا دیا تھا۔ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور اب تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے یہہ اسلئے۔ کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ٹھٹا بنا لیا تھا۔ اور زندگانی دنیا نے تکو دھوکا دیا تھا۔ پس اوسدن نہ وہ اوس سے باہر جانے پائینگے۔ اور نہ اونسی اپنے رب کے راضی کرنیکی خواہش کیجائیگی۔

نوٹ۔ اسکا ابتدائی حصہ قلمبندی اعمال جزء دوم سے بھی متعلق ہے۔ جسکو اوس مقام پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

۴۰	ق	۲و۳	وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ	اور صور پھونک دیا گیا۔ یہی دن ہے وعدہ عذاب کا۔ اور ہر متنفس (حاضر)

عربی	اردو
كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ	اِس شان سے) آئیگا کہ اوسکے ساتھ
وَّشَهِيدٌ ۝ لَقَدْ كُنتَ	ایک تو اوسکو کھینچ لیجانے والا ہوگا۔
فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا	اور ایک گواہ ہوگا۔ (خدا فرمائیگا) ایسی
عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ	(دن) سے تو تو غفلت مین تھا۔ لے
الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ وَقَالَ	اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ آج تو تیری
قَرِينُهُ هٰذَا مَا لَدَيَّ	نظر بڑی ہی تیز ہے۔ اوسکا مصاحب
عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ	(گواہ) کہیگا۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہ
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝	(نامۂ اعمال) حاضر ہے۔ (حکم ہوگا) تم
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ	دونو جہنّم مین جھونک دو ہر گمراہ سرکش
مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ	نیکیون سے روکنے والے۔ زیادتی
مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ	کرنے والے۔ شک کرنے والے۔ خدا
فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ	کے ساتھ دوسرے کو بھی خدا ٹھہرانے
الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ	والے کو۔ اِن سب کو تم دونو سخت عذاب
رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ	مین ڈالدو۔ اوسکا مصاحب (شیطان
وَلٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ	جو ساتھی جکڑا ہوا ہوگا) عرض کریگا
بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا	کہ اے ہمارے پروردگار۔ مین نے تو
لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ	اوسکو سرکش نہین بنایا۔ لیکن یہ خود
إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ	ہی بڑی گمراہی مین تھا۔ (خدائے تعالےٰ
الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا	فرمائیگا بس) میرے حضور مین جھگڑا

ترجمہ	آیات				
نکرو۔ مین تو تم کو پہلے ہی سے وعدہ عذاب	بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝				
سنا چکا تھا۔ میرے حضور مین بات بدلی	يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ				
نہین جاتی۔ اور نہ مین بندون کے حق	هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ				
مین ظلم کرنیوالا ہون۔ جس دن ہم جہنم	هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ ۝				
سے کہینگے۔ آیا تو بھر گیا۔ وہ	وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ				
عرض کریگا۔ آیا کچھ اور بھی ہے؟ اور جنت	لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝				
پرہیزگارون کی خاطر بہت ہی قریب کردیجائیگی					
اوسدن جھٹلانے والون کے لئے جو	فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ		۱	الطور	۴۱
لغو باتون مین پڑے کھیلا کرتے ہین شامت	الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ				
ہوگی۔ اور جس دن اونکو آتش جہنم کی طرف	يَلْعَبُونَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّونَ				
دھکے پر دھکے دیئے جائینگے۔ (اون سے	إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝				
کہا جائیگا) یہہ وہی آگ تو ہے جسکو تم	هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي				
جھٹلایا کرتے تھے؟ کیا یہہ جادو ہے؟	كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ				
یا تم کو کچھ سوجھتی ہی نہین؟ اب اسمین	أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ				
تم گھس جاؤ۔ پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے	لَا تُبْصِرُونَ ۝ اصْلَوْهَا				
لئے یکسان ہے۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے	فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا				
یہہ بس اوسی کا بدلہ تمکو دیا جاتا ہے۔	سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا				
البتہ پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نعمتون مین	تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝				
جو جو کچھ اونکے پروردگار نے اونکو دیا ہوگا	إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ				

			وَّنَعِيْمٍ ۙ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ	اوسکی لذتین پاتے ہونگے۔ اون کا پروردگار انکو جہنّم کے عذاب سے بچالیگا
۴۲	النجم	۳	وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۙ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۙ	اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سوائے اُتنے کے جتنی اُسنے کوشش کی ہو۔ اور یہ کہ اوسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی۔ پھر اوسکو اوسکا بدلہ پورم پورا دیاجائیگا۔
۴۳	الرحمن	۳	هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ	کیا نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے کچھ اور ہوسکتا ہے؟۔
۴۴	الواقعه	۳	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۚ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۚ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ	پس اگر وہ مقرّبانِ بارگاہ سے ہو۔ تو (اوسکے لئے) راحت اور خوشبو اور نعمت والی جنّت ہے۔ اگر وہ داہنے ہاتھ والون مین سے ہو۔ تو سلامتی ہے تیرے لئے اے داہنے ہاتھ والے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے اور گمراہون مین سے ہو۔ تو کھولتے پانی کی ضیافت ہے اور جہنّم مین جھونکنا ہے۔ بیشک یہ خبر بالکل صحیح اور یقینی ہے۔

نوٹ۔ داہنے ہاتھ والون سے مراد کے لئے دیکھو قدرت کاملہ کا ع ۸۶ ما بعد۔ اور جزء دوم ع ۶۳ ماسبق۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۴۵	التحریم	۱	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اے وہ لوگو جو نافرمان ہوگئے ہو۔ آج کے دن تم کوئی عذر نکرو۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ بس اوسکا بدلہ تم کو دیا جاتا ہے۔
۴۶	المرسلٰت	۱	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝	یہی وہ دن ہے کہ وہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بول نہ سکینگے۔ اور نہ انکو اسکی اجازت دیجائیگی کہ وہ کچھ عذر و معذرت کرین۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت آئیگی۔ یہی تو فیصلہ کا دن ہے۔ آج ہم نے تمکو اور اگلے لوگون کو اکٹھا کر لیا ہے۔ اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر اپنا داؤ کر چلو۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت ہوگی۔ البتہ پرہیزگار لوگ سایون مین اور چشمون مین اور ایسے میوؤن مین (بسر کرتے ہونگے) جنکی وہ خواہش کرینگے۔
۴۷	والنزعٰت	۲	فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ	پھر جب بڑی مصیبت (قیامت) آجائیگی۔ اوس دن انسان اپنے کئے کو یاد کریگا۔ اور جس شخص کے لئے جو دیکھتا ہوگا جہنم نمایان

نمبر	سورة	عدد		آیات	ترجمہ
				الحیوة الدنیا۰ فان الجحیم	کر دیا جائیگا۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی اور زندگانی
				ہی الماوی۰ واما من	دنیا کو ترجیح دی ہوگی۔ تو یقیناً اوسکا ٹھکانا
				خاف مقام ربه	دوزخ ہوگا۔ اور جو اپنے پروردگار کے حضور مین
				ونهی النفس عن الهوی۰	(جوابدہی کیلئے) کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو
				فان الجنة هی الماوی۰	خواہشات سے روکتا رہا ہوگا۔ یقیناً جنت اوسکا ٹھکانا ہوگا
۴۸	الغاشیه	۱		ان الینا ایابهم۰ ثم	یقیناً ہماری ہی طرف ان سب کا آنا ہے۔ پھر
				ان علینا حسابهم۰	ان سب کا حساب لینا ہمارا ہی کام ہے۔
۴۹	الزلزال	۱		یومئذ یصدر الناس	اوس دن لوگ مختلف حالتوں مین نکلینگے۔
				اشتاتا۰ لیروا اعمالهم۰	تاکہ اونکے اعمال اونکو دکھائے جائین۔
				فمن یعمل مثقال ذرة	پس جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی۔ وہ
				خیرا یره۰ ومن یعمل	اوسے دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ بھر بدی
				مثقال ذرة شرا یره۰	کی ہوگی وہ اوسے دیکھ لیگا۔
۵۰	القارعه	۱		فاما من ثقلت موازینه۰	پس جس کی (نیکیوں کے) پلّے بھاری
				فهو فی عیشة راضیة۰	اوترینگے۔ وہ تو خاطر خواہ عیش مین ہوگا۔
				واما من خفت موازینه۰	اور جس کے اعمال نیک کے پلّے ہلکے ہونگے
				فامه هاویة۰ وما	اوسکی آغوش مادر ہاویہ ہوگی۔
				ادرٰک ماهیه۰	پیغمبر تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے۔
				نار حامیة۰	وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

جُزءِ چہارم - قُدرۃِ کامِلہ

جُزءِ اوّل ودُوم وسوم صاف وصریح آیات ہین- زیادہ بحث کی اونمین حاجت نہین تھی- حصۂ چہارم ہی بہت زیادہ غور طلب ہے- کیونکہ کم فہم لوگ خطاءً- اور گناہ پسند طبیعتان حیلتاً- انھیان آیات مین لغوی معنے مدار ہے اسکی کوشش کرتے ہین کہ اپنچ کھینچ کر یہ نتیجہ نکالین کہ انسان کے افعال بھی بجبر الہی صادر ہوتے ہین- اِس مادّہ مین میری وُسعتِ نظر کی حد تک جتنی آیات قرآن سر یف مین ہین- اون کل کو مین نے منتخب کرلیا ہے- اور مضمون کے اعتبار سے چند بار ایک ایک بالکل علیحدہ جزء قرار دیکر ایک تدریجی سلسلہ اپنی بحث کا قائم کر دیا ہے- اس خاص امر قُدرۃِ کامِلہ سے متعلق آیات کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے- اور اسی حصہ کی آیتون کے متعلق مین نے بامدادِ ایزدِ پاک ہر آیہ کے ذیلی نوٹ مین بحد اس مدار کے خود بحث کی ہے- اور اِس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ جو اُمور خارج از قدرت واِختیارِ انسانی ہین وہ تابع مَشِیّت ہین- اون کا اندراج ازل سے لوحِ محفوظ مین ہے- اور جن اُمور مین فاعِلِ مُختار خود انسان ہے- بفور وقوع انکا اندراج بھی ہوجایا کرتا ہے- یہہ ثابت کیا ہے کہ رحمن کی حیثیت سے خدا تعالی نے یوم میثاق ہدایت فرمادی- اوسی حیثیت سے خداے پاک نبی رسول بھیج بھیجکر اوسی ہدایت کو یاد دلاتا رہا ہے- اور پھر اپنی خاص اور بے انتہا عنایت سے بذریعہ کانشنس بھی انسان کے دمِ واپسین تک متنبہ کرتا رہا ہے- کیونکہ فرمایا ہے کہ وہ نفسِ انسانی سے بہ نسبت حَبلُ الوَرِید کے بھی- جو جزء سوم

انسان ہے - قریب تر ہے - اور ہر وقت اور ہر لحظہ تنبیہہ متعلق افعال کے کرتا رہتا ہے - اسکے بعد رحیم کی حیثیت سے وہ اوسیوقت اور اوسی صورت مین مزید ہدایت فرمائیگا - جبکہ انسان اپنے عمل سے - یعنے کم از کم بہ استعمالِ صائب اپنی عقل کے رجوع بہ الٰہی کرنے سے - بہ رجحان بہ صلاح سے - خود کو اسکا مستحق ثابت کرے - اِس حصّہ مین بعض آیات کسیقدر طویل بھی نقل ہوی ہین - یہہ اِس وجہ سے کہ کِسی خاص حِصّۂ آیت کا صحیح منشا دریافت کرنیکے لئیے سیاقِ کلامِ ربّانی کا بھی لحاظ کرنا لازمی امر ہے - جب اوسکو پورا پڑہا اور سمجہا جائے تو منشاء الٰہی صاف ہوجاتا ہے -

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱	البقرہ	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝	جو کافر ہو چکے - اونکے لئیے یکسان ہے - خواہ تم اونکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ - وہ تو ایمان نہ لائینگے - اونکے دلون اور کانون پر خدا نے مُہر کردی ہے - اور اونکی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہے - اور اُن کے لئیے بڑا عذاب ہے -

نوٹ - سائل کہینگے کہ جب خدا نے خود نصیحت ناشنوا اندہا بہرہ کردیا تو پھر عذاب کیون کرنے لگا - اِسکا جواب یہہ ہے کہ اوّل تو بات ایمان کی ہے - بے ایمان کی بخشایش نہین

ہوتی۔ دنیاوی اعمالِ انسانی سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے۔ دوسرے یہہ کہ انسان کو اوسکے خلق کرنے کے ساتھ ہی ساتھ ہدایتِ ایمان ہوچکی۔ کیونکہ عقل و ادراک اور اختیارِ عمل اوسکو پہلے سے عطا ہوچکا ہے۔ بر اینہم اگر ایمان کی طرف توجہ ہی نہین کرتا۔ بلکہ کافر ہوچکا۔ تو ایسے کو نصیحت و ہدایت بیکار ہے۔

یاد رکھو کہ انسان سے اللہ دو بات چاہتا ہے۔ ایک ایمان۔ دوسرے عمل صالح۔ فقط ایمان کافی نہین ہوتا۔ عمل صالح بھی کرے۔ تو انسان تعمیل کامل اللہ کے حکم کی کریگا۔ یہہ آیتہ ایمان سے متعلق ہے۔ (دیکھو جزء اوّل ع ۱۵ اور جزء سوم ع ۲۳)۔

۲	البقرہ	۳		
			اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ص	بیشک اللہ کو مچھر تک کی مثل بیان کرنے مین کوئی شرم نہین ہے۔ نہ اوس سے کسی بڑے جانور کی۔ اب جو ایمان لانیوالے ہین۔ وہ تو جانتے ہی ہین کہ خدا کی طرف سے یہہ حق ہے۔ رہے کفار۔ وہ یہہ کہدیتے ہین کہ اس مثل سے خدا نے مقصد ہی کیا لیا ہے۔ مگر خدا تعالی ایسی ہی مثال سے بھتیرون کو ہدایت کردیتا ہے۔ اور بھتیرون سے توفیقِ ہدایت سلب کرلیتا ہے۔ مگر توفیق ہدایت صرف فاسقون سے سلب کرتا ہے۔ جو خدا سے عہد و پیمان کرکے پھر اوسے توڑ دیتے ہین۔ اور جن چیزون

			وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	کے وصل کا خدا نے حکم دیا تھا۔ اونین فصل کرتے ہین۔ اور زمین مین فساد کرتے ہین۔ یہہ لوگ نقصان مین رہنے والے ہین۔

نوٹ۔ اِسمین بھی غور کرو تو مومن اور کافر کے ایمان اور بے ایمانی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ باایمان کی ہدایت ہوتی ہے۔ اور بے ایمان کی نہین۔ پھر صاف فرماتا ہے کہ ہدایت صرف اونھین کی نہین ہوتی کہ جو فاسق ہین۔ اِسلئے کہ اونھون نے ایمان بلکہ رجحان بہ ایمان تک کو ترک کردیا۔ اور ابتدائی اقرارِ اطاعت سے منحرف ہو گئے۔ یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ عمل صالح سے نہین۔ یہہ سب ہوکر جب کوئی اللہ کی طرف رجوع ہی نہین کرتا ہے۔ تو ہدایت کِسکو کیجائے۔ ج

۳	البقرہ	۱۲	وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ	حالانکہ بغیر حکم خداوہ اوس سے کسی کو نقصان نہین پہونچا سکتے تھے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ قصۂ ہاروت و ماروت سے متعلق ہے۔ اوس زمانہ مین جادو وغیرہ ڈھکوسلے زیادہ جاری ہو گئے تھے۔ اون دو نو فرشتون کو خدا نے زمین پر بھیجا۔ اوس وقت کے نبی نے انکو کہا کہ لوگون کو جادو دفع کرنے کا طریقہ سکھادین۔ مگر جادو خود کرنے سے منع کرین۔ لوگون کو ان فرشتون نے جتلا دیا۔ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ یعنے سمجھو کہ ہم آزمائش ہین اور تم نافرمانی نہ کرو۔ اِس جتلانے کے بعد بھی جب لوگون نے جادو کو دفع کرنا سیکھا تو لامحالہ جادو کا طریقہ معلوم ہو گیا۔ پس وہ خود جادو سے فساد کرنے لگے۔ تو خدا تعالیٰ اِس آیتہ کے ذریعہ معلوم کراتا ہے۔ کہ تم کچھ ہی کرلو مگر بلا

حکم خدا کے تم کسی کا کچھ نہین بگاڑ سکتے۔ جادو کی وجہ سے اثر خارجی اسباب غیر معلوم سے پیدا ہوتا۔ جسکی نسبت عوام سمجھتے کہ خدا نے یا بتون نے ایسا کیا۔ اسکو زائل کرنا خدا کے لئے لازم تھا۔ اسلئے ایسا فرمایا۔ ہماری بحث سے اسکا تعلق نہین ہے۔

۴	البقرۃ	۱۷	قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○	کھدو کہ مشرق اور مغرب خدا کے مین وہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت فرمادے۔

نوٹ۔ بیت المقدس سے پلٹ کر جبکہ کعبہ کو قبلہ کرنیکا حکم ہوا۔ اوسوقت یہودیون نے اعتراض کیا تھا۔ سو یہہ اوسکا جواب ہے۔ امور ایمان مین بہترین طریقہ خدا انسان کو دکھاتا ہے اوسپر عمل کرنا اسکا کام ہے۔ ورنہ وہ بے ایمان ہوا۔ یہہ آیتہ بھی امر ایمانی سے متعلق ہے۔ نکہ فعل صالح دنیوی سے۔

۵	البقرۃ	۳۳	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○	اور اگر خدا اکو منظور ہوتا۔ تو وہ لوگ بعد اسکے کہ اونکے پاس کھلی دلیلین آچکی تھین اون پیغمبرون کے بعد نہ لڑتے۔ لیکن انھون نے اختلاف کیا۔ پھر اوسمین کوئی تو ایمان لایا۔ اور کوئی انمین سے کافر ہوگیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ بھی انسان کے ایمان سے متعلق ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے ارادہ اور مشیت سے انسان کو پیدا کیا۔ ایمان اوسکو سکھایا۔ اسکا اقرار اوس سے لیا۔ بدعہد کی رہنمائی کیسی؟

۶	آل عمران	۳	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ؁	کہدو کہ اے اللہ۔ اے سلطنت کے مالک۔ تو جسکو چاہتا ہی سلطنت عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہی سلطنت چھین لیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی تو ذلت دیتا ہے تمام خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ ہی۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ بتاتی ہے کہ دُنیوی نعمات کی تقسیم خدا کی قدرت مین ہے۔ اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

۷	آلِ عمران	۱۵	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ	اور کوئی متنفس بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہوا ہے۔ نہین مر سکتا۔

نوٹ۔ موت و حیات کا ذکر ہے۔ عمل انسانی سے متعلق نہین ہے۔

۸	آل عمران	۱۶	قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ	تم کہدو کہ یہہ معاملہ پورا خدا کے ہاتھ ہے۔ وہ اپنے دلو نمین کچھ چھپا رہے ہین۔ جو تم پر ظاہر نہین کرتے کہتے ہین کہ اس معاملہ مین اگر ہمارا کچھ اختیار ہوتا تو ہم اس جگہہ قتل نہ کئے جاتے۔ تم کہدو کہ

			فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝	اگر تم اپنے گھرون مین بھی ہوتے تو بھی جنکے لئے قتل لکھا جا چکا تھا۔ وہ اپنے مقتل مین ضرور نکل آتے۔ اور یہہ اسلئے کہ خدا تمہارے دلونکی باتونکو آزمالے۔ اور جو کچھ تمہارے دلو نمین ہے۔ اوسکو جانچ لے۔ اور اللہ دلونکی حالت سے آگاہ ہے۔

نوٹ۔ جنگِ اُحد ایک بڑے معرکہ کی جنگ تھی۔ مُسلمانون کا ایمان ڈانواڈول ہوگیا تھا۔ کہتے تھے کہ اگر ہمارا چلتا تو ہم نہ اِس جنگ مین شریک رہتے نہ قتل ہوتے۔ اور سوائے معدودے چند کے سب بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ اوسوقت یہہ آیتہ نازل ہوی۔ کہ تم اپنے گھرون مین ہوتے بھی تو کیا ہوتا۔ اَجَل آتی تو آنا ہی پڑتا۔ موت اور جس قسم کی موت ہو۔ اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ فرشتون سے خدا نے مدد فرمائی۔ اور رسول کو فتح نصیب ہوی۔ یہہ بھی عمل ارادیِ انسان سے متعلق نہین ہے۔

۹	النساء	۱۱	وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ	اگر انکو بھلائی کچھ پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہین کہ یہہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر انکو کچھ برائی پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہین کہ تمہاری طرف سے ہے (یعنے تمہاری وجہ سے ہے۔) تم کہدو۔ کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اِن لوگون کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اِتنی سی بات بھی نہین سمجھتے۔؟

			یَفْقَهُونَ حَدِيثًا ٥	

نوٹ۔ خارجی مصائب ونعمات سے متعلق ہے۔ ارادہ وعمل انسان سے متعلق نہین ہے۔

١٠	الانعام	١	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ٥	وہ وہی ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اوسنے ایک مُدّت مقرر کی۔ اور مقرر کی ہوی مُدّت اوسی کے علم مین ہے۔ پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

نوٹ۔ اِسمین ذکر ہے اِنسان کے خلق کئے جانیکا۔ اور اوسکی موت حیات کا وقت مقرر ہونیکا۔ جسمین اِنسانی کچھ دخل نہین ہوسکتا۔

١١	الانعام	٢	وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥	اللہ تم کو کوئی تکلیف پہونچاوے۔ تو اوسکے سوا کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہین ہے۔ اور اگر وہ تمکو کوئی خیر وخوبی پہونچاوے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

نوٹ۔ اِس سے عمل انسان کو کوئی تعلق نہین ہے۔

١٢	الانعام	٣	وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ	اور انہین سے بعض ایسے بھی ہین جو تمہاری طرف (بظاہر) کان لگائے رہتے ہین حالانکہ ہم نے اونکے دلون پر پردے ڈالدیے ہین کہ وہ اوسے نہ سمجھین۔ اور اونکے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے۔ اور اگرچہ وہ تمام [illegible]

		لَا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ	معجزہ دیکھ لینگے۔تب بھی اوسپر ایمان نہ لائینگے۔

نوٹ۔ چونکہ وہ لوگ دل سے بے ایمان ہین۔ بظاہر ڈھونگ سے رسول کا کلام سُنتے ہین۔ چونکہ ایسون کے سامنے کتنے ہی معجزے ہون۔مگر یہہ تو ایمان لائے ہین نہ لائینگے۔ اِسلئے اِنکی عقلون اور سماعتون پر پردہ ڈالدیا گیا۔کیونکہ اِنکے لئے عذاب ہی مناسب ہے۔ پہلے رجوع بحق ہوکر مُستحق ہدایت بنو تو ہدایت ملیگی۔

۱۳	الانعام	۴	وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝	اور اگر اِن کا رُوگردان ہونا تم کو گران گزرتا ہی۔تو اگر تم سے ہوسکتا ہے تو زمین مین کوئی سوراخ تلاش کرو۔یا آسمان پر کوئی سیڑہی (لگاکر چڑھ جاؤ) کہ اُنکو کوئی نشانی لادو۔ اور اللہ چاہتا تو اُنکو ہدایت پر (جبراً) آمادہ کرتا۔ پس تم جاہلون مین سے ہرگز نہ ہونا۔

نوٹ۔ اِسکی شان نزول یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بیحد خواہش تھی کہ حضرت ابن نوفل بن عبد مناف مسلمان ہوجائے۔مگر وہ شقی تھا۔ ایمان نہ لایا۔ آنحضرتؐ پر یہہ حال گران گزرا۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ فکر کا موقع نہین ہے۔ حضرت مذکور شقی ہے۔ دوزخ اوسکا مقام ہے۔ یون اگر اللہ چاہتا تو سب کو مسلمان کیا معنے پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنا دیتا۔ مگر اللہ کو تو آزمانا ہے اِنسان کو۔ پس یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے نہ کہ عمل صالح دنیوی سے۔

۱۴	الانعام	۷	وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰى اَجَلٌ مُسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور وہ خدا ہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرلیتا ہے - اور دن مین جو کام تم کرچکے ہو اوسے بھی وہ جانتا ہے - پھر تم کو اوسی مین اوٹھاتا ہے - کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہوجاے - پھر تمہاری بازگشت اوسکے حضور مین ہوگی - پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے اوس سے تمکو آگاہ کریگا -

نوٹ - ظاہر ہے کہ یہ آیتہ یہ بتاتی ہے کہ روز آخرت مین انسان کو اوسکے اعمال معلوم کراکے اوس سے محاسبہ کیا جائیگا - جو ہمارے مفید مطلب ہے - اور یہ بھی معلوم کراتا ہے - کہ روز کا سونا بھی گویا موت ہے - صبح کی بیداری گویا نئی زیست ہے - اسی طرح اصلی موت کے خواب طویل کے بعد روز محشر سب اوٹھ کھڑے ہونگے -

۱۵	الانعام	۱۵	فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ	جسکی نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اوسے ہدایت کرے - تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے - اور جسکی نسبت یہ چاہتا ہے کہ اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلے - تو اوسکے سینہ کو تنگ ٹھوس کردیتا ہے - گویا کہ وہ آسمان کو چڑہا چاہتا ہے - اسیطرح اون لوگون پر جو ایمان نہین رکھتے

			لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥	ہین کفروشرک کی گندگی طاری کردیتا ہے

نوٹ۔ اسمین اخیر حصّہ قابلِ غور ہے۔ یعنے جو لوگ ایمان نہین رکھتے اونکو یہہ صورت نصیب ہوتی ہے۔ اور جنکا رُجحان ایمان کی طرف ہے۔ تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیا جاتا ہے۔ یہہ ہمارے مُفید ہے۔

۱۶	الانعام	۱۸	سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا	عنقریب مُشرک یہہ کہینگے کہ اگر اللہ چاہتا
			لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا	تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا
			وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا	اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ اِن سے
			مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ	پہلے لوگ بھی اِسیطرح جُھٹلایا کرتے تھے۔
			كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	یہانتک کہ اونھون نے ہمارے عذاب
			حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ	کا مزہ چکھا۔ تم اون سے کہدو کہ تمہارے
			قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ	پاس کوئی عِلم ہے تو تم ہمین نکال کر دکھاؤ
			فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ	تم تو صِرف گمان کی پیروی کرتے ہو۔
			تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ	اور فقط اٹکل پچّو باتین بناتے ہو۔
			وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ	تم کہدو کہ سب سے پہنچی ہوئی حجّت
			قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ	خدا کی ہے۔ پس اگر وہ چاہتا تو
			فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ	تم سب کو خود بھی ہدایت
			اَجْمَعِيْنَ ٥	کر دیتا۔

نوٹ۔ تیر بہدف جواب ہے مُعترض کا۔ یعنے یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم گناہ ہی نہ کرتے۔ یا یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تھا تو جو کچھ ہم کرتے وہ گناہ نہ ہوتا۔ ہوش سنبھالو۔ اِختیارِ عمل

تو خود رکھتے ہو۔ پھر کیسی حماقت کی باتین کرتے ہو۔ کیا سبکو خدا فرشتہ اور پیغمبر بنا دیتا؟ پھر تلقین کسکی ہوتی؟

۱۷	الاعراف	۴	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا	اور اسے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ کے ذمہ جھوٹ بھتان باندہے۔ یا اوسکی آیتون کو جھٹلائے۔ یہی وہ ہین جنکا لکھا ہوا حصہ اونکو پہونچیگا۔ یہانتک کہ جس وقت ہمارے بھیجے ہوے (یعنے فرشتے ملک الموت اور منکر و نکیر) انکا فیصلہ کرینگے۔ اون سے کہینگے کہ اللہ کے سوائے تم جنکو پکارا کرتے تھے۔ وہ اب کہان ہین؟ تو وہ کہینگے کہ وہ تو ہم سے غائب ہو گئے۔ اور اپنی ذات کی نسبت شہادت دینگے۔ کہ ہم بیشک کافر تھے (خدائیتعالی) فرمائیگا۔ کہ تم بھی اونہی اُمتون مین داخل ہو جاؤ جو جنّون اور آدمیون مین تم سے پہلے آتش جہنم مین جاچکین جس وقت کوئی گروہ داخل ہوگا۔ وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کریگا۔ یہانتک کہ جب سب اوسمین جمع ہو جائینگے۔ تو پچھلے

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝	پہلونکی نسبت سے عرض کرینگے۔ کہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم کو تو انہون نے گمراہ کیا۔ پس انکو آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ (خدا تعالیٰ) فرمائیگا کہ ہر ایک کے لئے دوگنا ہے۔ ولیکن تم تو سمجھتے ہی نہین

نوٹ۔ بے ایمانون کے متعلق لوح محفوظ مین جیسا کچھ لکھا ہوگا۔ ویسا عذاب ہوگا۔ یہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ دُنیوی اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
١٨	الاعراف	٢٢	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	جسے خدا ہدایت دے۔ پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس سے وہ توفیق ہدایت سلب کرلے۔ پس نقصان اوٹھانے والے وہی ہین۔ اور ہم نے جنون اور آدمیون مین سے بہت سون کو جہنم ہی کے لئے بنایا ہے۔ انکے دل موجود ہین لیکن سمجھتے نہین۔ اور انکی آنکھین ہین جن سے دیکھتے نہین۔ اور اُن کے کان ہین جن سے سُنتے نہین۔ وہ تو چوپایون کے مانند بلکہ اون سے بھی بدتر ہین۔ وہی لوگ تو غافل ہین۔

نوٹ - دل و دماغ آنکھین اور کان ہوتے ہوئے - خدا کا ابتدائی حکم اور رسولون کی بار بار کی ہدایات کو جو نہ سمجھین نہ دیکھین نہ سنین - تو پھر اب ایسون کے لئیے سبیل اصلاح کچھ نہین ہو سکتی - یہہ تو دوزخ ہی کے عذاب کے سزاوار ہین - اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے -

۱۹	الاعراف	۲۳	مَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝	جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کر لے - پس اوسکا کوئی رہبر نہین - اور وہ اونکو اونکی سرکشی مین چھوڑ دیتا ہے - کہ سرگردان رہین

نوٹ - اِسکے لئیے کسی صراحت کی بھی ضرورت نہین ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ سرکشی کی وجہ سے وہ بلا ہدایت چھوڑ دیئیے گئیے - یہہ ہمارے دعوے کی تائید ہے -

۲۰	الانفال	۲	فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝	پس تم نے اونکو قتل نہین کیا تھا - بلکہ اللہ نے اونکو قتل کیا تھا - اور جسوقت تم نے اونکی طرف (مٹی) پھینکی تھی - وہ تم نے نہین پھینکی تھی - بلکہ اللہ نے پھینکی تھی - اور یہہ اسلئیے کہ اللہ اوسکے ذریعہ سے مومنین کی اچھی طرح آزمایش کرے - بیشک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے

نوٹ - جنگِ بدر کے موقع پر یہہ آیتہ نازل ہوی - لوگ شیخیان کرنے لگے تھے اپنی اپنی بہادری پر - تو فرماتا ہے کہ جو کچھ نتیجہ فتح کا ہوا وہ اللہ کی طرف سے ہوا - ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے -

۲۱	الانفال	۳	وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا	اور اگر اللہ کو علم ہوتا کہ ان لوگون مین کچھ بھی

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝	خیر وخوبی ہے۔ تو اونکو (ہدایت) سناتا۔ اور اگر سناتا تو ضرور رُوگرداں ہوکر اولٹی بھاگتے۔ اے ایمان لانیوالو جسوقت تمکو رسول ایسی کام کی طرف بلائیں جسمین تمہاری زندگی ہی تو اللہ کا اور اوسکے رسول کا حکم مان لو۔ اور یہہ جان لو کہ ضرور اللہ آدمی کے اور اوس کے دل کے مابین (حق وباطل کی تفہیم کے لئے) حائل ہو جاتا ہی اور یہہ بھی جان لو کہ تم سب اوسکے حضور مین جمع کئے جاؤ گے۔

نوٹ۔ نوٹ ہائے ماسبق کی تصریح خدائے تعالیٰ خود اسمین فرماتا ہے کہ اللہ اگر بے ایمانوں کی ہدایت کرے بھی تو وہ روگردانی ضرور کرنے والے ہین۔ برایںہمہ دل مین توبھر حائل حق وباطل کا فرق سمجھا ہی دیتا ہے۔ اِس سے کانشنس یعنے ضمیر کی طرف اشارہ ہے۔ خدا فرماتا ہے نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝ (ترجمہ) ہم تم سے بہ نسبت شہ رگ کے بھی زیادہ قریب ہین۔ یعنے ہر لمحہ ہماری تنبیہہ سے خالی نہین ہے۔ ہر کام مین یہی ہوا کرتا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲	الانفال	۵	إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ	(اوسوقت کو یاد کرو) جبکہ تم نزدیک کی گھاٹی مین تھے اور وہ (ابوجہل والی جماعت) آخری سرے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا۔ اور اگر تم ایک دوسرے سے جھگڑا کر لیتے تو وقت معین

			فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ	سے تم ضرور اختلاف کرتے۔ لیکن (تم کو یکایک ایک دوسرے کے مقابل کرادیا) تاکہ جو ہونیوالا تھا اوسکو اللہ پورا کردے۔

نوٹ۔ جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ یہ جنگ بلا منصوبہ ماتقدّم واقع ہوگئی۔ ابوجہل مع لشکر کفارِ مکہ اور لشکرِ مسلمانان کی اتفاقی طور پر یکایک مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ اللہ فرماتا ہے کہ خدا کا منشا یہ تھا کہ جو ہونا ہے ہوکر رہے۔ تو ایسے اسباب جمع کردیے۔ اپنی قدرتِ کاملہ سے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے امرِ ارادیِ انسانی سے ہم کو بحث ہے۔

۲۳	الانفال	۸	وَاِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○	اور اگر وہ تمھین دھوکا دینا چاہینگے۔ اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمہاری تائیدکی تھی۔ اور اِنکے دلونمین الفت پیدا کردی تھی۔ اگر زمین مین جو کچھ ہے تم سب ہی خرچ کردیتے تو اونکے دلونمین الفت نہ پیدا کرسکتے۔ لیکن اللہ نے اونکے دلونمین الفت پیدا کردی۔ بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ اِسمین اسکا اشارہ ہے کہ خدا نے اپنے منشاء اور اپنی قدرتِ کاملہ سے دو انصاری قبیلہ اوس اور خزرج مین۔ جنمین زمانۂ قدیم سے عداوت چلی آتی تھی۔

باہم اُلفت پیدا کردی۔ یہ ہماری بحث سے متعلق نہین ہے۔

۲۴	التوبة	۱۲	رَضُوا بِاَنْ یَّكُوْنُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝	(مالدار لوگ) اِسپر راضی ہوگئے ہین کہ عورتون کے ساتھ رہین۔ اور اللہ نے اونکے دلون پر مُہر لگادی ہے۔ پس وہ کچھ نہین جانتے۔

نوٹ۔ غزوۂ تبوک کی طرف اشارہ ہے۔ اوس جنگ کے اِہتمام مین سچے مومن باوصفیکہ اونکو سواری ولباس وغیرہ کی اِستطاعت نہین تھی۔ رو رو کر شریک جنگ ہونا چاہتے تھے۔ حالانکہ ایسون کو شرکتِ جنگ سے خدا نے معذور رکھا ہے۔ مگر مالدار منافق لوگ اپنے گھرون مین اپنی عورتون کے ساتھ مزے کرتے رہنا چاہتے تھے۔ پس ایسے بدنژاد لوگون کے کفر بھرے دلون سے خدا نے اپنی توفیق ہدایت اوٹھالی۔ ہدایت پر عمل کرنیکی توفیق اوسیکو ہوگی جو دل سے اوسکو چاہے بھی۔ جب اِرادہ ہی بُرا ہو۔ تو توفیق ہدایت کا موقع کیا رہا؟۔

۲۵	یُونُس	۱	اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ	بیشک تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جسنے آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین بنایا۔ پھر (اوسکا حکم) عرش پر غالب آیا۔ (اور وہی) معاملات کا بندوبست کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہ تو صاف مشیّتِ ایزدی ہے۔ اِس مین انسانی عمل کا دخل ہی نہین ہو سکتا۔

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
۲۶	یونس	۵	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	اور انہین سے بعض ایسے ہین۔ جو تمہاری باتین (بظاہر) خوب غور سے سُنتے ہین۔ کیا تم بہرون کو سنا سکتے ہو۔ جس حال مین کہ وہ عقل ہی نہین رکھتے۔ اور انہین سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے۔ جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ کیا تم اندھون کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال مین کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ بھی نہین رکھتے۔ بالتحقیق اللہ آدمیون پر ذرا بھی ظلم نہین کرتا۔ بلکہ آدمی خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین۔

نوٹ۔ نصیحت پذیری کے لئے کوئی آنکھ کان ہی نہین رکھتا۔ اور اسکی طرف توجہ اور ارادہ ہی نہین کرتا۔ تو وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ پس چھوڑ دو اوسکو اوسکی شامت پر۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ ہدایتِ الٰہی سے ماتقدّم اوس کے لئے اِستحقاق پیدا کرنا ہے۔ یعنے اپنے اعمال اور رجوعِ قلبی سے۔ اِستحقاق نہ ہو تو حق کیونکر لیتے۔ (مقابلہ کرو ع ۱۲ ماسبق)۔

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
۲۷	یونس	۵	قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَاۗءَ	تم یہ کہدو کہ بجز اوسقدر کے کہ خدا کو منظور ہے۔ مین تو اپنی ذات کے لئے نہ ضرر کا مالک ہون نہ نفع کا۔ ہر اُمت کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جب اونکا مقررہ وقت

			اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝	آجاتا ہے۔ تو نہ وہ ایک ساعت تاخیر کر سکتے نہ پیش قدمی۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ نفع و ضرر انسان پر واقع ہونیوالی حالتین ہین۔ اپنی قوت ارادی سے انسان انکا باعث نہین ہوسکتا۔ موت حیات اور ہر امر شدنی کا ایک وقت خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ اوسی اعتبار سے ہر امر واقع ہوگا۔ یھ آیتہ بھی ہمارے مطلب سے متعلق نہین ہے۔

۲۸	یونس	۱۰	اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ	بیشک وہ لوگ جن پر تمہارے رب کا کلمہ کفر کی موت اور عذاب دوزخ کا ثابت ہوگیا ایمان نہ لائینگے۔ جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لین۔ گو اونکے پاس ہر نشانی آجائے۔ پس کوئی بستی ایسی نہین ہوئی کہ وہ عذاب کو دیکھ کر ایمان لائی ہو تو اوسکو اوس کے ایمان نے نفع دیا ہو۔ سوائے قوم یونسؑ کے۔ کہ وہ جس وقت ایمان لائے ہم نے زندگانی دنیا مین رسوائی کا عذاب اون سے ہٹا دیا اور پھر ایک مدت تک اونکو آباد رکھا۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا تم لوگون کو اس بات پر مجبور کر دوگے

تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝	کہ وہ مومن ہوجائین ؟ - حالانکہ کوئی متنفس بغیر اِذنِ خدا کے ایمان نہین لاتا - اور وہ (کفر و شرک کی) گندیگی کو اونھین لوگون پر مسلّط کردیتا ہے جن مین عقل نہین -

---

نوٹ - یہ آیتہ دلچسپ بھی ہے - دلفریب بھی ہے - دل افروز بھی ہے - دلنواز بھی ہے - اور ہمارا مطلب بھی حل کرتی ہے - شانِ نزول یہ ہے کہ مسلمانون نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ جیسے جیسے فتح ہوتی جاے جبراً مفتوحون کو مسلمان کیون نہین کرلیا جاتا ہے - حضرت نے فرمایا - ایسی بدعت مین نہین کرنا چاہتا - اور اوسی وقت یہ آیتہ نازل ہوی - جس کا ترجمہ ہے کہ " اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے " گویا سب کو پیغمبر بنا دیتا - سب کو فرشتہ بنا دیتا - ایسی کیفیت تو عالمِ ملکوت مین تھی ہی - کہ گناہ کرنا تو وہ جانتے ہی نہین - فرشتون کی خلقت مین خدا نے عقل کو بغیر شہوت یعنے خواہشاتِ نفسانی کے ترکیب دیا ہے - اور اولادِ آدم کی طینت مین دونو چیزون کو رکھا ہے - اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ اِسی دو ضربی حیثیت مین امتحان لے - کیا خوب فرمادیا سعدی علیہ الرحمہ نے " آدمی زادہ طرفہ معجون است کز فرشتہ سرشت وز حیوان + گر کند میل این (یعنے حیوان) شود کم ازین + ور کند قصد آن (یعنے فرشتہ) شود بہ آزان " (دیکھو ص ۱۸ ماسبق) اللہ تعالیٰ کا منشاء صاف ہے - اگر کوئی ایمان جو عقلِ سلیم غور کرے - یعنے انسان کو مضطر اور مجبور کر کے ایمان

دلایا جاتا تو ثواب اور تحسین کا وہ انسان کیونکر مستحق ہوسکتا ہ۔ اِس سبب سے اللہ کی مشیئت اوسکی خواہش یہہ ہے کہ انسان ایمان لاے تو اپنے اِختیار سے لاے ورنہ کافر بنے۔ اور مرضیٔ اللہ کی یہہ ہے یعنے اِس بات سے اللہ راضی اور خوش ہوتا ہے کہ اِنسان اِس اِمتحان مین کامیاب نکلے۔ اور اپنے اِختیار ہی سے ایمان لاے۔ اور عملِ صالح بھی کرے۔ اِسیوجہ سے فرماتا ہے کہ "پھر کیا تم لوگون کو اِس بات پر مجبور کروگے کہ وہ مومن ہوجائین د" پھر فرماتا ہے۔ "حالانکہ کوئی مُتنفّس بغیر اِذنِ خدا کے ایمان نہین لاتا" ضعیف الاعتقاد یہہ سمجھین گے کہ ایمان کو خدا نے روکدیا۔ مگر حقیقت یہہ ہے کہ خلقتِ آدم کے ساتھ ہی ساتھ حکمِ ایمان ہوچکا ہے۔ پھر نبی رسول بھیج بھیجکر حکم یاد دلایا۔ اور کانشنس کے ذریعہ بھی مُتنبّہ کیا۔ (دیکھو ۲۱ ماسبق)۔ پھر فرماتا ہے۔ "اور وہ کفر و شرک کی گندیدگی کو اونھین لوگون پر مُسلّط کردیتا ہے جنھین عقل نہین" یعنے صرف اونھین پر جو حق و باطل مین تمیز نہین کرنا چاہتے۔ مضمون کا انوکھاپن اِن آیات کو دلچسپ بنادیتا ہے۔ اِسکی سادگی استدلال سے دل پھڑک اوٹھتا ہے۔ یہہ دلفریبی ہے اسکی۔ کیفیت مجموعی یہہ ہے کہ غور پر غور کرنے کے لیے جی چاہتا ہے۔ اِس طرح دل افروز ہے۔ اور جب غور کرلیا تو بتوفیقِ ربّانی دل اوسکے معانی سے مالامال ہوجاتا ہے۔ اِسطرح یہہ آیتین دلنواز بھی ہین۔

۲۹	هود	۱	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ	اور زمین پر کوئی چلنے والا نہین مگر یہہ کہ اوسکا رزق خدا کے ذمہ ہے۔ اور وہی خدا اوسکے رہنے کی جگہہ کو اور پیدا ہونے سے قبل اوسکی سپردگی کے مقام کو جانتا ہے۔

			كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝	کھلی کتاب مین ہربات موجود ہے۔

نوٹ۔ سب کا رزق اللہ بیشک دیتا ہے۔ مخلوق کہان رہے۔ اور ولادت سے قبل کہان رہے۔ یعنے باپ کے صلب مین۔ پھر مان کے رحم مین یا انڈے مین۔ اس مقام کو بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے۔ اور یہہ سب باتین لوح محفوظ مین پہلے سے لکھی موجود ہین۔ ہمارے مطلب سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے۔

۳۰	ھود	۳	وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِىْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور میری نصیحت تم کو نفع نہ دیگی۔ گو مین چاہتا تھا کہ تم کو نصیحت کرون۔ جبکہ خدا کو منظور ہی کہ تمہارے کفر پر اصرار کرنیکے سبب تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دے۔ وہ تمہارا پروردگار ہی۔ اور اُسیکے حضور مین تمہاری بازگشت ہوگی

نوٹ۔ حضرت نوحؑ نے اپنی اُمت سے اسطرح فرمایا تھا۔ بعد دعوت اسلام کے۔ کہ کفر پر تم کو اصرار ہے۔ پس خدا تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اپنے مطلب سے متعلق نہین ہے۔ بلکہ تمرّد اور کفر قوم باطل اس سے ثابت ہوتا ہے۔

۳۱	ھود	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ	اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو کل آدمیو کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ پھر (تو برابر) وہ اختلاف کرتے رہین گے۔ سوا اُنکے جن پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے۔ اور اسی رحمت کے کے لئے اونکو پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہوگا۔ کہ مین جہنم

		جهنم من الجنة والناس اجمعين ۝	کو کل نافرمان جنّون اور آدمیون سے پاٹ دونگا۔

نوٹ۔ جب منشاء ہی خدا کا اِمتحانِ انسان رہا ہے۔ توکل کو ایک ہی ہدایت سے مجبور کیون نہیون کرتا تو۔ پس نیک و بدمین فرق ہی کیا رہتا ؟۔ آزاد رکھا گیا ہے اِنسان ۔شیطان اوس کو اِغوا دیتا ہے۔ اِیمانی اِختلافات پیدا کئے جاتے ہین ۔جو نیکی کی طرف رجحان رکھتے ہین۔ اون پر اللہ کا رحم ہے۔ اور رحم ہی کے منشاء سے انسان پیدا کیا گیا۔ بشرطیکہ انسان خدا کی مرضی پوری کرے۔ ورنہ دوزخ کے کُندے بنو۔ (دیکھو اِتاہ۔ میثاق و اِبتلا)

۳۲	یوسف	۹	فبدا باوعيتهم قبل وعاء اخيه ثم استخرجها من وعاء اخيه ۗ كذلك كدنا ليوسف ۗ ما كان لياخذ اخاه في دين الملك الا ان يشاء الله ۗ نرفع درجت من نشاء ۗ وفوق كل ذي علم عليم ۝	بس ڈھلانشی لینے والے نے یوسفؑ کے بھائی کی خورجین سے پہلے اور دنکی خورجینون سے شروع کیا۔ پھر اوس برتن کو یوسفؑ کے بھائی کے خورجین سے نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لئے تدبیر کر دی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائی کو نہین لے سکتے تھے۔ سوائے اوس صورت کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسکو چاہتے ہین درجہ بدرجہ بلند کر دیا کرتے ہین۔ اور ہر علم والے سے بڑھکر علم والا موجود ہے۔

نوٹ۔ یہ بھی قصہ سلب آئینہ ہے۔ یوسفؑ کے حقیقی بھائی کا نام بنیامین تھا۔ اپنے علاتی بھائیون کے ساتھ یہ مصر آگئے تھے۔ گو اون لوگون نے یوسفؑ کو نہین پہچانا۔ مگر یوسفؑ نے اپنے بھائی کو پہچان لیا۔ اور اِنکی خواہش تھی کہ بھائی کو اپنے پاس رکھ لین

دیگر بھائیون کو اپنی حالت معلوم کرانی بھی منظور نہین تھی۔ خدا نے یہہ حکمت سُوجھائی کہ یوسفؑ نے اپنا پیالہ چپکے سے بھائی کی خورجین مین رکھا دیا۔ اور پھر سبھون کی تلاشی بھی لوائی۔ مصر کا قانون تھا کہ مار پیٹ کر کے سارق سے مال اور عوض لے لیا جاتا۔ مگر یعقوبؑ کی شریعت یہہ تھی کہ جس کے پاس سے مالِ مسروقہ برآمد ہو۔ وہ غلام بنا لیا جاتا۔ اِس حکمت سے یوسفؑ کو آپکے بھائی مل گئے۔ تدبیر سُوجھانے کا کام اللہ ہی کا ہے۔ اِلہام اور وحی بھی اِسی مین داخل ہو سکتی ہین۔ مگر ہمارا مطلب اِس سے نہین نکلتا ہے۔

۴۳	رعد	۲	وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝	اوس کے پاس ہر چیز اندازہ سے ہے۔

نوٹ۔ جملہ مخلوقاتِ عالم کی خدا نے مقدار مقرر فرما دی ہے۔ جس سے کوئی چیز نہ بڑھ سکتی نہ گھٹ سکتی۔ ہماری بحث سے غیر متعلق ہے۔

۴۴	رعد	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	اللہ جسکے لئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کر دیتا ہے۔ اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا کر دیتا ہے۔ اور لوگ دنیا کی زندگانی سے خوش ہو گئے۔ حالانکہ آخرت کے مقابلہ مین وہ تھوڑا فائدہ ہے۔

نوٹ۔ خدا کی رزّاقیت کا مضمون ہے۔ ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے۔

۴۵	رعد	۴	وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ پہاڑ اوسکے ذریعہ سے چلائے جاتے۔ یا زمین اوس کے

			الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ	ذریعہ سے ٹکڑے کر دیجاتی - یا مُردوں سے اوسکے ذریعہ سے باتیں کیجاتیں - (تو بھی) سب بے ایمان ایمان نہ لاتے - لیکن ہر قسم کا اختیار خدا ہی کو ہے - کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں یہہ امید نہیں چھوڑتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیونکو ہدایت کر دیتا ؟

نوٹ - اسمین معجزات قرآنی کا ذکر ہے - اور قادریت مطلقہ کا - کہ اگر خدا چاہتا تو سب کو معصوم بنا دیتا - مگر یہہ کہ اوسکا منشاء آزمایش بنی آدم ہے - اس سے ہمارا مطلب اسطرح نکلتا ہے - کہ کامیابی امتحان کے لئے ایمان لاؤ - اور عمل صالح کرو -

٣٦	رعد	٦	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	اور بیشک ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے - اور اُنکے لئے ازواج بھی مقرر کی تھیں - اور اولاد بھی - اور کسی رسول کا یہہ کام نہ تھا کہ بغیر حکم خدا کوئی علامت ظاہر کرے - ہر وقت مقرر کے لئے ایک تحریری حکم ہے - اللہ جسے چاہتا ہی محو کر دیتا ہی - اور جو چاہتا ہی قائم فرما دیتا ہی - اور صدر رجسٹر اوسی کے پاس ہے - اور جن جن چیزوں کا ہم اونسے وعدہ کرتے ہیں - خواہ اونمین سے بعض تمکو دکھلائین - یا تم کو پہلے ہی اوٹھا لیں - پس تمہارے ذمہ تو صرف

			فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝	پھونچا دینا ہے۔ اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔

نوٹ۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیغمبر بلا اجازت اللہ کے کوئی معجزہ نہین کرسکتے۔ اور ایسی سب باتین خدا کے پاس لکھی ہوی ہین۔ رسول کا کام حکم خدا کو انسان تک پھونچا دینا ہے۔ لوگ اوسپر عمل نکرین تو اوسکا حساب لینا یعنے عذاب کرنا اللہ کے اختیار مین ہے۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۲۷	ابراھیم	۴	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۚ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۝	جو ایمان لائے ہین اونکو تو اللہ زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پکی بات پر قائم رکھیگا۔ اور گمراہون سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلے گا۔ اور اللہ جو چاہیگا کرے گا۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ نیک ارادہ مین خدا برکت دیگا۔ اور بدکردارون کے لئے باقی ہی کیا رہ گیا۔ اونکے لئے تو نیکی کی توفیق ہی بیکار گئی۔ پھر توفیق نہین دیگا۔

۲۸	الحجر	۱	وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	ہم نے کوئی ایسی بستی نہین ہلاک کی کہ جسکے لئے پہلے سے لوح محفوظ مین قرار نہین دیا گیا تھا۔ کوئی گروہ اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ جائیگا نہ پیچھے رہجائیگا۔

نوٹ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر کے لئے وقت مقرر ہے۔ مگر ہمارا مطلب دوسرا ہے۔

۲۹	النحل	۱	وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ	اللہ کے ذمہ ٹھیک رستہ بتا دینا ہے

		وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۭ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	اُسی مین سے ٹیڑا (بھی) جاتا ہے۔ اگر اوسکو منظور ہوتا توسب کو ایک راستہ پر چلا دیتا۔

نوٹ۔ معنے یہ ہین کہ بتا دیا گیا کہ یہ راستہ سیدھا جنّت کو پھونچاتا ہے۔ اثنائے راہ مین شاخین بھی نکلتی ہین۔ جس سے گمراہ ہو کر بھٹک جانا ہوگا۔ انسان اپنی عقل سے سمجھے کہ ہدایت تو یہ ہے کہ سیدھے چلے جائین تو جنّت مین پھونچین گے۔ اسلیے ترغیب دہ راستون سے گمراہ نہ ہونا چاہیئے۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ بھٹک نکلنا انسانی فعل ہے۔ حکم ہدایت حق نہین ہے۔

۴	النحل	۱۰	وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝	اور اللہ نے روزی مین تم مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ پس جنکو فضیلت دیگئی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلام کو دینے والے نہین ہین۔ مرزوق ہونیین تو وہ سب برابر ہین۔ پھر کیا وہ اللہ کی نعمتون سے انکار کرتے ہین۔؟

نوٹ۔ اِسکے کئی معنے ہوے ہین۔ مین اِسکو اختیار کرتا ہونکہ تم کو اللہ نے رزق دیا ہے۔ تمہارے باندی غلام کو ویسا آزاد ذریعہ کسب رزق کا بظاہر نہین دیا ہے۔ مگر وہ اپنی خدمات کے معاوضہ مین تم سے رزق پا لیتے ہین۔ رزق کا دینا توسب کے لئے اللہ کے ہان یکسان ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ تم نے اون کو رزق دیا۔ ورنہ نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم کو ضرورت سے زیادہ رزق مِلگیا۔ تو تم نے اوسکے ایک حصّہ کو گویا رَدّ کر دیا۔ اوس سے انکار کر دیا۔ اور باندی غلام کو وہ حصّہ دیدیا۔ تو عتابی ارشاد ہوتا ہے۔ کیا تم ہماری عطا

سکو رد کر سکتے ہو؟ اس سے ہماری اسطرح تائید ہوئی کہ اگر انسان نے اسطرح خیال کیا تو اوس نے گناہ کیا۔ نافرمانی کی اللہ کی۔ جسکا اوسکو عذاب ہوگا۔

۴۱	النحل	۱۳	وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ؕ	اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس سے چاہتا ہے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیتا ہے۔

نوٹ۔ اسکے متعلق بحث اس سے قبل ہو چکی ہے کہ کل کو فرشتہ اور پیغمبر بنانا منظور نہین تھا۔ بلکہ انسان کا امتحان منظور ہے۔ پس کسب ثواب کی کوشش کرنی انسان کا فرض ہے۔ اگر اوس نے اسکی طرف توجہ کی تو ہدایت کی توفیق ہوتی رہیگی۔ ورنہ مثل قیدیوں کے جہنم کا لیبل (نمبر) گلے کا ہار ہوگا۔

۴۲	النحل	۱۴	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ	جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جائے سوائے اوس صورت کے کہ اوسپر جبر کیا گیا ہو۔ درآن حالیکہ اوس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ پس ایسے ہی لوگوں پر اللہ کا غضب ہے۔ اور انہین کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس سبب سے کہ اونھوں نے زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلہ مین پسند کر لیا ہے۔ اور بیشک

اردو	عربی			
اللہ منکر لوگون کو ہدایت نہین فرماتا۔	لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ			
وہ وہی ہین جن کے دلون پر	اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ			
اور کانون پر اور آنکھون پر	عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَسَمْعِھِمْ			
اللہ نے مہر لگا دی ہے۔ اور	وَاَبْصَارِھِمْ وَاُولٰٓئِکَ			
خود وہی غافل ہین۔	ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝			

نوٹ۔ یہ بھی وہی اوپر کا مضمون ہے۔ نکتہ۔ اس سے تقیہ کی اجازت ثابت ہے۔

اردو	عربی			
اور ہر انسان کا عمل ہمنے اوس کے	وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ	۲	بنی اسرائیل	۴۳
گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوسکے	فِیْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ			
لئے ہم ایک نوشتہ نکالین گے۔ جسے وہ	الْقِیٰمَةِ کِتٰبًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا			
کھلا ہوا پائیگا۔ (ہم اوسکو حکم دینگے) پڑھ لے	اِقْرَاْ کِتٰبَکَ کَفٰی بِنَفْسِکَ			
اپنا نوشتہ۔ (اعمال نامہ)۔ آج کے دن حساب	الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا			
لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔ جسنے ہدایت	مَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا			
پائی تو اپنی ذات کے لئے ہدایت پائی۔	یَھْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ			
اور جو گمراہ ہو گیا۔ پس اوسکی گمراہی کا	ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا			
وبال اوسی پر ہے۔ اور کوئی بوجھ	وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ			
اوٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ	اُخْرٰی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ			
نہ اوٹھائیگا۔ اور ہم جبتک رسول نہ بھیجدین	حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا وَاِذَا			
عذاب دینے والے نہین ہین۔ اور جب ہم	اَرَدْنَآ اَنْ نُّھْلِکَ قَرْیَۃً			
کسی بستی کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرتے ہین تو ہم	اَمَرْنَا مُتْرَفِیْھَا فَفَسَقُوْا			

			فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝	اوسمین مالدار لوگونکو زیادہ کردیتے ہین (یا اونکو ایک حکم دیتے ہین) پس وہ اوسی بستی مین نافرمانی کرنے لگتے ہین۔ پھر وہ بستی (حکم) عذاب کی مستحق ہوجاتی ہے پھر ہم اوسکو پورا پورا تباہ کردیتے ہین۔

لوٹ۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ (۱) انسان کے اعمال اوسکے گلے کا ہار ہین۔ (۲) یہ اعمال کتاب مین لکھے ہوئے ہین۔ اور وہ اوسکو دکھائے جائینگے۔ جو اوسکے مواخذہ کے لئے بالکل کافی ہونگے۔ (۳) نیکی کرے تو خود فائدہ پائیگا۔ بدی کرے تو خود نقصان اوٹھائیگا۔ (۴) خدا کا احسان اور اتمامِ حجت دیکھو۔ کہ آفرینشِ آدم کے وقت جو احکام سُنادیئے تھے اوسپر اکتفا نہین فرماتا۔ بلکہ متواتر رسول بھیج بھیجکر وہ احکام یاد بھی دلاتا جلجارہا ہے (۵) حد درجہ رعایت کا یہ ہوگیا کہ جہان تاریکی گناہ کی بڑھ گئی۔ تو وہان مستطیع لوگ زیادہ کردیتا ہے۔ تا آنکہ ہلاکت کو گناہون سے کے لئے عذر نہ بنالین۔

۴۴	بنی اسرائل	۵	وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ	اور جس وقت تم قرآن مجید پڑھتے ہو۔ ہم تمہارے اور اون لوگونکے مابین جو آخرت پر ایمان نہین رکھتے۔ ایک خفیہ پردہ قائم کردیتے ہین۔ اور ہم اون کے دلون پر غلاف چڑھادیتے ہین۔ کہ وہ اوسکو نہ سمجھین۔ اور ہم اون کے کانون مین بھاری پن ڈالدیتے ہین۔ اور جس وقت تم قرآن مجید مین اپنے پروردگار یکتا کو یاد کرتے ہو تو

			وَلَّوۡا عَلٰۤی اَدۡبَارِہِمۡ نُفُوۡرًا	وہ نفرت کھا کر پچھلے پاؤن پلٹ جاتے ہین

نوٹ۔ یہہ بھی وہی مضمون ہے۔ اور اسمین بھی اصل کیفیت یہہ ہے کہ اسطرح غضب الٰہی ہوتا ہی ہے۔ تو اونھین کے لیے جو ایمان سے گمراہ ہو چکتے ہین۔ نہ صرف یہی بلکہ خدائے واحد کا نام بھی لو تو نفرت کے ساتھ پیٹھ پھر ابھاگ کھڑے ہوتے ہین۔

۴۵	الکھف	۲	مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ الۡمُہۡتَدِ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرۡشِدًا ؏	جسے خدا ہدایت دیتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔ اور جس سے توفیق ہدایت سلب کیلیتا ہے پس اوسکے لیے تم کوئی حامی ہدایت کرنے والا نہ پاؤگے

نوٹ۔ بے ایمانون سے متعلق ہے۔ جب ایمان کی طرف رجحان نہین۔ تو خدا اسنے توفیق ہدایت سلب کے لی پھر ہدایت کیسی ہوگی؟

۴۶	الکھف	۴	قُلِ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثُوۡا ۚ لَہٗ غَیۡبُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اَبۡصِرۡ بِہٖ وَاَسۡمِعۡ ؕ مَا لَہُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ وَّلِیٍّ ۫ وَّلَا یُشۡرِکُ فِیۡ حُکۡمِہٖۤ اَحَدًا ؏	تم کہہ دو کہ اُسے تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (اصحاب کہف غار مین) کتنا عرصہ رہے۔ آسمانون اور زمین کی پوشیدہ باتین اوسی کے لئے ہین۔ وہ کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اونکا اوسکے سوا کوئی کارساز نہین ہے۔ اور وہ اپنے فیصلہ مین کسی اور کو شریک نہین کرتا۔

نوٹ۔ اللہ کے عالم الغیب ہونیکے متعلق ہے۔ اور یہہ کہ اوسکا اوسکی مشیّت مین کوئی شریک نہین ہے۔ ہماری بحث تو دنیوی اعمال انسانی سے متعلق ہے۔

۴۷	الکھف	۴	وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ	اور اوس شخص کی پیروی نہ کرنا جسکے دلکو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا ہے۔ اور وہ اپنی

			هَوٰىهُ وَكَانَ أَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	خواہش کا تابع ہوگیا ہے۔ اور اوس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

نوٹ۔ جب کُفر اور بے ایمانی مین غلو ہوگیا۔ تو توفیق بے موقع ولا حاصل ہے۔ ایسے موقع مین توفیق کا معنیٰ یہی ہوگا کہ دراصل جبر سے مومن کیا گیا۔ یہہ تو اللہ کو منظور ہی نہین۔ (دیکھو ۲۸ ماسبق۔) اگر ایسا ہی منظور ہوتا۔ تو امتحان کی ضرورت ہی کیا تھی سب کو پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنا دیتا؟۔ اِس سے بھی ثابت ہے کہ اللہ کی ناخوشی بوجہ کُفر و بے ایمانی کے ہوی۔ جو عمل انسانی کا نتیجہ ہے۔

۴۸	الکھف	۸	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِيٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَهْتَدُوٓا إِذًا أَبَدًا ۝	اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جسکو اوسکے پروردگار کی آیتونکے ذریعہ سے نصیحت کیجاے۔ پھر وہ اونسے رُوگردانی کرے۔ اور جو جو کرتوت اوسکے ہاتون سے ہو چکے ہین۔ اونکو بھول جاے۔ یقیناً ہمنے اونکے دلون پر پردے ڈالدیے ہین۔ تاکہ اوسکو نہ سمجھیں اور اونکے کانونمین گرانی قرار دیدی ہے۔ اگر تم اونکو ہدایت کی طرف بلاؤ گے بھی تو وہ کبھی ہدایت یافتہ نہ ہونگے۔

نوٹ۔ غور کرو کہ دل پر۔ آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالنا۔ سماعت مین گرانی پیدا کرنا یہہ مضمون بار بار آرہا ہے۔ پس جن اسباب کی وجہ سے ایک مقام پر اِسکا ذکر کیا گیا۔ تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ وہی اسباب ویسے ہر موقع مین مُقدّر یعنے محذوف ہین۔ آفرینش آدم کے موقع پر اپنی مرضی خدا نے جتا دی۔ حکم دیدیا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ نیک عمل کرنا

اور سامنے شیطان جو کھڑا کہہ رہا ہے۔ کہ وہ تم کو ضرور گمراہ کریگا۔ پس اسکی گمراہی مین نہ پھنسنا۔ (دیکھو آیات ۵ میثاق و ابتلاء) اسکے بعد اپنی رحمانیت سے نبی رسول بھیجکر ابتدائی احکام یاد دلانا۔ اور ہر فعل کے وقت بذریعہ کانشنس متنبہ کرنا۔ (دیکھو ۲۱ و ۲۸ ماسبق)۔ اسپر بھی انسان کا رغبت بہ ایمان نہ کرنا۔ شیطان کے فریب مین آکر عمل نیک ترک کرنا۔ اور عمل بد اختیار کرنا۔ اس سے تو انسان وہ اسباب پیدا کرتا ہے کہ جس سے خدا کو اس ناشدنی تودہ خاک سے بمقابلہ ابلیس کے ندامت ہو۔ نعوذ باللہ

ذرا غور تو کرو۔ ہدایت اگر انسان پاسکتا ہے تو دوہی طریق سے پاسکتا ہے۔ یا تو اپنی ذاتی تحقیق اور عقل تمیزی سے۔ یا نیکون کی تقلید سے۔ کہ انکی نصیحت سنکر۔ اونکے اعمال دیکھکر اپنا عمل درست کرے۔ پس اگر کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے۔ نہ دوسرے سے سیکھنا چاہے۔ تو ایسا شخص عذاب ہی کا مستحق ہے۔ باری تعالی کو اسکی طرف اعتنا کرنیکی مطلقاً ضرورت نہین ہوسکتی۔

۴۹	مریم	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا	اور (اے رسول) ہم (جبرائیل وغیرہ فرشتے) آپکے پروردگار کے حکم کے بغیر نہین اوترتے ہیں۔ ہمارے سامنے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور ان دونون حالتون کے مابین جو کچھ ہے سب اوسیکے حکم سے ہے۔ اور تمہارا پروردگار غافل نہین ہے

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ نزول ملائک سے متعلق ہے۔ کہ خدا ہی کے حکم سے ملائک زمین پر اوترتے ہین۔ اس آیتہ کی شان نزول اسطرح بیان کیگئی ہے کہ جبرئیل کے آنے مین دیر ہوجاتی تو رسول خدا صلعم دلگیر ہوجاتے۔ اور ایک مرتبہ اسکا ذکر بھی جبرئیل

سے فرمایا۔ تو اوسی کا یہہ جواب تھا۔ مطلب یہہ ہے کہ خدا آپکو بھولا نہین ہے۔ جب اوسکو ضرورت ہوتی ہے ہم کو آپکے پاس روانہ فرماتا ہے۔ اِس سے ہماری بحث سکو کوئی تعلق نہین ہے۔

۵۰	مریم	۶	اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝	کیا تم نے یہہ نہین دیکھا کہ ہم نے شیطانون کو کافرون پر بھیجدیا ہے۔ کہ وہ اونکو خوب ابھارتے ہین پس اب اونکے عذاب کے بارہ مین جلدی نکرو۔ ہم اونکے دن گن رہے ہین۔ جس دن ہم پرہیزگارونکو خدائے رحمان کے (یعنے اپنے) حضور مین مہمانون کی طرح بلائینگے۔ اور گنہگارون کو جہنم کی طرف پیاسے جانورونکی طرح ہنکائینگے۔

نوٹ۔ آفرینش آدم کے وقت ہی خدا نے شیطان کے اِس دعوے کو سنکر کہ وہ اِنسان کو گمراہ کریگا۔ فرمادیا تھا۔ کہ اچھا اگر تو کرسکتا ہے تو کر۔ میرے مطیع فرمان بندے ہرگز تیرے فریب مین نہ آئینگے۔ اور جو آویگا وہ کافر اور گنہگار ہوگا۔ (دیکھو عنوان آیات ۵ میثاق وابتلا) اسمین اوسکی طرف اِشارہ ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔

۵۱	الحج	۲	اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝	بیشک اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے ایسی جنتون مین داخل کریگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ - اِس سے بھی ہماری تائید اسطرح ہوتی ہے کہ فقط ایمان لالینا کافی نہین ہے بلکہ عمل نیک بھی لازم ہے مستحق جنت بنانیکے لئے -

۵۲	الحج	۲	وَكَذٰلِكَ أَنزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَّأَنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَن يُرِيدُ ۝	اور اسطرح ہم نے اس قرآن کو کھلی آیتین کر کے اتارا ہے - اور اللہ ہدایت فرماتا ہے جسکی وہ چاہتا ہے -

نوٹ - اِس سے بھی ارادت ثابت ہے - ارادہ عمل نیک کا کرو - اللہ اوس کا راستہ بتادیتا ہے -

۵۳	الحج	۲	وَمَن يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝	اور جسکی خدا اہانت کرے - اوسکو عزت دینے والا کوئی نہین ہوسکتا - بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -

نوٹ - یہ بھی اوسی مضمون کی آیتہ ہے - اہانت کے لئے وجہ ہونی چاہیئے - بیوجہ خدا کیسکی اہانت نہین فرماتا - اور وہ وجہ بدعملی ہی ہے - چنانچہ اسی آیتہ کا جزء ما سبق یہ ہے - وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ - یعنے "اور بہت سے عذاب کے مستحق ہو گئے ہین" پس معلوم ہو گیا کہ جسکو خدا سے کسی قسم کی سزا تجویز ہو گئی اوسکو منسوخ کرنیوالی کوئی قوت نہین ہو سکتی ہے - اس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے -

۵۴	المؤمنون	۳	مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝	کوئی گروہ اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے - نہ پیچھے رہ سکتا ہے

نوٹ - اِس سے یہی بات نکلی کہ خدا کی جو مشیت ہے اوسکے وقت وقوع کو کوئی نہین بدل سکتا ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے -

۵۵	النور	۵	یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ	اللہ جسکو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ بتلا دیتا ہے

نوٹ۔ اِس آیت کی ابتداء مین ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنے اللہ آسمانون اور زمین کا نور یعنے روشن کرنیوالا ہے۔ اِس نور کے حاصل کرنیکا انسان کو ارادہ کرنا چاہیئے۔ پھر اسکے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ بغیر کوشش کے کچھ بھی نہین حاصل ہوسکتا۔ اور یہی عمل نیک ہے جسکو ہم ثابت کرنا چاہتے ہین۔

۵۶	النور	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	یقیناً ہم نے حقیقتوں کی کھولنے والی آیتین نازل کین۔ اور اللہ جسکو چاہتا ہے راہِ راست تک پہونچا دیتا ہے۔

نوٹ۔ معنے یہ کہ نشانیان دکھا دیتا ہے۔ اِسکے بعد جو اونکو قبول اور اختیار کرتا ہے۔ اون کو پوری پوری ہدایت کر دیتا ہے۔ یہ بھی ہماری تائید ہے۔

۵۷	الشعراء	۱۱	وَلَوْ نَزَّلْنٰہُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ فَقَرَاَہٗ عَلَیْھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ کَذٰلِکَ سَلَکْنٰہُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝ فَیَاْتِیَھُمْ بَغْتَةً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فَیَقُوْلُوْا ھَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝	اگر ہم اِس (قرآن) کو کسی عجمی پر اوتارا ہوتا اور وہ ان عربون کے سامنے پڑھتا۔ تو یہ اوسپر کبھی ایمان لانیوالے نہوتے اسیطرح ہم نے گنہگارون کے دلین (اونکے انکار) بکفر کے سبب سے) یہ بات جا رکھی ہے کہ جبتک یہ دردناک عذاب دیکھ لین گے۔ ایمان نہ لائینگے اور وہ عذاب بھی اونکو یکایک آئیگا اور اونکو خبر تک نہوگی۔ اوسوقت یہ کہین گے کہ کیا ہم کو مہلت دیجا سکتی ہے؟

نوٹ۔ یہی بات ہے جسمین یعنے گنہگارون کا کفر پر اصرار۔ خدا اون سے بیزار۔ باعثِ بیزاری

گنہگاروں کا عمل بہ اصرار کفر ہوا۔ جس سے ہماری تائید ہوی۔

۵۸	النمل	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ	بیشک جو لوگ آخرة پر ایمان نہین رکھتے۔ ہم نے اونکے اعمال مین زینت (ظاہری) دیدی لیس وہ خود بھٹک گئے۔ وہ وہی ہین جن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور وہ آخرة مین سب زیادہ ٹوٹا اوٹھانیوالے ہین۔

نوٹ۔ لوگ ایمان نہین لائے۔ خدا نے انکی آزمایش مین انکی دُنیا بھلی کر کے ایک اور موقع دیا۔ (دیکھو ۴۳ ماسبق) بعوض سمجھ پکڑنیکے اور بھی گمراہ ہو گئے۔ باوجود ہر طرح سے اِتمامِ حُجّت اور رعایتِ رحمانی کے وہی ایمانی کجی رہی۔ تو عذابِ جہنّم ہی اسکا تدارک ہے۔ اِس سے بھی ہماری تائید ہوی۔

۵۹	النمل	۶	وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝	اور بیشک تمہارا پروردگار اون سب چیزونکو جانتا ہی جنکو اونکے دل چھپائے ہوے ہین اور جنکا وہ اظہار کرتے ہین۔ اور آسمان اور زمین مین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہین ہے جو کھُلی کتاب مین نہو۔

نوٹ۔ اِس سے یہہ معلوم ہوا کہ خدا عالم الغیب ہے۔ دل کی مخفی بات بھی اوسپر ظاہر ہو جاتی ہے۔ منافق لوگ جو بزمانہ رسالت مآبؐ دل مین کُفر رکھتے۔ اور بظاہر ایمان بتاتے تھے۔ یہہ حالت اللہ پر ظاہر ہو جاتی تھی۔ اور پھر فرماتا ہے کہ یہی نہین۔ بلکہ لوحِ محفوظ مین بھی اسکا اندراج ہو جایا کرتا ہے۔ یعنی نیکی اور بدی کا ارادہ تک بھی لکھا رہتا ہے۔ پھر جب لکھا رہتا ہی

توکس غرض سے؟ یہی کہ اون اعمال کا موازنہ کرکے جزاء وسزا خدا تجویز فرمائے۔ یہ بھی اصولاً ہماری تائید کی آیتہ ہے۔

۶۰	القصص	۷	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○	اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہی اور منتخب کرتا ہی۔ بندونکو (انتخاب کا) کوئی اختیار نہین ہے جن چیزون کو یہ شریک ٹھراتے ہین۔ اللہ اون سے منزہ اور برتر ہے۔

نوٹ۔ یہ ایک معرکہ کی آیتہ ہے۔ فیمابین کفار و مسلمان انتخاب نبی سے متعلق ہے۔ اور فیمابین مسلمانان انتخاب امام سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی اور امام ایسے ہونے چاہئین جن کے دل پاک ہون۔ کیونکہ امت کے پیشوا ہوتے ہین۔ مگر دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔ اسلئے ہر دو یعنے نبی اور امام کا انتخاب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ بندون کو اسمین مطلقاً اختیار نہین ہے۔ اگر بندون نے ایسا انتخاب کرلیا تو۔ گویا کہ خدا کا امر اپنے اختیار مین لے لیا۔ لہذا یہ شرک بہ اختیارات الٰہی ہوا۔ ہماری بحث سے اسکو کوئی تعلق نہین ہے۔ بجز اسکے کہ ایسا فعل انسان کے لئے برا ہی۔

۶۱	الروم	۴	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ○	بات یہ ہی کہ جن لوگون نے (شرک سے) ظلم کیا۔ وہ بغیر سمجھے بوجھے اپنی اپنی خواہشون کے پیرو ہوگئے پس جس سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلے اوسکو راہ پر کون لائیگا۔ اور ایسون کا مددگار بھی کوئی نہ ہوگا۔

نوٹ۔ دیگر آیات ماسبق کی طرح اسمین بھی یہی ہے کہ بندہ نے شرک و نافرمانی کی خدا ناراض ہوگیا۔ اپنا فضل ہدایت جاری نہین فرماتا۔ شرک و نافرمانی بندہ نے

اپنی خواہش سے کی۔ لہذا معتوب ہوا۔ ایسا نہ کرتا تو محبوب ہوتا۔ ہماری تائید میں ہے۔

۶۲	الروم	۴	وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	اور جس وقت ہم آدمیونکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہین۔ اوس سے تو وہ خوش ہوجاتے ہین۔ اور اگر اون پر اونھین کے افعال کے سبب سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو فوراً ناامید ہوجاتے ہین۔ کیا انھون نے یہ نہین دیکھا کہ اللہ جسکے لئے چاہتا رزق کشادہ کرتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کردیتا ہے۔ اسمین بھی اون لوگون کے لئے جو ایمان رکھتے ہین ضرور نشانیان ہین۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ قناعت کا سبق سکھاتی ہے۔ رزق کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ ملا خوش۔ نہ ملا بے ایمان! گویا خدا سے ناراضی ظاہر کرنا ہے۔ جو کفر ہے۔ اور پھر یہہ بھی تو ہے۔ کہ مصیبت اگر آئی۔ تو اوسکے بھی اپنے افعال سے ہم خود باعث ہوتے ہین اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ اوس لئے خدا سے رنجیدگی کیسی؟ ۔ اِس سے بھی ہماری بحث کی تائید ہوی۔

۶۳	السجدۃ	۱	يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥٓ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝	آسمان سے لیکر زمین تک کے سارے کام کی تدبیر وہی کرتا ہے۔ پھر روز قیامت جسکی گنتی تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہوگی۔ سارا معاملہ پروردگار کے حضورِ عالی مین پیش ہوگا۔

نوٹ۔ اِسکی کچھ سطرون بعد کی آیتہ بھی ملالو تو لطف آئیگا۔ وہ آیتہ ع۶۴ ذیل مین ہے۔

۶۴	السجدۃ	۲	وَلَوْ تَرٰی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ٥	اور کاش (اے پیغمبر یوقت) وہ ماجرا تم دیکھنے کہ یہ گنہگار اپنے پروردگار کے حضور مین سر جُھکائے کھڑے ہین (اور) عرض کرتے ہین (اے پروردگار اب ہماری آنکھیں اور کان) اگر ہمکو واپس کر دے تو ہم نیکی ہی نیکی کرینگے بیشک اب ہم یقین کرنے والے ہو گئے ہین۔

نوٹ۔ مطلب یہی ہے کہ دنیا وہی چلاتا ہے۔ اور روزِ محشر وہی اجلاس کر رہا ہوگا۔ اور کاتبان اعمالِ انسانی اپنی اپنی رپورٹیں بارگاہِ الٰہی مین سنائین گے۔ یہ سب کا ہے کو؟۔ ظاہر ہے۔ دنیا مین کیا ہوا کرتا ہے؟۔ یعنے اعمال کا موازنہ ہوگا۔ ربّانی فیصلہ سزا و جزا کا صادر فرمایا جائیگا۔ اور۔ تب پچھاوت کیا ہووت ہے۔ جب چڑیان چُگ گئین کھیت"۔ اور یہی ہماری بحث کا بھی مطلب ہے۔ اب اسی کے بعد کی آیتہ متصلہ اسی سلسلہ کی بھی سن لو۔

۶۵	السجدۃ	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ	اور اگر ہم چاہتے تو توفیقِ ہدایت دیدیتے لیکن میرا قول پورا اُترا۔ کہ جِنّون اور آدمیون سب سے ضرور ضرور جہنم کو بھر دونگا۔ (پس اون گنہگارون سے کہا جائیگا کہ) آج کے دن کو جو تم بھول گئے تھے اوسکا مزہ چکھو۔ (اب) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا۔ اور جو عمل تم کیا کرتے تھے اوس کے عوض مین دائمی عذاب

		الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ ابلیس ایک طرف۔ آدمؑ ایک طرف۔ روز ازل مین جو معاملہ ہوا۔ اُسکے لئے دیکھو آیات میثاق و ابتلاء۔

اوسوقت جتادیا گیا تھا کہ جو فریب شیطان مین آئیگا۔ جہنم مین جھونک دیا جائیگا۔ شیطان کے فریب سے بچنے کا حکم ہوچکا تھا۔ پس امتحان اور آزمایش کی ٹھیر گئی۔ باوصف اس کے خدا تعالیٰ بار بار نبی رسول بھیج بھیجکر ہدایت بھی کرتا رہا۔ کانشنس کے ذریعہ بھی جتاتا رہا۔ تمام انسانون کو پیغمبر بنانے سے تو رہا۔ فرشتے یوں بھی موجود ہی ہین۔ انسان کی حمایت لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا شیطان سے کہ اوسکے فریب مین اسکا نیک بندہ نہ آئیگا۔ باوصف اسکے جب یہ بھونڈی مشت خاک ناپاک عمل کرے تو۔ قہر الٰہی بالکل واجبی ہے۔ اس سے تو ہمارا دعوے ثابت ہے۔

۶۶	فاطر	۱	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	جو رحمت خدائے تعالیٰ آدمیونکے لئے کھولدیتا ہے اوسکا کوئی روکنے والا نہین ہے۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہے پھر اوسکے بعد اوسکا کوئی بھیجنے والا نہین ہے۔ اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ یہ آیتہ رحمت الٰہی سے متعلق ہے۔ اسمین ہر کیفیت اور ہر چیز مثلاً آرام۔ وحظ۔ دبہبودی ورزق و فرحت۔ واطمینان۔ ہر قسم کی نعمات متخیلہ داخل ہین۔ انکو یا انمین سے کسی کو خدا جب اور جس سے چاہے اوٹھا لے۔ جب اور جسکو چاہے عطا فرمائے رحمٰن کی حیثیت سے تو خدا بلا استحقاق بھی دیدیتا ہے۔ اوسکی ایک حدیثی

ہے۔ مثلاً آدمی کو خلق کرنا منظور ہے۔ ماں کو دودہ دیدیتا ہے۔ انسان کا کیا حوصلہ جو نعمات رحمانی کا احصاء شمار کرسکے۔ رحیم کی حیثیت سے اللہ جو دیتا ہے۔ وہ انسان کے اعمال کا صلہ ہے۔ عمل قابل صلہ باتمیز انسان سے ہی ہوگا۔ یعنے جبکہ انسان ذیشعور ہوکر فاعل مختار بن جاے۔ اوسوقت تو انسان رحمانی فیض کا استحقاقاً متوقع نہین ہوسکتا۔ بلکہ اپنے اعمال ہی کا صلہ پاسکیگا۔ پس ایسون ہی کو بصلۂ اعمال نیک خداے تعالی رحیمی نعمات سے مالا مال کردیگا۔ یا اعمال بد کے بدلہ مین اون کو اونہی نعمات سے محروم کردیگا۔ اس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر خدا کو منظور ہو کسی وجہ سے۔ (جسکو انسان اپنی محدود عقل سے دریافت نہین کرسکتا۔) تو کہین قحط۔ کہین پلیگ۔ کہین سرسبزی شادابی۔ کہین صحت و آرام نصیب فرماتا ہے۔ ایسی بلیات کے بھی باعث انسانی اعمال ہوتے ہین۔ (دیکھو جزء سوم ۱۹)

۶۷	فاطر	۲	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ إِلَّا فِي كِتٰبٍ ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝	اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تمکو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہین ہوتی اور نہ کوئی بچہ جنتی۔ مگر یہ کہ خدا کو اوسکا علم ہے۔ اور کسی بوڑہے کو زیادہ عمر نہین دیجاتی۔ نہ اوس کی عمر مین سے کچھ گھٹائی جاتی۔ مگر یہ کہ نوشتۂ خدا مین موجود ہے۔ یقیناً یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

نوٹ۔ اِس سے خدا کی خالقیت ثابت ہوتی ہے۔ کہ مخلوق کی جنس اور اوسکی عمر اوس کے علم و قدرت سے ہے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔

۶۸	یس	۱	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝	فرمودۂ خدا ان مین سے اکثر پر یقیناً پورا ہو گیا۔ پس وہ ایمان نہ لائینگے۔ بیشک ہم نے اونکی گردنون مین طوق ڈالدیئے ہین۔ اور وہ تھوڑیون تک ہین۔ اِسی سے اونکے سر اوٹھ کے اوٹھے رہگئے۔ اور ہم نے اون کے آگے سے بھی ایک دیوار بنادی ہے۔ اونکے پیچھے سے بھی ایک دیوار۔ پھر اوپر سے اونکو ڈھانپ دیا ہے۔ کہ وہ اب کچھ نہین دیکھتے۔ اور اونکے حقمین دونو باتین برابر ہین۔ خواہ تم اونکو خدا کا خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے ہان تم اوسکو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت قبول کرلے اور بے دیکھے خدا سے ڈرے۔ پس ایسے شخص کو گناہوں کی بخشش کی اور عمدہ سے عمدہ اجر کی خوشخبری سنا دو۔

نوٹ۔ یہی مضمون اِس سے قبل بھی کئی مرتبہ گزرا ہے۔ قول اللہ کا جو صادق آیا وہی ہے جو روز ازل لکھدیا گیا کہ گمراہ پر کبھی کسی قسم کی رعایت نہین کیجائیگی۔ اِس آیۃ کی ابتدا اور انتہا دونو کا ایک ہی مضمون ہے۔ یعنے ایسے لوگ جو بے ایمان ہو گئے ہین

ایسون کو نصیحت کر کے خدا کا خوف دلا کے ایمان کی طرف بلاؤ یا نہ بلاؤ - وہ کبھی ایمان لانے والے نہین - لیکن جنکے ارادے نیک ہون - وہ نصیحت قبول کرینگے - اور خدا سے ڈرینگے - اور اُنکے لئے ہدایت ہے - اور صلہ بھی - اِس مقابلہ پر غور کرو - اِس سے ہمارا دعوےٰ ثابت ہے - کہ اِنسان نصیحت قبولتا ہے یا نہین قبولتا ہے تو اپنے اختیار سے -

۶۹	یٰسٓ	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے - اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین - اور جو آثار اون کے پیچھے رہ جاتے ہین - اون سب کو ہم لکھتے جاتے ہین -

نوٹ - اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ نیک وبد لکھے جاتے ہین - (دیکھو قلمبندیِ اعمال ۵ - ۷ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - اور وہ پورا جزء) اور روزِ محشر مُردے زندہ کئے جائینگے - حساب وکتاب ہوگا - اصولاً اِس سے بھی ہماری بحث مین مدد ملتی ہے -

۷۰	الصّٰٓفّٰت	۳	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے - اور اون چیزونکو بھی جو تم بناتے ہو -

نوٹ - مخالف سمجھین گے کہ یہ ایک زبردست ہتیار اونھین ملگیا - تَعْمَلُوْنَ کے معنے وہ فعل اور عمل سے کرینگے - مین دو طرح سے اسکو باطل کرونگا اِنشاء اللہ -

(۱) یہ آیتہ جزء دوم ہے اصل آیتہ کا - جزءِ اوّل یہ ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ لا (ترجمہ) فرمایا کیا تم اُن چیزون کی پرستش کرتے ہو جنکو تم خود تراشتے ہو لا دیکھو - اِس آیتہ کے اخیر مین (لا) لکھا ہے - یعنے آیتہ منقطع نہین ہے - اِسمین بُت پرستون

سے خطاب کیا جاتا ہے۔ تراشنے کا ذکر پہلے حصہ مین کرکے۔ بعد کے حصہ مین تعملون کا استعمال ثابت کر رہا ہے کہ یہان معنے۔ بنانے کے ہین یعنے تم ہی بناؤ۔ خود اوسکے خالق۔ اور پھر اوسی کی پوجا کرو۔ یہ تمہاری حماقت ہے۔ پس اسمین عمل عام افعال کے معنوں مین نہین ہے۔ بلکہ معنے یہ ہین کہ صنعت بت تراشی یا نجاری سے تم جن چیزون کو بت کی شکل مین بناتے ہو اون چیزون کا خالق بھی اللہ ہی ہے۔

(۲)۔ فرض کرو کہ عام اعمال ہی کے معنے ہین۔ تو ترجمہ کی صورت یہ ہوی۔ کہ خدا نے تم کو اور تمھارے اعمال کو پیدا کیا"۔ یعنے خدا نے دو مستقل چیزوں کو خلق کیا ایک تم یعنے۔ انسان کو۔ دوسرے اعمال انسان کو۔ ظاہر ہے کہ اگر افعال پیدا نہ ہوتے تو فعل کیا ہی نہ جا سکتا۔ مگر یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ جتنے بھر کام دنیا کے لیے خلق ہوے۔ اون سب کا کرنا انسان کے لئے لازم و ملزوم ہے؟ اون جملہ افعال کے کرنیکا حکم اس آیتہ سے نہین ظاہر ہوتا۔ زہر کھانا۔ آگ مین جل مرنا بھی افعال مخلوقہ ہین۔ لوگ زہر کھا مرتے۔ خودکشی کرتے ہین۔ ستی۔ بھی مشہور ہے۔ پس جب ہر فعل ہر انسان کے کرنے ہی کے لئے خلق ہوا ہے۔ تو پھر ہر شخص کیون نہین زہر کھا جاتا؟ کیون نہین جل مرتا؟ جواب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو چاہے گا۔ ویسے افعال بھی کریگا۔ پس یہ امر اختیاری ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ خدا نے انسان کو خلق کیا۔ اور اوسمین اختیار فعلی دیا۔ اور انسان کے کرنیکے لئے افعال نیک اور افعال بد۔ یہ دونو بھی پیدا کئے۔ اور بہ ور ازل خدا نے بتاکید تمام افعال نیک کا امر اور افعال بد کی نہی فرمائی۔ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر

انسان کو خدا مجبور نہین کرتا۔ (دیکھو ۲۸ ماسبق) کرنا نہ کرنا انسان کے اختیار مین ہے۔ تو نیکی کی جزا اور بدی کی سزا خدا کے اختیار مین ہے۔

پس ہر اعتبار سے مخالف کی حجت باطل اور ہمارا دعوے ثابت ہوتا ہے۔

۷۱	الزمر	۳	اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝	اللہ نے بہت عمدہ کلام یعنے یہ کتاب نازل فرمائی جسکی آیتین ایک دوسری سے ملتی جلتی ہین اور بعض مکرر بھی آئی ہین۔ اوس سے اون لوگون کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین۔ جو پروردگار سے ڈرتے ہین۔ پھر اونکے جلد اور انکے دل نرم ہوکر یاد الٰہی کی طرف مائل ہوجاتے ہین۔ یہی تو خدا کی ہدایت ہے۔ جسکے ذریعہ سے جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے۔ اور جس سے خدائے تعالٰی توفیق ہدایت سلب کرلے۔ تو اوسکا رہبر کوئی نہین ہوتا۔

نوٹ۔ بذریعہ رسول کے خدا کتاب ہدایات بھیجتا ہے۔ جنکو خوف الٰہی اور رجحان بہ ایمان ہو وہ اوس ہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہین۔ اور جو اسکی طرف توجہ نکرین وہ مردود ہین۔ یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے۔ جس سے ہماری تائید ہوتی ہے

۷۲	الزمر	۴	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ يُّضْلِلِ	کیا اللہ اپنے بندے کے لوکافی نہین ہے؟ اور اے پیغمبر وہ تمھین خدا کے سوا دوسرے معبودون سے ڈراتے ہین۔ اور جس سے خدا توفیق ہدایت

		اللہُ فَمَالَہٗ مِنْ ھَادٍ ۚ وَمَنْ یَّھْدِ اللہُ فَمَالَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ ط اَلَیْسَ اللہُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ	سلب کرلیتا ہے۔ اوسکا کوئی رہبر نہیں ہوتا اور جسے خدا ہدایت فرماتا ہے اوسکا گمراہ کرنیوالا کوئی نہیں ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ زبردست اور انتقام لینے والا نہیں ہے؟۔

نوٹ۔ یہ بھی وہی مضمون ہے۔ مطلب یہ ہے کہ۔ اگر بت پرست غیر از خدا دوسرے معبودون کا خوف دلائین۔ تو جو با ایمان ہے وہ تو نہ مانیگا۔ اور جو بے ایمان ہے وہ گمراہ ہو جائیگا۔

۴۳	المؤمن ۷	ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝	وہی (خدا ہی) تو ہے جس نے اوّل تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر لوتھڑے سے۔ پھر تمکو بچہ بنا کر نکالتا ہے۔ تاکہ تم اپنی پوری قوت کو پہونچو۔ اسکے بعد تم بوڑھے ہو جاؤ۔ اور تم میں سے کبھی کسی کا پہلے ہی وقت پورا کر دیا جاتا ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ تم مدت معینہ کو پہونچ جاؤ۔ اور تاکہ تم سمجھ بوجھ لو۔ وہ وہی تو ہے۔ جو جلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے۔ پھر جب کسی امر کو طے فرما دیتا ہے۔ تو فقط فرما دیتا "ہوجا" پس وہ ہو جاتا۔

نوٹ - خدا کی قدرتِ کاملہ کا اسمین ذکر ہے - اور انسان کی تدریجی نشوونما کی تفصیل دکھا کر (دیکھو ۶۷ ماسبق) اصل غرض یہہ فرماتا ہے کہ انسان اپنے فرائض سمجھ لے سمجھ لیا انسان نے تو کیا کرتا ہے - امرِ صواب کرتا - امرِ ناصواب سے اِحتراز کرتا پس یہی ہماری حجت ہے -

۷۴	حٰم السجدۃ	۳	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ٥	اور ہم نے اون (کفار) کے ساتھ ایسے ہمنشین (یعنی شیاطین) مقرر کردیئے تھے - کہ وہ اونکے حاضر و غائب جملہ امور کو آراستہ کر دکھاتے تھے - اور صادق آیا اون پر ہمارا قول (عذاب کا) جو جنات اور انسان کی گذشتہ اُمتوں کے متعلق تھا - یہہ کہ وہ ضرور نقصان اوٹھانیوالے ہوے -

نوٹ - شیطان کو ہمنشین بنانے کا معنے یہہ ہے کہ ایمان سے رُوگردانی کرنیکی وجہ سے جب ہدایت روک لیگئی - تو براثر معاملہ ازل شیطان قریب پھونچیگا - بہکانے کے لئے - پس اِسطرح شیطان ہمنشین بنگیا - (دیکھو لاتاہ میثاق و ابتلاء) اِس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ شیطان ہی کے فریب مین آکر انسان گناہ کرتا ہے -

۷۵	حٰم السجدۃ	۶	مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ٥	جو شخص کوئی نیکی کریگا - اپنی ذات کی بھلائی کے لئے - اور جو کوئی بدی کریگا تو اوسکا وبال اوسی پر - اور تمہارا پروردگار بندون کے حق مین ظالم نہین ہے -

نوٹ - اِس سے تو ہمارا دعوے صاف الفاظ مین پورا ثابت ہوگیا۔

۷۶	الشوریٰ	۱	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا۔ توان سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے۔ اور نافرمانون کا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ کوئی مددگار۔

نوٹ - اللہ تعالیٰ سب کو معصوم اُمّت کیون بناتا؟ - ویسے تو فرشتہ موجود تھے۔ اگر پیغمبر سب کو بنا دیتا - تو فرائض پیغمبری کس کے ساتھ ادا کرتے؟ - معاملۂ ازل کے شرائط ہونا تھے - طے ہوگئے (دیکھو آیات ۵ میثاق وابتلاء)۔ آدمی امتحان مین آگیا - اب کامیاب نکلنا اوس کے اختیار مین ہے - ذرا بھی وہ توجہ نیکی کی طرف کرے - بس اوسے خدا اپنی رحمت ہدایت مین لے لیتا ہے - پھر بیڑا پار ہے - لیکن بدی کی طرف دل مائل ہوا - تو فریب شیطانی مین پھنس گیا - پھر تو وہ انسان بندۂ شیطان ہوگیا - اب کون کرتا اوسکی رہبری۔

۷۷	الشوریٰ	۲	لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	آسمان وزمین کی کنجیان اوسی کے ہاتھ ہین - رزق کو جسکے لئے چاہتا ہے کشادہ کردیتا ہے - اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے - بیشک وہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہے۔

نوٹ - یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے - تصریح کی ضرورت نہین (دیکھو ۲۲-۴۸-۲۲۴ ماسبق)

نمبر	سورۃ	آیت	عبارت	ترجمہ
۷۸	الشوریٰ	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝	مشرکون پر وہ امر جسکی طرف تم اونکو بلاتے ہو بہت ہی گران گزرا۔ اللہ اوس امر کےلئے جسکو چاہتا ہی منتخب کرتا ہی۔ اور توفیق ہدایت اوسیکو عطا کرتا ہی جو اوسکی طرف رجوع کرے

نوٹ۔ یہاں بھی وہی ہے۔ کہ جو اللہ کی طرف رجوع کرے ہدایت ہو جاتی ہے۔ ورنہ کفر و بدکاری مین مبتلا رہتا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	عبارت	ترجمہ
۷۹	الشوریٰ	۵	لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝	آسمانون اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہی پیدا کرتا ہی جسے چاہتا ہی بیٹیان عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتا ہی۔ یا اون کو بیٹے اور بیٹیان جوڑوان ملے ہوے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

نوٹ۔ خالقیت کا مضمون ہے۔ ہماری بحث سے متعلق نہین۔

نمبر	سورۃ	آیت	عبارت	ترجمہ
۸۰	الزخرف	۳	وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْآنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ	اور اونھون نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن مقدس بستیون (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ نازل کیا گیا؟ کیا وہ تمہارے پروردگار کی رحمت کو تقسیم کرتے ہین؟ ہم نے

ترجمہ	آیت			
زندگانی دنیا مین انکے مابین انکی روزی تقسیم کردی ہے۔ اور انمین ایک کو دوسرے درجہ مین بڑہا دیا ہی۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کو خدمت کے لئے لین۔ تمہارے پروردگار کی رحمت تو (دولت کی) اون چیزون سے جو یہہ جمع کرتے ہین کہین بہتر ہے۔	رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝			

نوٹ۔ اِسکی شان نزول یہہ ہے کہ کفّار نے کہا کہ مکّہ اور طائف کے کسی بڑے متموّل آدمی کو منتخب کرکے خدا نے قرآن کیون نہ نازل کیا؟ اِسکے جواب مین خدا فرماتا ہے۔ کہ دنیا کی روزی اور مال ودولت تو ہر شخص اپنی خواہش کے موافق نہین سمیٹ لے سکتا۔ خدا ہی اوسکی تقسیم کرتا ہے۔ اور امرِ نبوّت تو اوس سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے۔ اِسلئے نبی کا انتخاب خود کرتا ہے۔ یہہ تو امرِ مشیئتی ہے۔ ہمارے مطلب سے تعلق نہین رکھتا۔

ترجمہ	آیت	نمبر آیت	سورۃ	نمبر
کل آدمیون کے لئے یہ قرآن عقل و دانش کی باتونکا مجموعہ ہے) اور اونکے لئے جو یقین رکھتے ہین ہدایت و رحمت ہے۔ آیا وہ لوگ جو برائیان کرتے ہین۔ اونہون نے یہہ گمان کرلیا ہی کہ ہم اونکو اون لوگون کے مانند قرار دینگے جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے۔؟ (انکا انکا) سب کا	هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	۲۰	الجاثیہ	۸۱

ترجمہ	آیت			
سب کا جینا مرنا یکسان ہوگا؟ کیسا برا حکم یہ لگاتے ہین! اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلئے کہ ہر متنفس اپنے کئے کا بدلہ لے۔ اور اون پر کوئی ظلم نہ کیا جائے آیا تم نے اوس شخص کی حالت پر غور کیا۔ جس اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہو۔ اور اللہ نے اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلی۔ کیونکہ علم ہوتے ساتے (اوس نے نیکی کی طرف توجہ نہین کی) اور اوس کے کان پر اور دل پر مہر لگادی۔ اوس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا۔ پس اللہ کے بعد اوس کی رہبری کون کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہین قبول کرتے ہو۔	سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝			

نوٹ۔ کس وضاحت اور صراحت کے ساتھ اسمین مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ باوجود علم کے انسان نیکی اور بدی کرتا ہے نیکون کی برابری بد نہین کرسکتے۔ اور اسکی بھی صراحت کردیگئی ہے۔ کہ فقط ایمان لاناہی کافی نہین ہے۔ بلکہ عمل صالح بھی لازم ہے۔ یہ آیتین کیسی زبردست دلیل ہین ہماری حجت کی۔

ترجمہ	آیت	رکوع	سورۃ	نمبر
بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔	اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝	۳	القمر	۸۲

نوٹ - کُلَّ شَیْءٍ (یعنے ہر چیز) مین ضعیف الاعتقاد لوگ افعال انسانی کو شامل کر کے یہہ حجت کرتے ہین کہ افعال مین نیک و بد شامل ہین - پس افعالِ بد کو خدا نے ہی پیدا کیا ہے - اسلئے گناہون کا مواخذہ نہ ہوگا - یہہ حجت نہین - بلکہ سفسطہ اور اصرار بر حماقت ہے - بیشک ہر چیز کو خدا نے پیدا - اور ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے - اور کائنات کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سارا اسباب و سامان انسان ہی کے لئے - انسان ہی کے تمتع کے لئے مہیّا کیا گیا ہے - کیونکہ وہ ان کو اپنے کام مین لاتا ہے اور انمین تصرّف کرتا ہے - چنانچہ خود خدا فرماتا ہے - سُوْرَةُ الْبَقَرَہ ع ۳ کے آخر مین - هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا - ترجمہ - "وہ (خدا) وہی تو ہے - جس نے زمین کی کُل چیزین تمہارے لئے پیدا کین" پس ایک طرف انسان اور دوسری طرف اشیاے عالم یون ہی رہتین تو دونومین کوئی نسبت یا تعلق نہین پیدا ہوتا - تعلق پیدا ہوا تو انسان کے تصرّف سے - اور تصرّف فعل ہے - پس فعل سے ہی انسان اور موجوداتِ عالم مین تعلق پیدا ہوا - اس وجہ سے - اور نیز اس وجہ سے کہ جو صفات خدا نے انسان مین خلق کی ہین - انکی وجہ سے بھی - انسان اشرف المخلوقات ہے - پس ہم کو چاہئے کہ جب امرِ خلقت کی تفصیل کرنے بیٹھین - تو سر فہرست انسان ہی کا نام لکھین - پھر اسکی تصریح کرین کہ اس انسان کو اللہ نے کس اَنْدَازَہ سے خلق فرمایا ہے - اور وہ اندازہ مختصر مفید جامع ومانع و قاطع بہ چند الفاظ یہی ہے کہ - انسان اپنے افعال سے اس دنیا کی کائنات مین جو تصرّف اور ان سے جو تمتع کرتا ہے - اسکی وجہ سے - اور نیز اس وجہ سے کہ وہ صاحبِ عقل و تمیز اور متحرک بالارادہ ہے - جس صفت

ہی کی وجہ سے وہ اپنے مُضر و بے سود اشیاء سے احتراز کرتا ہے۔ اور فقط اپنے مفید اشیا سے استفادہ کرتا ہے۔ اِسلئے وہ فاعل مختار ہر فعل نیک وبد کا ہے۔ جب اختیار فعلی انسان مین ہے۔ تو لازماً وہی اپنے افعال کا خدا کے پاس ذمہ دار بھی ٹھیرا۔ پس جب اِس سب سے بڑی شئی یعنے انسان کے ذیل مین جملہ افعال اختیاری انسان مثل جزء لاینفک کے داخل ہو گئے۔ تو پھر افعال انسانی کی کوئی دوسری مستقل حیثیت ایسی باقی نہین رہتی کہ وہ جداگانہ طور پر اور بلا تعلق انسان فہرست مذکورہ مین درج کیجاے۔ اِس بحث سے ثابت ہو گیا کہ اِس آیتہ کی مستعملہ لفظ شئی کے مفہوم مین اِس محل پر افعال انسان بلا تعلق ذات انسان شامل نہین ہین۔ بلکہ تابع انسان ہین۔

ایک دوسری بات۔ اِسی آیتہ سے متصل اوپر کی آیتہ یہہ ہے۔ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ ترجمہ۔ جس دن وہ آگ مین منہ کے بل گھسیٹے جائینگے۔ (تب اون سے کہا جائیگا) لو چکھو مزہ (تن بدن مین) دوزخ کی آگ لگنے کا۔" یہہ فرماکر پھر فرماتا ہے کہ ہم نے "ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے" اب اِن دونو کو ملا کر دیکھو۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ جلاتا ہے انسان کو۔ تو اوسکے افعال ہی کیوجہ سے۔ چنانچہ اوپر کی آیتون مین انسان کی نافرمانی کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔ اور اِس ساری سورۃ القمر مین چار جگہ پلٹا پلٹا کر خدا فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ۝ ترجمہ۔ اور ہم نے نصیحت کے لئے اِس قرآن کو ضرور آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ ۔ پس ظاہر ہے کہ ذات انسان بلا اپنے افعال

کے مثل جمادات پتھر اور پہاڑ کے تو نہین رہی۔ بلکہ انسان اگر انسان ہے۔ تو بشمول اپنے افعال کے انسان بنتا ہے۔ ورنہ مُردہ بھی تو ہمہ اسباب ظاہری انسان ہے۔ یہ آیتین درحقیقت فرقہ قدریہ کی بابتہ ہین۔ چنانچہ اس آیتہ مین اسکی طرف لفظاً اشارہ بھی ہے۔ انکا ہی مذہب تھا جو ہمارے قائل صاحب کا خیال ہے۔

مزید برآن اسی آیتہ کے بعد کی آیتین بھی ملاؤ تو آئینہ کی طرح مسئلہ صاف ہوجاتا ہے آیتہ منقولہ کے بعد یہ ہے۔

۸۳	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝	اور ہر کام جو وہ کرچکے۔ کتابون مین لکھا ہوا موجود ہے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے۔ بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین بمقام سچی خوشنودی کے بادشاہ قادر مطلق کے پاس ہون گے۔

نوٹ۔ اِس کے فعل ماضی فَعَلُوهُ (کرچکے) سے معلوم ہوگیا کہ کام کر چکنے کے بعد واقعہ لکھا جاتا ہے نہ کہ اسکے قبل۔ پھر لکھا ہے کہ۔ فِي الزُّبُرِ۔ یعنے کتابون مین لکھا جاتا ہے۔ زُبُر۔ جمع ہے۔ واحد اسکی۔ زَبُور۔ ہے۔ پھر یہ کئی کتابین کیسی ہوگئین۔ گناہ پسند۔ گناہ پرست طبیعتین تو یہ کہتی ہین کہ ایک ہی کتاب لوح محفوظ ہے اور سب اوسمین پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ عقل ایمان جو سمجھو۔ دنیا کا نمونہ پیش نظر رکھو۔ اور قیاس کرلو کہ لوح محفوظ گویا صدر رجسٹر ہے۔

اسکی تکمیل کے لئے دوسرے ذیلی رجسٹرات بھی ہین۔ کیون؟ کراماً کاتبین کیا
تماشہ دیکھنے کو تمہارے ساتھ لگے ہین؟ نام کے معنے ہین کہ۔ "وہ لکھنے والے
بزرگ ہین" اور کئی بزرگ ہین۔ یہہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ پس یہہ کئی بزرگوار کیا لکھ
رہے ہین؟۔ وہی تمہارے اعمال۔ بُرے اعمال ایک رجسٹر مین۔ نیک اعمال
ایک رجسٹر مین۔ اسیطرح خدا کو علم ہے کہ اور کن کن اُمور کے لکھنے کا حکم فرمایا ہی۔
یہہ سب جاکر اوس بڑے رجسٹر لوح محفوظ مین شاید لکھے جائین گے۔ یا یہہ کہ لوح محفوظ
بعض خاص امور کا ہو۔ اور یہہ دوسری کتابین دیگر مختلف اُمور کی ہون۔ بہر حال ہم کو
یہہ معلوم کرادیا گیا ہے۔ کہ انصاف کی ترازو کے ایک پلہ مین ہماری نیکیان۔ دوسرے
مین ہماری بدیان تولی جائینگی۔ جدہر کا پلہ جھکا ہوا ہوگا۔ اوسی کے لحاظ سے سزا
وجزاء ہماری تجویز ہوگی۔ (دیکھو ۳و۱۱و۱۳و۵ سزا وجزاء جزء سوم)۔ چنانچہ خود اس آیتہ
مین بھی جتایا جاتا ہے۔ نیکی کی تحریص یعنے شوق و رغبت دلانیکی غرض سے۔ کہ
جو نیک ہین وہی جنّت کے باغون اور نہرون مین۔ اور خدا سے تقرب حاصل
کرکے مزون مین رہین گے۔

۸۴	الحدید	۳	مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ نَّبْرَأَهَا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ	جو مصیبت بھی زمین پر یا تمہاری ذات پر گزرتی ہی قبل اسکے کہ ہم اوسکو پیدا کرین وہ نوشتہ مین لکھی ہوئی موجود ہی۔ بلاشک یہہ امر اللہ کے لئے آسان ہی۔ یہہ اس غرض سے جتایا جاتا ہی تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہی۔ تو اوسپر تم افسوس نہ کرو۔ اور جو کچھ (خدا نے) تم کو عطا کیا ہے۔ اوس پر اتراؤ

وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ	نہین ۔ اور اللہ کسی پہ چھولے شیخی باز کو دوست نہین رکھتا ۔	

نوٹ ۔ اِسمین مُصیبت کا ذِکر ہے ۔ مُصِیبَت کا معنے حَادِثَہ کیا جاسکتا ہی ۔ یعنے وہ ایک واقعہ ہے جو آن پڑتا ہے ۔ اور وہ ناگوار بھی ہوتا ہے ۔ پس اِسکے تصوّر مین دو چیزون کا وجود لازمی ہے ۔ ایک اوس چیز کا جو آن پڑتی ۔ دوسری اوس چیز کا کہ جس پر وہ پہلی چیز آن پڑتی ہے ۔ پس اِنسان یہی دوسری چیز ہے جسپر وہ ناگوار چیز آن پڑتی ہے ۔ لہذا ایسی چیز اِنسان کے اِختیار سے خارج ہوئی ۔ فلہذا وہ اِنسانی فِعل نہین ہوی ۔ بلکہ مَشِیَّت الٰہی ہوی ۔

مُصِیبَتِ اَرضی اور مُصِیبَتِ نَفسی ۔ دو مصیبت کا ذکر ہے ۔ اِسکی تصریح یہہ ہے ۔ قحط ، پلیگ ، وغیرہ ۔ یہہ سب ارضی مصیبتین ہین ۔ اِنسان مال اولاد کھودے ۔ بگی گری ، ٹانگ ٹوٹی ، یہہ مصیبتین نفسی تے یعنے متعلق بہ ذاتِ اِنسان ہین ۔ اِن پر اِنسان کا کسی قِسم سے بھی اِختیار نہین ہے ۔

اِس مسئلہ پر سے ہر قِسم کے شک و تامّل کا پردہ رہا سہا بالکل اوٹھ جاتا ہے ۔ اِسطرح کہ ع۸۳ ماسبق مین یہہ بتا دیا گیا ہے کہ فِعل کے واقع ہونیکے بعد وہ واقعہ لکھا جاتا ہے ۔ قبلِ واقعہ نہین لکھا جاتا ۔ اِس آیتہ مین صاف ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کون اُمور ہین جو قبلِ واقعہ لِکھے رہتے ہین ۔ فرمایا اِس آیتہ مین کہ مُتذکرہ بالا واقعات یعنے مصیبتین ۔ یعنے حوادِث یعنے وہ اُمور جو خارج از اختیار اِنسان ہین ۔ یہی ہین جو پہلے سے لِکھے رہتے ہین ۔ اِس سے یہی مُتَخرج ہوا کہ امورِ غیر اختیاری اِنسان

قبل از وقوع ہی لکھے رہتے ہین۔ مگر امور اختیاری انسان بعد وقوع لکھے جاتے ہین۔ پس مسئلہ تقدیر یہانتک کہ اوسکا تعلق افعال انسانی سے ہے حل ہوگیا۔ کہ انسان اپنے افعال کے لئے تقدیراً مجبور نہین ہے۔ بلکہ آزاد و مختار ہے۔ اسی اختیار کے استعمال کا وہ ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

اخیر حصہ اس آیتہ کا یہہ تاکید کرتا ہے کہ نفع و نقصان جو کچھہ لاحق حال انسان کا ہوتا ہے۔ وہ منجانب اللہ ہے۔ نفع ہوا تو یہہ نہ سمجھو کہ تمھاری مساعی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ تمہاری مساعی مین برکت منجانب اللہ ہوئی۔ اور اگر نقصان ہوا بھی۔ تو یہی سمجھو کہ خدا کو ویسا ہی منظور تھا۔ کیونکہ یہہ باتین خارج از اختیار انسانی ہین۔

۸۱ تا ۸۴ ہی اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کافی ہو سکتے ہین۔

۸۵	التغابن	۲	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ	بغیر حکم خدا کے کوئی مصیبت نہین پہونچتی اور جو ایمان لائے گا اللہ اوس کے دل کو ہدایت کردے گا۔

نوٹ۔ آیتہ ماسبق کا ہی مضمون ہے۔ اوسی کے تحت مین بحث پوری ہوگئی ہے۔ اسمین بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ ایمان لاؤ تو ہدایت پاؤ۔ ایمان کے بعد فعل کی نوبتہ جب آئیگی۔ تو خدا کی طرف سے اوسکی ہدایت بھی پہونچ جائیگی۔

۸۶	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ، اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۀ فِيْ جَنّٰتٍ ڜ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ، عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ، مَا سَلَكَكُمْ	ہر شخص جو کچھ کر چکا ہے اوسکے بدلے مین گروی ہے۔ سوائے داہنے ہاتھ والون کے۔ جو جنتون مین گنہگارون سے یہ دریافت کرتے ہونگے۔ کہ تم کو کس چیز نے دوزخ کی آگ مین پہونچا دیا ہے۔ وہ کہین گے

فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا
نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝
حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ
الشَّافِعِينَ ۝ فَمَا لَهُمْ
عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ ۝
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝
بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ
مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَىٰ صُحُفًا
مُنَشَّرَةً ۝ كَلَّا بَلْ
لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝
كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ
شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ وَمَا
يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ
يَشَاءَ اللَّهُ ۝ هُوَ أَهْلُ

کہ ہم نمازیون مین نہ تھے۔ ہم مسکین کو کھانا
نہین کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم باطل مین گھس
پڑنے والون کے ساتھ گھس پڑتے تھے اور
ہم یوم آخرت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہانتک
کہ اب ہمکو (موت کے ساتھ) اسکا یقین آیا۔ پس
شفاعت کرنے والون کی شفاعت اون
کے کچھ کام نہ آئیگی۔ پھر اب ان لوگون
کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی
کرتے ہین؟ گویا کہ وہ وحشی گدھے ہین
جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہین بات
یہ ہے کہ ان مین سے ہر شخص چاہتا
ہے کہ اوسے کھلی ہوی کتابین
دیجائین۔ ایسا تو ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ
وہ لوگ آخرت ہی سے نہین ڈرتے۔
ہرگز نہین۔ یہ (قرآن) تو ایک
نصیحت ہے۔ اب جو چاہے اسے
یاد رکھے۔ اور اگر اللہ نہ چاہے گا
تو اون کو یاد بھی نہ رہے گی۔ وہی
اس بات کا اہل ہے کہ اوس سے

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ڈرین۔ اور وہی بخشنے کا اہل ہے:۔

نوٹ۔ یہہ آیات کچھہ اسطرح جمی ہوی ہین کہ کُل کو نقل کر دینا مناسب خیال کیا گیا۔ اس کا ابتدائی حصّہ بتاتا ہے۔ کہ جسطرح مال بغیر روپیہ دیے ملنے کے رہن سے نہین چھوٹ سکتا۔ اوسیطرح گنہگار بھی عذاب پاے بغیر نہین رہ سکتے۔ الّا اسکے کہ شفاعت ہو۔ مگر یہہ بھی لکھدیا ہے۔ کہ ایسون کی شفاعت بھی بے سود ہوگی۔ تھوڑے بہت گناہ بھی گنوادیئے ہین۔ مثلاً نماز نہ پڑہنا۔ مسکین کو نہ کھلانا۔ اعمال وافعالِ باطلہ مین مستغرق ہوجانا۔ عاقبت سے انکار کرنا۔ اِس تفصیل مین ایمان اور عمل صالح دونو داخل ہین۔ پھر ایک تاریخی ذکر بھی شمّتہً بیان کردیا گیا ہے۔ جسکی حقیقت یہہ ہے کہ کُفّار یہہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس خدا کے پاس سے ایک نوشتہ آنا چاہئے۔ کہ وہ آنحضرتؐ پر ایمان لاوین۔ اسکے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسا تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔ یہہ کتاب تو ایک نصیحت ہدایت ہے۔ آیتہ کے ختم پر لکھا ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہئے۔ وہی بخشنے والا ہے۔ اگر اسطرح ایکطرف تو خدا سے ڈرے۔ اور دوسرے طرف اوسکی رحمت کی آرزو کرے۔ تو یہی باعثِ رضاے الٰہی ہوگا۔ اوسوقت اللہ چاہے گا کہ ہدایت نصیحت یاد رہے۔ یہی ہے معنے اِس عبارت کا کہ "اگر اللہ نہ چاہے گا تو اونکو یاد بھی نہ رہیگا"۔ ظاہر ہے کہ چاہنے کا سبب پیدا کیا جاے۔ اوسکے بعد رحمت کا استحقاق پیدا ہوگا۔ اُسی ابتدائی عبارت مین یہہ جو لکھا ہے کہ "ہر متنفس جو کچھہ کرچکا ہے۔ اوسکے بدلے مین گروی ہے۔ سواے داہنے ہاتھ والون کے"۔ اسمین "داہنے ہاتھ والون" سے مراد وہ لوگ ہین جنکے داہنے ہاتھون مین اونکے پاک وصاف اعمال نامے ہونگے۔ یعنے وہ جنکے متعلق خدا نے تجویز فرما دی

ہوکہ وہ بہشت میں رہیں۔ (دیکھو ۴ جزء دوم و ۴۴ جزء سوم)

۸۷	الدھر	۲	إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝	بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کے حضور میں پہونچنے کے لیئے راستہ اختیار کرلے۔ مگر جبتک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہو گے ہی نہیں۔ بیشک اللہ علیم اور حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے۔ اور جو نافرمان ہیں اون کے لئے اوس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نوٹ۔ بات یہی ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جاوے۔ اوسکے احکام کی تعمیل کیطرف توجہ کیجاوے ایسا ارادہ کیا جائے۔ تو ایسوں سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور ہزارہا راستے اپنے حضور میں پہونچنے کے وہ خود بتا دیتا ہے۔ توفیق ہدایت عطا فرماتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ لازم ہے کہ انسان اپنے اعمال سے خدا کو راضی رکھے۔ پھر خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

۸۸	النباء	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہے (تم کہیں گے) تو اب مزہ چکھو۔ ہم تمہارے لیئے عذاب پر عذاب بڑہائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہے۔

حَدَائِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّكَاْسًا دِهَاقًا	یعنے (رہنے کو) باغات - اور (کھانے کو) انگور - اور (دل بہلانے کو) نوعمر حسین عورتین اور (پینے کو) چھلکتا ہوا پیالہ -

نوٹ - ثابت ہے اس آیتہ سے کہ اعمال لکھے جارہے ہین - گنہگارون کو حکم ہوگا کہ اعمالِ بد کے بدلے مین عذابِ دوزخ کا مزہ چکھو - اور پرہیزگارون کو نعمات مرحمت ہونگے -

جزءچہارم پر اجمالی نوٹ

اِس جزء کے کئی مقامات مین تم پڑھ آئے ہوگے کہ - (۱) خدا نے انسان کی آنکھ پر - کان پر - دل پر - پردہ ڈال دیا ہے - (۲) جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے - اور جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے - (۳) - اگر چاہتا تو سبھون کو نیک بندے بنادیتا - اون مقامات پر تفصیلی نوٹ لکھدیئے گئے ہین - سہولتِ فہم کے لیے یہان اس جزء کے ختم پر اون نوٹون کے متعلق اجمالی ذکر کردیا جاتا ہے - کیونکہ انہین آیات کی غلط تعبیر گناہ پسند طبیعتین کرتی ہین -

ختمِ جزءِ اوّل پر بہ تفصیل تمام سمجھا دیا گیا ہے - کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو ہدایت فرمادی کہ انسان خدا پر ایمان لاوے - اوس ایمان پر ثابت قدم رہے - اور عملِ صالح کرے - یہ بھی معلوم کرادیا کہ دنیا مین نبی اور رسول بھیج بھیجکر بھی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھیگا - اور اسکی بھی خبر کردی - کہ وہ حَبْلُ الْوَرِيْد سے بھی قریب تر انسان کی ذات مین موجود ہے - اور ہر فعلِ نیک و بد سے انسان کو مطلع کرتا رہتا ہے - جس کیفیت کا نام فی زماننا لفظِ کانشنس سے متعارف ہوگیا ہے - اِس بار بار کی جاریہ ہدایت پر عمل کرنا ہر ذی فہم خداترس انسان کا

فرض ہے۔ اِسی سے خدا کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اسی سے خدا راضی اور خوش ہوگا۔
اور ہدایتِ خاص کی رحمت سے مالامال و سرفراز فرمائیگا۔ جب انسان ان
ہدایات متواترہ پر عمل نہ کرے۔ تو خدا اوس سے ناراض ہی نہین بلکہ [illegible] ہو جائیگا۔ اور وہ
انسان معتوب ہو جائیگا۔ پس جب یہ کیفیت ہوجائیگی۔ تو اب کونسا موقع ہدایت کا باقی
رہا۔ معمولی آجکل کے شاعر بھی تو اقتضاے فطرت سناتے ہین کہ۔ مصرع۔ نہین سُنتے تو ہم
ایسون کو سناتے بھی نہین۔ ہدایت تو اللہ کر ہی رہا ہے مگر انسان ہے کہ سُنتا ہی نہین
پھر اولٹے کہنے لگو۔ کہ اللہ چاہتا تو ہم سے گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ یہ کیون نہین کھد یتے
کہ گناہ کو پیدا ہی نہ کرنا تھا۔ یا یہ کیون نہین کھدیتے کہ ہم کو فرشتہ ہی بنا دیتا تھا۔ یا یہ کیون نہین
کھدیتے۔ کہ ہم سب کو پیغمبر ہی بنا دیتا تھا۔ کیا خلقِ آدمؑ سے قبل خدا نے ملکوت یعنی فرشتون
کو نہین خلق کر دیا تھا۔ اونکو تو گناہ کرنا یاد ہی نہین۔ اور اگر سب پیغمبر ہوجاتے۔ تو پیغمبری کے
فرائض وہ کِسکے ساتھ ادا کرتے۔ جبکہ سب ہی معصوم ہوتے۔ اور پھر سمجھو۔ کہ اگر سب اِسطرح
نیک ہی نیک بنا دیئے جاتے۔ تو وہ مُستحقِ ثواب کس بنا پر ہوتے۔ یہ تو حماقت ہی کی نہین
بلکہ جنون کی سی باتین ہین۔

تم کیا دنیا مین نہین دیکھتے ہو۔ کہ شاگرد اگر اِعتقاد۔ وفا اور توجہ کے ساتھ ریاضت کرکے
اوستاد کی تعلیم دلنشین کرلے۔ تو اوستاد اوسکو چند ایسے نکاتِ کمال سکھا دیتا کہ جنکے حاصل کرنے
مین شاگرد کا ایک حصۂ عمر صرف ہوجاتا۔ کسی حکیم کا اچھا شاگرد ہو۔ تو حکیم اپنے خاص تجربہ
کی باتین اوسکو بتا دیتا۔ اِسی طرح اگر میثاق کی سادی ہدایت پر انسان عمل کرکے ایمان
لائے۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہکر عملِ صالح کی طرف رُجحان کرے۔ تو خداے تعلیٰ
اپنے تقرّب خاص کا طریقہ بھی بتا دیگا۔ جسیکو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ایمان اور عملِ صالح

ہے۔

بروزِ ازل خدا نے آدمؑ کو خلق کر کے علم اور عقل عنایت فرمائی۔ اب جو روزانہ بیشمار انسان دنیا مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔ وہ بھی ہین تو اولادِ آدمؑ ہی۔ اسلئے ہر انسان مین علم و عقل کا جوہر رہا کرتا ہے۔ جس سے اوسکو نیک و بد کی تمیز بھی رہتی ہے۔ ابتک بیشمار پیغمبر پیدا ہوگئے۔ جنہون نے وہی ہدایت میثاق سنائی اور سمجھائی۔ اور اب تو ہمارے رسولِ مقبول صلعم کے ذریعہ سے ہماری دایمی ہدایت کے لئے قرآنِ مجید ہمارے ہاتھون مین دیدیا گیا ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے لیکر اِسوقت تک اور آیندہ کے لیئے بھی ایک مستقل اور غیر تبدیل طلب مجموعۂ ہدایات ہے۔ یہ قرآن اب ہمارے لیئے جملہ انبیاء اور مرسلین کا قایم مقام ہے۔ وہی میثاقی ہدایت اب بھی اگر تم سننا چاہتے ہو۔ تو سن لو۔ جبکہ تمہارے گھر کسی کے بچہ تولد ہو۔ غور سے سنو۔ اور سمجھو۔ جیسے ہی بچہ رحمِ مادر سے قابلہ یعنے دایہ کے ہاتھ مین نکل آتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ بچہ رو رہا ہے۔ ایسا نہین ہے بلکہ وہ بچہ اپنی ننھی لکنت بھری زبان مین ایک خاص ضغط کے ساتھ چیخ چیخ کر اپنا پہلا کلمہ اَللہ اَللہ کا سناتا ہے۔ اِسی کی طرف اِشارہ ہے حدیثِ شریف کا کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ترجمہ۔ ہر بچہ اللہ کے خاص طریقہ پر پیدا ہوتا ہے۔ "طریقہ" کے معنوں مین دوسری لفظ "دین" ہے۔ اور خدا اپنے مقرر کردہ خاص طریقہ کے متعلق فرماتا ہے۔ سورۃ آلِ عمران ع مین اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ۔ اللہ کے پاس کا دین اسلام ہے۔ اِسطرح ہر بچہ کو بھی اللہ تعالیٰ دینِ اسلام پر پیدا کرتا ہے۔ اب اگر وہ گمراہ ہوجاے۔ تو اوسکا وبال کس کے سر ہے۔ بیشک اوسی کے سر ہوگا۔

اتنا کچھ اہتمام ہو چکنے کے بعد توقع تو ہوتی ہے کہ انسان اپنا معاہدہ پورا کریگا۔ اللہ پر ایمان لائیگا۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہیگا۔ اور عمل صالح کریگا۔ جب انسان ایسا نہین کرتا۔ تو خدا فرماتا ہے قرآن مین۔ اے محمدؐ۔ ایسون کے روبرو تم ہزار معجزے کر دکھاؤ۔ مگر وہ تو چشم حق بین نہین رکھتے۔ ہزار نصیحتین سناؤ۔ مگر وہ تو گوش نصیحت شنو نہین رکھتے۔ ہزار دلیلون سے سمجھاؤ۔ مگر وہ تو قلب صواب احساس نہین رکھتے۔ جب کوئی دیکھتا۔ سنتا۔ سمجھتا ہی نہین۔ تو ہم بھی اوس کو نہ دکھاتے۔ نہ سناتے۔ نہ سمجھاتے۔ پس اب چھوڑ دو اون کو اونکی خود اختیار کردہ حالت غفلت و سرگردانی مین اب تو اونکی آنکھ۔ کان۔ اور دل پر پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ یہہ ہین معنے ان الفاظ کے جن کو خداے تعالیٰ نے بعد اتمام حجت اپنے عتاب مین فرمایا ہے۔

یہی سمجھلو۔ کہ تمہارا ایک لڑکا ہے۔ جو تحصیل علم کی طرف توجہ نہین کرتا۔ تم ہر طرح سے اوسکی تعلیم مین کوشش کر رہے ہو۔ مگر وہ مائل نہین ہوتا۔ شعور کو پہونچ چکا۔ مگر اوسکی خودسری بڑھتی جاتی ہے۔ تم اوسکو مدرسہ بھیجتے ہو۔ کراماً کاتبین کیطرح آدمی بھی اوس کے ساتھ لگا دیتے ہو۔ اوستاد گھر پر بھی رکھتے ہو۔ روپیہ فراخ دلی کے ساتھ صرف کرتے ہو۔ مگر تمہارا لڑکا آوارہ ہی رہتا ہے۔ بلکہ خیرگی مین ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور یہہ ثابت کرتا ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع۔ "تربیت نااہل را چون گردگان برگنبد است"۔ اور تم کو اوسکی طرف سے بالکل ناامیدی ہوجاتی ہے۔ بے ساختہ تمہاری زبان سے نکل جاتا ہے۔ ع پتھر مین کبھی پانی تاثیر نہین کرتا + ویرانہ مین گھر کوئی تعمیر نہین کرتا۔ اور تنگ آکر تم اوس ناشدنی لڑکے کو عاق کر دیتے ہو۔ گھر سے نکال دیتے ہو۔ اوسکے کھانے

کپڑے یعنے جملہ لوازمِ نفقہ کو بند اور موقوف کر دیتے ہو۔ اور کہدیتے ہو۔ جا۔ پھر اکر مُحتاج و مُفلس و ذلیل و خوار۔ مر بھی ناہنجار۔

پس بعَینہٖ یہی کیفیت اور ایسا ہی مَنشا اِن آیات کا ہے۔ پھر گناہ جو طبیعتوں کو معانیِ مخالف کی تلاش و جستجو مین کاوش کیون ہوتی ہے؟۔

نوٹ۔ (۱) آنکھ پر۔ کان پر۔ دِل پر پردہ ڈالنا۔ مُہر کرنا۔ چھاپہ لگانا۔ اِس جزء کے نمبر ۱ و ۱۲ و ۲۴ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۸ و ۸۱ مین مذکور ہے۔

(۲)۔ ہدایت کرنے اور گمُراہ کرنے کا ذکر نمبر ۲ و ۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۷ و ۴۱ و ۴۵ و ۵۲ و ۵۵ و ۵۶ و ۶۱ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۸ و ۸۱ و ۸۵ مین ہوا ہے۔

(۳)۔ جسکو خدا چاہے راہِ راست دکھادے۔ سب کو معصوم بنا دے۔ ایسا ذکر نمبرہائے ذَیل مین کیا گیا ہے نمبر ۱۳ و ۱۶ و ۲۸ و ۳۱ و ۳۵ و ۳۹ و ۴۱ و ۶۵ و ۷۶ و ۷۸ و ۸۶ و ۸۷ ۔

خاتمہ

مین خیال کرتا ہون کہ بہ تائید ایزدی مین نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کی خلقت مین جوہر عقل۔ حوصلۂ علم۔ اور مادۂ تمیز مابین نیک و بد عطا فرمایا ہے اور اوسکو اوسکی مخلوقیت اور عبودیت کی حد تک اوسکے امور مین فاعل مختار بنا دیا ہے۔ پس اب انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسا عمل کرے کہ جو موافق مرضی ربانی ہے۔ اسکی دریافت کا جوہر اوس مین ہے کہ کسطرح کے عمل سے وہ خدائے تعالیٰ کو راضی رکھ سکیگا۔ جزء چہارم کی تمہید مین لکھدیا گیا ہے کہ اسکے لئے لازم ہے کہ استعمال صائب عقل کا کرے۔ اور رجحان بہ صلاح کرے۔ خدا خود فرماتا ہے سورۂ نجم کے رکوع ۳ مین کہ۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (جزء سوم ۴۲) ترجمہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سوائے اوتنے کے جتنی اوس نے کوشش کی" پس انسان کے لئے لازم یہ ہے۔ کہ وہ ایسے افعال کرے کہ جس سے پروردگار راضی اور خوشنود رہے۔ انسان کے ہر فعل کا حسن و قبح اوسکے اثر سے متحقق ہوتا۔ اور ہم غور کرتے ہین تو یہ دریافت ہوتا ہے کہ انسان کے افعال باعتبار اونکے اثر انکے تین قسم کے ہوا کرتے ہین۔ یعنے۔

(۱)۔ وہ فعل جسکا اثر موافق مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً ایمان۔ عبادات۔ خیرات مبرات۔ بے نفسی وغیرہ۔ اسکو فعل حسنہ کہین گے۔

(۲)۔ وہ فعل جسکا اثر خلاف مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً۔ شراب خواری زنا۔ تعدّی علیٰ حقوق العباد۔ وغیرہ۔ اسکو فعل سیئہ کہینگے۔

(۴)۔ وہ فعل جو صفتِ نیک و بد سے خالی اور معمولِ انسانی ہے۔ مثلاً چلنا۔ پھرنا۔ سونا۔ بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ وغیرہ۔ اور یہہ حساب مین داخل نہین ہو سکتے ہین۔

پس اِنسان کے مطمحِ نظر اَفعَالِ حَسَنَہ ہی ہونے چاہیئین۔ اب ہم اَزل سے اِس وقت تک اِنسانی نفسانی کیفیات پر بنظرِ غائر توجہ کرتے ہین تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قریب قریب بہ زمانہ ازل ہی ملعون شیطان نے حضرت حواؑ کو ناقص العقل دیکھکر اِغوا دیا کہ شجرِ ممنوع سے لذت اوٹھائے۔ اور حضرت حواؑ نے حضرت آدمؑ کو اسکی ترغیب دی۔ اور اسپر مصر ہوئین۔ اور حضرت آدمؑ سے بپاسِ صحبت سہو ہوگیا۔ پس اِس سے معلوم ہوگیا کہ انسان کے ارادہ مین اثر اغوائے شیطان کا اوسوقت ہی سے داخل ہوگیا ہے۔ جسکا نتیجہ ہم اب یہہ دیکھتے ہین کہ انسان کی طبیعت مین شیطنت داخل ہوگئی۔ اِسی وجہ سے ضرورت اِسکی ہے کہ انسان زیادہ اِستقلال کے ساتھ اِس اثر سے بچتا رہے۔ اِس تمہید سے میری غرض اِس توقع پر یہہ ہے کہ اِسی شیطانی اثر سے اِنسان مین یہہ کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ کہ کسی انسان مین ہنر دیکھتا ہے۔ تو اوسکو معمولی نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ اوسکا پہلا رُجحان یہہ ہوتا کہ کچھ عیب چینی کرے۔ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ گو مجبوراً انسان کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ فلاں مین فلان ہنر ہے۔ اِسکے ساتھ ہی یہہ بھی کہدیتا کہ۔ مگر فلاں بات ٹھیک نہین۔ برخلاف اِسکے اگر کسی مین ذراسی بُرائی۔ گو سہواً ہی سہی۔ پائی جاے۔ تو یہہ حکم لگا دیتا۔ بلا تحقیق۔ اور محض فرض کرکے بھی۔ کہ وہ شخص بہت ہی بہت بُرا ہے۔ اور عادتاً بُرا ہے۔ پہلے تو یہی نہین متحقق ہو سکتا کہ۔ نیکیوں کا اِحصا کیا جاے۔ مگر بُرائیون پر اگر اچھی طرح غور کیا جاے تو اونکا احصاء اگر بالکلیہ نہ بھی ہو سکے۔ اونکی نوعیت تو متحقق ہو جاسکتی ہے۔ میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہین گزری کہ جسمین جملہ نیکیوں اور بدیوں کی فہرست بتا دیگئی ہو۔ شاید یہہ میری کم استعدادی

اور محدود نظری ہو۔ بہرحال مناسب ترین طریقہ انسان کے لیے یہہ ہے کہ وہ ہر فعل کے وقت
اسپر غور کرلے کہ وہ اوسکی ذات کے لئے آخرت مین برا اثر تو نہین پیدا کریگا۔ پس اس سے
احترازوہ کرے۔ تو اوسکے بعد اوسکے افعال ضرور حسنہ ہونگے۔

پس اب اسکی ضرورت ہوی کہ اون افعال کی نوعیت دریافت کیجاے۔ جو برے
ہین اور گناہ کہلاتے ہین۔ گناہ کی تعریف مین نے ابتدائی حصہ مین بتا دی ہے۔ اعادہ
کی ضرورت نہین ہے۔ اسی موقع پر مین مناسب سمجھتا ہون کہ ایک اور امر کی طرف توجہ
کرون۔ کہ جس سے گناہ پسند طبیعتون کو ایک قسم کی حمایت ملتی ہے۔ عوام کے خیال مین
یہہ بات ہے۔ کہ گناہ کربھی لین۔ کیا ہوگا؟۔ تھوڑی ملامت آخرت مین ہوجائیگی۔ لیکن
عذاب کی نوبتہ ہی نہین آئیگی۔ کیونکہ مومن مسلمان کے لئے شفاعت بھی تو ہے۔ ہمارے
رسول اکرم ہماری شفاعت فرماوین گے۔ بس چھٹی ملجائیگی۔ میرے خیال مین کم فہم لوگون
سے ایسے امور کا بیان کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی کم ادراک پرخطا فہم سے
کچھ کے کچھ معنے کر دیتے ہین۔ پس اس مسئلہ کی بحث کے ذیل مین اس خیال غلط کے متعلق
بھی بحث کردینی مناسب تصور کرتا ہون۔

عام اعتقاد یہہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائینگے۔ گناہ سب بخش دیے
جائینگے۔ اسکے متعلق مین پہلے عام بحث کرونگا۔ باصطلاح فقہ بخشش کو عفو کہتے ہین
اسکے معنے ہین۔ حق مواخذہ ہونے پر بھی بدلہ اور عوض نہ لینا۔ پس غور طلب یہہ امر ہے کہ
کسی گناہ کا بدلہ اور عوض نہ لیکر بخش دینے کا حق کسکو ہے یا کس کسکو ہے۔ باعتبار ماہیت
گناہ کی دو قسمین قرآن شریف مین بتائی گئی ہین۔ صغیرہ اور کبیرہ۔ مین انکی تعریف
یہہ سمجھتا ہوں۔ کہ جو گناہ عفو ہو سکتے ہین۔ وہ صغیرہ ہین۔ اور جو عفو نہین ہو سکتے ہین۔ وہ کبیرہ

ہین - خلاصہ یہ کہ گنجایش عفو کے اعتبار سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہو سکتے ہین - اب یہ دریافت کرنا ہے کہ ممکن العفو کون سے گناہ ہو سکتے ہین -

یہ تو ہر مسلم کے عقیدہ اور ایمان کی بات ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے - اسکے ساتھ ہی ہر مسلم کا یہ بھی اعتقاد اور ایمان ہے - کہ خدا بڑا عادل اور منصف بھی ہے - اس وصف کے اعتبار سے یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کسی گناہ کے مواخذہ کا - یا اوسکو بلا بدلہ اور عوض لینے کے بخش دینے کا - حق کسی اور کو ہے - تو خدا ے تعالیٰ اوسکا حق سلب نہ فرمائیگا - یہ تو ہر مومن مسلمان ضرور تسلیم کریگا - کہ قدرت کاملہ خدا ہی کی ہے - بیشک - لیکن جب اوسی نے کسی بندہ کو بھی حق دیدیا ہے - تو اوس حق کو سلب بھی نہ فرمائیگا - مثلاً زیر بحث سوال مین زنا اور شراب خواری - دو گناہ تمثیلاً ذکر کیے گئے ہین - عفو کے اعتبار سے دونو کی جدی جدی کیفیت ہے -

شراب خواری ایسا فعل ہے - جو فاعل کے نفس سے متعلق - اور اوسی کی ذات تک محدود ہے - حکم شرع کے خلاف ہونے سے بیشک ذات باری تعالیٰ ناخوش ہوگی - عفو کا اختیار پورا پورا خدا ہی کو ہے - پس اسکے متعلق توبہ قبول فرمالیگا - وہ غفور الرحیم ہے -

زنا دو قسم کا ہے - محصنہ اور محض - زنای محصنہ ایسا فعل ہے کہ جس سے ایک دوسرے انسان کے حقوق زوجیت مین دست اندازی بغیر حق کیجاتی ہے - پس یہ خطا بمقابلہ شوہر مزنیہ کے کیگئی - حق مواخذہ اس خطا کا خدا نے اوسیکو دے رکھا ہے - اس لیے شوہر مزنیہ اگر چاہے تو بخش دیسکتا ہے - دوسرے الفاظ مین یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا یتعالیٰ نے اس حق کو شوہر مزنیہ پر منتقل فرما دیا ہے - پس اس گناہ کو خدا خود بخشدینا پسند نہ فرمائیگا - کیونکہ وہ بڑا منصف ہے - کسی کے حق حاصلہ کو سلب فرمانا نہین چاہیگا -

لیکن زنای محض بلا شوہر عورت سے ہوتا - زانی و مزنیہ - دونو اپنی اپنی ذات

کی حدتک مجرم ہوے۔ انکی توبہ بھی خدا قبول فرمالیگا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔

اِس بحث کا یہ نتیجہ ہوا کہ جس گناہ کے اثر مین کسی دوسرے انسان کا حق مارا جاے۔ تو اوسکے بخشنے کا حق بھی خدا نے اوسی دوسرے اِنسان پر منتقل فرما دیا ہے۔ عام فہم بحث سے مین نے یہ نتیجہ ثابت کیا ہے۔ میرا یہ معاہدہ ہے اِس تحریر مین۔ کہ کسی حدیث یا قولِ آئمہ و بزرگانِ دین کو پیش کر کے مین اپنے مخاطب کو عقیدتاً مجبور نہ کرونگا۔ اِس موقع پر بحث تو مین نے عقلی کردی ہے اور اپنی فہمِ ناقص مین اوسکو ثابت بھی کردیا۔ اِس استخراجِ نتیجہ کی تائید مین دلیلاً مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ آیتہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ترجمہ "بیشک شرک بہت بڑا گناہ ہے" (سورۂ لقمٰن۔ ع۲) کی تفسیر کے ذیل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے کافی مین منقول ہے کہ امام علیہ السلام نے باِعتبارِ عفو گناہ کی تین قسمین فرمائین۔ حسبِ ذیل:-

(۱)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خداے تعالیٰ ہرگز نہین بخشے گا۔ اور وہ شرک ہے۔

(۲)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خداے تعالیٰ بخشدیگا۔ اور وہ ایسا گناہ ہے جسکو انسان خود اپنے اوپر اور اپنی ہی ذات پر کرلیتا ہے۔

(۳)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا نہ چھوڑیگا۔ جس سے چشم پوشی نہ کریگا۔ اور وہ حقوق العباد سے متعلق ہے۔

پس اِس سے بھی پوری طرح ثابت ہوگیا۔ کہ میری تقسیمِ گناہ کی قسمِ دوم امام علیہ السلام کی مرقومہ قسمِ سوم ہے۔

اب رہجاتی ہے شفاعت کی بحث۔ یہ ایک مشکل مسئلہ ہوجاتا ہے۔ خصوصاً بحثِ بالا کے بعد۔ لیکن اسکو بھی مین عام فہم طور پر اِسطرح حل کرتا ہون۔ اور ہر دو مشکلون مین توفیق اِس تاویل سے کردیتا ہون کہ۔ اولاً۔ ہر شخص مستحقِ شفاعت نہین ہوسکتا۔ پہلے اوسمین اوسکے ایمان اور اعمال

کیوجہ سے ایسا وصف پیدا ہو جانا چاہیئے۔ کہ جس سے اسکے لیئے استحقاق شفاعت پیدا ہو جاے
لیکن اگر وہ مستحق شفاعت ہی نہین ہوتا ہے۔ تو شفاعت کی نوبتہ ہی نہ آئیگی۔ ثانیاً یہ کہ حسب
ارشاد امام محمد باقر علیہ السلام کوئی شخص جس نے حقوق العباد کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اوس کو
خدا ے تعالی نہ چھوڑیگا۔ اوسکے گناہ سے چشم پوشی نہ فرمائیگا۔ پس اوس گناہگار کو عذاب تو
بہر حال ہوی جائیگا۔ لیکن ایک حد تک عذاب بھگت چکنے کے بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم شفاعت فرمائین گے۔ اور وہ نجات پالیگا۔ اس دنیا مین بھی مجرمان سزایاب مدت
قید مقررہ کے اختتام سے قبل بھی آزاد کر دیئے جاتے ہین۔ اور ثالثاً یہ بھی قیاس ہو سکتا ہی
کہ جس ایسے گناہگار کی شفاعت حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہو۔ تو پہلے آنحضرت
شاید اوسی شخص کی شفاعت فرمائین گے جسکے حق مین شفاعت طلب شخص نے زیادتی کی تھی
اور وہ شخص مضرت رسیدہ اس نعمت شفاعت کے ادائے شکر مین۔ خود اپنے حق مواخذہ سی
دست بردار ہو جائے۔

اس ساری ضمنی بحث کا اجمالی نتیجہ اسطرح نکالا جاسکتا ہے۔ کہ میرے مخاطب صاحب
الحمد للہ مسلم ہین۔ لہذا مین اونکو گناہ شرک سے پاک تسلیم کر لیتا ہون۔ پس اب رہ گئی دو قسم
کے گناہ۔ یعنے گناہ بر ذات خود۔ اور گناہ تعدی علی حقوق العباد۔ انسان نہین
معلوم کر سکتا۔ آیا خدا اوسکے ذاتی گناہ کو بخشنا چاہیگا یا نہین۔ اسکا اندازہ انسان خود نہین کر سکتا۔
اسکا اندازہ کرنے والا خود خداے پاک غفور الرحیم ہے۔ اور حقوق عباد کے متعلق گناہ سے
نجات تو ایک امر مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے۔ پس صورت یہ ہو گئی۔ کہ گناہ کے تصور کے ساتھ ہی
ساتھ دل کو۔ جگر کو۔ رگ رگ کو۔ سرتا پا کو۔ دہلا دینے والا عذاب دوزخ کا منظر سامنے موجود
ہو جاتا ہے۔ اس عذاب دوزخ سے نجات کی سبیل کیسے انسان تلاش کرے۔ یہ سبیل

انسان کے ہاتھ مین۔ بالکل اوسکی قدرت مین خدا نے دے رکھی ہے۔ اسمین خدا نے جوہر عقل عنایت فرمایا ہے۔ اسکا استعمال صائب وہ کرے۔ تو مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اِرتکابِ سیئات سے بچنے کی سبیل نکل آئیگی۔ ایسی نیّت کے بعد خدائے تعالیٰ خود اپنی ہدایت سے ویسا طریقہ اوسکی عقل مین اُلقا فرمادیگا۔

اب مین اس مُہم کو آسان کرنیکا ایک نُکتہ بھی بتا دیتا ہون۔ وہ یہہ ہے کہ ہر فعل کے وقت خدائے رحمٰن الرّحیم اپنی ذات سے بلا کسی درمیانی واسطہ کے بذریعہ کانشنس ٹوکتا ہے۔ اگر فعل بد ہے۔ اور اطمینان دلاتا ہے۔ اگر فعل نیک ہے۔ اگر وہ فعل خالی از صفات نیک وبد کے اور معمولِ انسان ہے۔ تو کانشنس اسمین دخل بھی نہین دیتا۔ ہر انسان اسکو اپنے روزمرّہ مین محسوس کر لے سکتا ہے۔ اب سمجھو کہ کانشنس کے ٹوکنے کے کیا معنی ہین؟۔ اسکے معنی یہہ ہین۔ گویا بہ چند الفاظ کانشنس یہہ تنبیہ کرتا ہے۔ اِحتیاط کرنا۔ بچنا۔ اور احتیاط ایک خاص کیفیت جوہرِ عقل کی ہے۔ جسکو دنیا بھر کے فلاسفر تسلیم کرتے ہین۔ اِحتیاط کی تعریف یہہ ہے۔ هُوَ حِفْظُ النَّفْسِ عَنِ الْوُقُوْعِ فِي الْمَاٰثِمِ۔ (علّامہ سیّد شریف) ترجمہ۔ احتیاط سے مراد قابلِ احتراز چیزون سے بچنا ہے۔" اور قابلِ احتراز چیز اِثم ہے۔ (صفوۂ تعریف اِثم)۔ پس جب بچنے کے لئے فکر کیجائیگی۔ تو بہ الفاظِ دیگر بچنے کی تدبیر کیجائیگی۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کی بھی تعریف کر دیجائے۔ خصوصًا اسوجہ سے بھی کہ میان نور اللہ سلّمہٗ کے دوسرے دوست نے اسکا ذکر کر دیا ہے۔ اسلیے اس بحث مین اونکا ذکر بھی ہو جانا مناسب ہے۔ مبادا اونکی دلشکنی ہو۔ اونھین علّامہ سیّد شریف نے تدبیر کی حسبِ ذیل تین تعریفات بلحاظِ مختلف نوعیت کے کی ہین۔

(۱)۔ اِسْتِعْمَالُ الرَّأْیِ بِفِعْلٍ شَاقٍّ۔ ترجمہ۔ رائے کا استعمال مشکل کام مین" جیسا

کہ انسانی اِمکانی اُمور مین ہوا کرتا ہے۔ ناممکن اُمور مین تدبیر کیا چل سکتی ۔مثلاً۔موت سے بچنے کی کیا تدبیر ہوسکتی ہے؟

(۲)۔ اِجْرَاءُ الاُمُورِ عَلیٰ عِلْمِ الْعَوَاقِبْ۔ ترجمہ۔بعد مین آنیوالے اُمور کو جانکر عمل کرنا۔اسی کو عاقبت اندیشی کہتے ہین۔مثلاً۔ بالتکلس۔

(۳)۔ اَلنَّظَرُ فِی الْعَوَاقِبِ بِمَعْرِفَۃِ الْخَیْرِ۔ ترجمہ۔ آیندہ آنے والی کیفیتون پر نظر کرنا۔یعنے اون کیفیتون پر غور کرنا۔بہتری کی پہچان کے ساتھ" اور یہی شیوہ اِحْتِیَاط ہے۔یعنے یہہ کہ فلان نتیجہ ہمارے لئے اچھا ہے۔پس اسپر غور کرنا چاہیئے کہ اوس نتیجہ کو کسطرح حاصل کیا جاسے۔

بالفاظِ صریح اِحْتِیَاط کے یہہ معنی ہوئے۔کہ عمل اسطرح کرنا چاہیے کہ آیندہ۔ندامت۔انفعال۔اَلَم۔افسوس۔زحمت۔مصیبت۔اور ایسی ہی ناپسند کیفیات لاحق حال نہ ہون۔پس بات یہہ ہوی۔کہ اِحْتِیَاط پر عمل کرنا ہی تَدْبِیْر ہے۔پس ہر فعل کے کرنیکے وقت اِنسان کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ کسبِ ثواب کی تدبیر عملِ صالح سے کرے۔

اب مین دو روایتین بیان کرکے اِس مضمون تَقْدِیْر کو ختم کرتا ہون۔

رِوَایَۃ اَوَّلْ

حَضْرَتْ بَابِ عِلْمِ لَدُنّی عَلِی مُرْتَضٰی عَلَیْہِ السَّلَامْ سے ایک صحابی نے عرض کی۔کہ مسئلہ جبر و قدر سمجھا دیجئے۔حضرت کاشفِ اسرار نے کیا خوب اِس مسئلہ کا فلسفہ ایک ہی جملہ مین ظاہر فرمادیا۔فرمایا۔"اِسْکا حل تو تمہارے دونو قدمون کے درمیان ہے" عرض کیا گیا۔تشریح فرمایئے۔فرمایا۔قولاً نہین۔فعلاً سمجھ لو" پھر فرمایا۔"قدم دکھاتو وآیا

تم ایک پیر پر کھڑے ہو سکتے ہو" صحابی اپنے ایک پیر پر کھڑے ہوگئے۔ پھر فرمایا "اب ارادہ کرو۔ اور دوسرا پیر بھی اوٹھالو" عرض کی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟۔ مین تو گر پڑونگا۔ صدمہ ہوگا۔ فرمایا۔ یہی حل ہے اِس مسئلہ کا۔ وہ صحابی سمجھ گئے اور متشکر ہوے۔

اِسکی تفسیر مین ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ بہر تخیل کے اعتبار سے۔ اسوقت ایک شمہ سُن لو۔ جس قدرت اور ارادہ سے پہلا پیر اوٹھالیا گیا۔ اوسی قدرت اور ارادہ سے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جا سکتا تھا مگر اسمین لگنے ہاتھ ضرر کا خوف تھا۔ اِقتضائے احتیاط نہ تھا کہ دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جاتا۔ لیکن اگر موٹے گدّے پر کھڑے ہوتے۔ تو چونکہ ضرر کا خوف نہ ہوتا۔ اِسلئے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جا سکتا۔ جب لگتے ہاتھ ضرر کے خوف نے ارادہ عمل کو روکدیا تو کیا عاقبت کے خوفِ عذاب کا لحاظ عمل کے وقت نہ ہونا چاہیے؟۔

رِوَایتِ دُوُم

ایک زبردست فلاسفر غیر موحّد امام جعفر صادق علیہ السّلام کے پاس گیا۔ پوچھا۔ کیا آپکو امام کہتے ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان۔ مین امام وقت ہون"۔ پوچھا۔ کہتے ہین کہ آپ محمد صلعم کے پوتہ ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان"۔ کہا۔ کہتے ہین کہ آپکے دادا بھی معجزے کرتے تھے۔ اور آپ بھی کرتے ہین؟۔ فرمایا۔ "نہ اون مین ایسی قدرت تھی نہ مجھ مین ہے۔ مگر وہ بھی اور مین بھی بوقتِ ضرورت اللہ تعالی سے التجا کرتے ہین۔ تو ناممکن الوقوع بھی وقوع مین آجاتا"۔ کہا یہ کس کا نام آپنے لے لیا؟ اللہ کیا ہے؟۔ کہان ہے؟۔ کیسا ہے؟۔ وہ کیا کرے گا؟۔ اللہ کا وجود ثابت کرو۔ فرمایا۔ "عقلی طریق سے یا نقلی؟"۔ یعنے کتب سے کہا۔ اونھ۔ نقلی! آپکے قرآن کی جیسی کئی کتب مین لکھ ڈالونگا۔ جناب! عقل سے ثابت فرمایئے

فرمایا۔ "یہہ میرا پہلا معجزہ ہے"۔ پوچھا یہہ کیونکر؟ فرمایا۔ عقلی یا نقلی طریقہ کو پسند کرنا تمہارا اختیاری امر تھا۔ مین اسپر قادر نہین تھا کہ تم کو کسی ایک طریقہ کے لئے مجبور کر سکتا۔ اگر نقلی ثبوت تم چاہتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ اور آج اسوقت یہہ مرحلہ منٹون مین طے نہ ہو سکتا۔ جواب انشاء اللہ ہو جائیگا۔ ورنہ کئی دن بحث چلتی۔ کیونکہ کتب کئی لکھی پڑی ہین۔ اور ہر ایک مین گو نتیجہ واحد ہے۔ مگر دلائل مختلف۔ بس مین نے یہہ التجا کی باری تعالی سے کہ تم کو یہہ توفیق دے کہ تم عقلی ثبوت چاہو اب تو معاملہ آسان ہوگیا"۔ اور فرمایا۔ "کہو انسانِ عاقل کے لئے وہ کونسا امر لازمی ہے۔ جو اوسکو آیندہ کی ندامت اور معصیت سے مامون اور مصئون رکھے"۔ جواب اوسوقت اوس مبتلا مسافر کے ذہن مین نہین آیا۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ کیا احتیاط ایسا امر ہو سکتا ہے؟ عرض کی۔ جی ہان۔ صحیح ہے۔ فرمایا۔ اچھا تو اب ایک نقل سنلو"۔

نقل۔ حمید اور ولید دو دوست بغداد مین ہین۔ بصرہ جانا چاہتے ہین۔ جہان وہ کبھی نہین گئے تھے۔ نہ راہ کی کیفیت جانتے تھے۔ نہ حالاتِ سفر سے اونھین خبر تھی۔ متفکر بیٹھے تھے۔ ایک مسافر کو بصرہ کی راہ سے آتے دیکھا۔ پوچھا بھائی۔ ذری مہربانی کرکے بتا دینا کہان سے آرہے ہو۔ کہا۔ بصرہ سے۔ پوچھا کیسی راہ ہے۔ حالاتِ سفر کیا ہین؟ کہا۔ راستہ تو اچھا ہے۔ مگر ایک گھاٹی ہے۔ جہان قزاق تاک مین لگے رہتے ہین۔ قابو ملگیا۔ مار لیتے ہین۔ ہتیار رکھ لو۔ اطمینان ہے۔ پھر شہر پناہِ بصرہ پر محصول لیکر اندر چھوڑتے ہین۔ ورنہ باہر ہی باہر ہنکا دیتے۔ اِسپر دونو دوست متفکر ہو گئے۔ اِس اثنا مین ایک دوسرا مسافر بصرہ ہی کی راہ سے آرہا تھا۔ اوس سے بھی وہی سوالات کئے گئے۔ اِس نے جواب دیا۔ راستہ بالکل صاف ہے۔ اپنی ناک کی سیدھ پر چلے جاؤ۔ کھلے ہاتھ سونا لیجاؤ۔ کچھ خطرہ نہین ہے حمید نے کہا۔ کیا ہرج ہے۔ احتیاطاً ہتیار رکھ لین۔ مگر ولید نے کہا مخبرِ آخر کو صحیح سمجھنا چاہئے

فضول بوجھ کون لے جائے؟ - خلاصہ یہ کہ حمید مُسلّح اور ولید نہتّا چلے - اتفاق سے راستہ مین وہ گھاٹی آئی - اور دو تین شخص ان پر ٹوٹ پڑے - حمید نے تلوار چکائی - اِس پر حملہ کرنیوالا جھجکا - اودہر دیکھا - نہتّا ولید کھڑا ہے - اوسپر جھپٹے - حمید بھاگا - جان بھی بچی - مال بھی سلامت لے گیا - محصول بھی لیا جاتا تھا - ادا کر دیا - بصرہ داخل ہوگیا - دوسرے مسافر نے شاید قصداً غلط کہا ہو - یا بصرہ مین کبھی داخل نہ ہونیکی وجہ سے محصول کا حال اوسکو معلوم نہ ہوا ہو - اور اوس کے سفر کے وقت قزاق کہین دوسری غارت مین لگے ہون -

اتنا فرما کر حضرت امام خاموش ہو گئے - فلاسفر نے کہا - ہان بچون کے لئے اچھی حکمت آموز نقل ہے - حضرت نے فرمایا - "بلکہ بڑون کے لئے ہدایت حق بھی کرتی ہے" کہا یہہ کیونکر - فرمایا - تم اور مین دونو مرنے والے ہین - اِس دنیا مین ہمیشہ کے لئے رہنے والے نہین ہین - اِسلئے ہم دونو اِس دنیا سے سفر کرنے والے ہین - اور ایسی دنیا کو جہان ہم ابتک نہین گئے - نہ وہان کا حال کچھ ہمین معلوم ہے - تمہارا دعوے ہے کہ خدا کا وجود نہین ہے - اگر عاقبت مین واقعی خدا نہین ہے - تو مین جو خدا کے وجود کا قایل ہون - مجھکو اس اعتقاد کی سزا دینے والا وہان کوئی نہوگا - پس باوصف مختلف اور متضاد عقیدون کے تمہاری میری حالت بعالم ثانیہ ایک سی رہیگی - لیکن بحسب دعوئے میرے - اگر خدا کا وجود ہے - تو تم پھنسے - مین بچا - پس اِس امر مین مین نے احتیاط پر عمل کیا یا تم نے؟ - انسانی شیوہ عقل میرا رہا یا تمہارا؟ عقل سے بہتر کام مین نے لیا یا تم نے؟ - ارادہ و اہتمام عمل مین نے صائب کیا یا تم نے؟ عمل میرا مجھے مصئون رکھیگا مصائب آیندہ سے یا تمہارا تمکو؟ - فلاسفر قایل ہوا - اور ایمان لایا - اور کلمۂ حق پڑھکر محصول داخلۂ جنت کا ادا کیا -

ملخص تحقیق یہہ ہے کہ انسان اپنے افعال اپنے ارادہ سے کرتا ہے - جسکا خود ذمہ دار ہی -

آگ مین گروگے حماقت سے توجل جاؤگے۔ اپنی حماقت پرپچتاؤگے۔ اوسی طرح نافرمانی خدا ورسول کی کرکے گناہ کے مرتکب دنیامین ہوگے۔ توعاقبت مین دوزخ کی آگ کا مزہ چکھوگے
وَهٰذَا مَا أَرَدْنَا إِثْبَاتَهٗ۔ ترجمہ "اوریہی ہم کوثابت کرناتھا"

یاد رکھو

اِس حیاتِ پنجروزہ کے سفرِ دنیامین چلنے کے لئے دوراستہ ہین جنمین ایک توجنّۃ پہونچاتا ہے۔ دوسرا جہنّم جھنکاتا ہے۔ اِن راہون سے متعلق خدا فرماتا ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ ترجمہ "اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ دکھادینا ہے" وہ راستہ خدانے دکھادیا کہ ایمان اورعمل صالح کو اپنے پیچھے رہبر بنالو۔ پھرجنتادیا ہے کہ۔ وَمِنْهَا جَائِرٌ۔ ترجمہ "اوراوسی مین ٹیڑھابھی نکلا ہے" (دیکھو جزء ۴ کاع ۳۹) جسکی طرف شیطان پھسلا لیجائیگا۔ اورمتنبّہ فرمادیاکہ۔ إِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ ترجمہ "یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے" (دیکھو جزء ۱ کاع ۹)۔ پھر فرماتا ہے کہ باوصفیکہ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ۔ ترجمہ "ہم نے اوسکو (یعنے اِنسان کو) دونوراستہ دِکھلادیئے" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ ترجمہ "پراینہم وہ گھاٹی (یعنے گمراہی شیطان) سے پارنہ اُترا۔ (یعنے۔ نہ بچا)" (وسط سورۃ البلد)۔ افسوس! حَذَارِ حَذَارِ۔ بچو۔ بچو۔ بچو۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ فقط۔ خداحافظ۔

محبّت شِعار

مسعود علی